

جائزہ رسم المصنوعات

Kajali DEOBAND U.P.

شکل دینہ مبارکہ



مذکور شاہزاد فیضی خانی  
فاسطینیہ، دہلی

ایمان افراد  
و ولادگیر

شجاعت

عہدناک  
سبق آموز

نہب

صداقت

حق

# SHAHNAMA E ISLAM

## شہنامہ اسلام

جلد

حصہ اول

حضرت حفیظ بابا صریح پانچ شاہنامہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات بارے کے واقعیتیں کتو۔ لیکن حضرت مارغمی کا شاہنامہ آنحضرت کو دھال سے شروع ہوتا ہے۔  
خاتم المرسلین کے دھال کو ان کے چالپتے فلے صحابیوں پر کیا گذری؟  
فرض اور مجتبیں کسی شدید نکش ہوتی؟

پھر خلافت راشدہ کس طرح قائم ہوتی۔ اسلام کی سب سی پہلی  
باقاعدہ حکومت کیونکر عالم وجود میں آئی۔  
یہ کچھ شعر کی وجہ فرین، ایں یہ ملاحظہ فرمائیے۔

اگر آپ  
خلافت داشہ  
کی تاریخ ہوتھا  
دیکھنا چاہتے ہو تو شاہنامہ  
خود کو مصنف کی ہستہ پڑھائیے

حق و باطل کی تواریخ کیا  
کہاں تکراہیں اور باطل کس طرح  
متغلوب ہوا؟

خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق بن نبی  
کیا کیا معاشر کے سر کتے؟

اسلام میں جمہوریت  
کا  
تفہوم کیا ہے؟

کتابت مکتبہ تحریکی دیوبند۔ صفحہ پنجم پندرہویں

# شیعی

ماہنامہ شمارہ ۱۰۷

جلد (۵)

ہر انگریزی میٹن کے پہلے ہفتے میں شائع ہوتا ہے!

عام سالانہ قیمت پانچ روپے

فی پر چھ سوائے گنے

سوزن سے سالانہ قیمت حسب استطاعت

پابند دسمبر ۱۹۵۲ء

مکمل شمارہ	صاحب مصنفوں	مصنفوں	جائزہ
۱	ادارہ	آغاز شیعی	۱
۲	جانب قمری	سید علی علیہ السلام	۲
۳	ادارہ	تجھی کی ڈاک	۳
۴	جانب عبدالرشید خاں	سلمانوں کی مااضی اور حال	۴
۵	طالبین العرب مکتبی	مسجد مسیح ناز شاہ	۵
۶	جانب عبدالسلام ندوی	حضرت بلال رضی اللہ عنہ	۶
۷	الف احمد انصاری	بُڑے آدمیوں کی زندگی کے آخری لمحے	۷
۸	سید حمیم زبیری	سوکھاں	۸
۹	ادارہ	کھربے کھوٹے	۹
۱۰	مختلف شعراء	منظومات	۱۰

پاکستان کا پتھر

معنی سلیمان الشوشی ماح علیہ السلام  
ناظم آزاد کراچی (پاکستان)

ترتیب دریشہ واسی

عاصم عثمانی فریبیر فضل عثمانی

رسیل نور اور خطاط تابت کا پتہ

دفتر شیعی دیوبند ضلع سہارپور

(دیوبند)

ماہنامہ شیعی دیوبند ضلع سہارپور نامہ جعلیہ مطبوعہ شعبہ المطابع ہے۔

# آخر سخن

## عمر عثمانی

میادا کسی کو غلط فہمی رہ جائے ہم چند ضروری امور دانچ کر دینا مناسب سمجھتے ہیں۔ ان کو ہم نے اپنے جو ای خطوط میں بھی احسالاً اور اشارہ دانچ کیا ہے۔ سابقہ ادارے لکھنے کے بعد سے تادم تحریر میں کئے ہوئے چھوٹے مقولہ نہیں ہوا۔ ہم نے بہت سی مزدوری تفصیل طلب کی ہیں جن کے بغیر کسی بھی بھائی کو ہم سفر کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ لکھنے کے بغیر بھائی کو ہم سے تھہ ملکانے والے حضرات میں سند کوئی ملک براہ راست مرسلت کر کے رخت سفر یاد رکھیں، انھیں ہم صفائی کے ساتھ منہ تو نہیں کر سکتے، کبھی تکریر خالصہ مددت دین کا عملالہ ہے اور اسے خالص کارداری نقطہ نظر سے نہیں ملے ہو یا چاہیے۔ تاہم شیخ سعدی کی بات یاد آتی ہے:-

شب چو عقیلاً زبرندم چب خود بادراد فرندم  
نقیوس انگر اس حد تک مغلوب و مغلے ہوں جس حد تک سلف کے سرفراش ملکیں مطیعن کے ہو اکیتے تھے تب تو بیش ظاہری ضمانت و اطمینان دہانیوں کے بغیر کسی امر کی جیسے دور افتادہ اور اجنبی ملک کی دعوت تبلیغ پر ملائم لدیک کہا جاؤ سکتا ہے اور اللہ کے شید ای ردو کی پڑے جدن پر ڈال کر:-

ہر چیز بادا باد ماکشی درآب اندا خیتم  
کہتے ہوئے نکل کھڑے ہو سکتے ہیں۔

یکن جب غوس آلامیں دنیا سے آلوہ ہوں اور اہل دینیان اور لو احقا تسدیقا پر الشکی محبت کمال و قاسم غالب وحدادی نہ ہو تو تسلیم و تسلیم کے لئے لکنا اور خازر اور را ہیں پر گامز نہ ہونا بھی ضروری استدلال کے بغیر نظر سے تھا نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ غیر شوک اور صبر آزماء اور ماشون سے دوچار ہونا پڑے۔ آزمائشیں جہاں صریح موص

گذشتہ اشاعت کے اداریہ میں ہم نے اپنے ایک امریکن برفرا کے خط سے کچھ اقباسات شائع کر کے جتنی سچی ہم کا ذکر کیا تھا شکر ہے اس پر کافی توجہ دی گئی اور ہم سے خطوط اُن حضرات کے موضوع پر جو تبلیغ کے لئے اپنی خدمات و ثقہ کر دیتے پر نہ صرف تیار ہیں بلکہ اسی مدد پر اجر دینا وی کی خواہش کے بغیر بعض آذو و ہجات پر اپنی وزنگی خدمت دین کے لئے وقف کر دیتا چاہتے ہیں۔ ان ہمیں مشترکہ لوگوں میں جو فی الوقت اپنی جگہ ملازمت یا کار و باری کسی اور ذریعہ معاش کی داہستہ ہیں، انھیں بلیور روز کار ملازمت تبلیغ کی مزودت نہیں بلکہ پہلوی تحریر سے متاثر ہو کر ان کی دینی ہجت اور خلوص و غیرہ نہ لے انھیں خود پھر وی اور آمادگی پر اچھا رہے بعض ان میں سے ارد و انگریزی می اور فرنی تہیوں سے واقعہ ہوں اپنی کری دو سے۔ ہر حال ہم نے اپنیں ضروری جو امداد کے ساتھ امریکن کرم فرما کا پتہ لکھ دیا اور جو مفہمد مشو سے ہم اس سلسلہ میں ہیں کر سکتے تھے وہ کر دیتے۔ ہمیں افسوس ہے کہ بعض دوستوں نے باوجود چاری بدایت کے جو ابی خط نہیں بھیجا۔ اور بعض نے اردو کی بجائے انگریزی میں خط بھیجا۔ انگریزی میں خط لکھنے سے الگ ان کا مقصودوا پہنچ اس دعوے کا بیوست پیش کرنا تھا کہ ہم انگریزی خوب جانتے ہیں اور امریکہ کے لئے موزوں ہے تو ہم کہیں گے کہ بیوست پیش کرنے میں انھوں نے موقعِ شناسی سے کام نہیں لیا۔ ہم امریکن حضرات کی طرف سے کوئی ایجنت یا کوئی نہیں ہیں کہ ہمیں طعن کرنا ضروری بھجا جائے۔ چار او جو کچھ میں راض فرض تھا اسے ہم نے اسلامی انسانوں ادا کر دیا۔ اب کوئی شخص یا اس شخص اس کام کے اہل شاہست پہنچنے ہمیں ہے مطلے کرنا یا اس کے لئے مفارش کرنا ہمارا کام نہیں۔ یہ معاہدتو پر اور حرامت امریکن دوستوں ہی سے مل کر کے کام ہے۔

اگرچہ امریکہ کو ابھی اس حد تک نہیں ہوا ہے کہ اسے ایک فیصلہ کیں  
اٹل پالیسی اور ڈپلمی ترقیاتے کرائے گے کیونچہ تو سائل و ذرا رائج کو  
اس مسلمانوں کا فرما کر رہے۔ دیکھنے کے امریکن کا گزرے کے اسلام  
ہاؤشنٹاڈیں و تکب اسلام کی حقیقی اور واقعی قوت و صلاحیت سے  
آگاہ ہو سکے ہیں تاہم تھوڑا بہت اسلام مذہب کی طرف ہوئے  
اور اسلام کی طرف خصوصاً پایا جا رہا ہے۔ کم سے کم وہ خدا کو عناد  
اور دشمنی اسلام سے ہیں ظاہر کی جا رہی ہے جو ہمیشہ سے اہل کفر  
اور دشمنی پرست قوتوں کا خاصہ رہی ہے۔ بلکہ جو شہرے پر یہی  
پرکی امریکی اخین تھیت مذاہب کی خاطر قائم ہو جی ہیں اور بعض تو  
صرف اسلام ہی کی حقیقی کے لئے بخی ہیں۔ ایسے حالات میں جیسا کہ  
امریکی کی فضائل اسلامی بنیان کے لئے سازگاری و ہماری کی  
تو ہم اسے ضبط ہو جاتی ہیں، وہاں صبح اسلامی تبلیغ کی ضرورت کے  
لئے اس عہد خاص کی اہمیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ اگر اس وقت  
امریکن ارباب مل و عقد پر اسلام کے نام سے غیر اسلامی اور ناصاف  
تصورات پیش کر دیئے گئے اور ان تصورات کو قبول کر کا ہمتوں نے  
نکر و نظر کے حاذر اشتراکیت سے جنگ شروع کی تو یقیناً یہ تائیج کا  
ایک زبردست المیہ ہو گا اور ناصاف و آلوہ اسلام اشتراکیت کا  
 مقابلہ نہ کر سکے گا جس کے تینوں میں موجودہ دنیا کی یہ بہت بڑی قوت  
یعنی امریکہ شاید ہمیشہ کے لئے اسلام سے بیزار اور ہمایوس ہو جائے گا  
اس کے برخلاف اگر اسلام کو صبح طور پر پیش کرنے والے آگے بڑھ  
جائیں اور امریکن ارباب نکل و قوت صبح اسلام سے روشنائی جائیں  
تو عہد نہیں کرتا یعنی کا ایک بالکل نیا باب ھمل جائے اور اہل کفر  
بھی کے ہاتھوں اسلام کی وہ خدمات انجام پا جائیں جن کی خود اہل کفر  
سے فی الحال کوئی توقع نہیں۔

بہر حال اسلامی تبلیغ کے لئے دیسے تو اس وقت امریکی فضائل  
کافی سازگار ہے اور بنیان کو امریکن حکومت کی طرف سے کوئی ثابت  
احادیث بھی نہ تو کم سے کم غالقت و مبارزت کا سامنا کرنا پڑے گا۔  
لیکن یہ سب کچھ اُسی وقت صعب ہو سکتا ہے جب جذب دھونوں کو  
عقل و نکر کی رہنمائی بھی میر تکے اور زور آزماں کے لئے پیش ہیں  
اور روٹیاں بھی ہوں۔ اہل و عیال کی طرف سے دفعہ پر مکون بھی ہو اسی  
و سنائی بھی با تھا ایک۔

کرنے رہت اور سعادت ہوتی ہیں وہیں حقوق اور ہلاکت بھی  
جن جایا کر تیں۔ نفس اگر ابتلاء و حادث کو شکر و صبر کے ساتھ سے  
برداشت نہ کر سکے تو قواب کی جگہ اُلطی راہ گناہ کھل جاتی ہے۔  
ان الفاظ سے جو کچھ ہمارا مقصود ہے وہ آپ بھل کر گئے  
ہوں گے۔ مزید توضیح یہ ہے کہ کسی بھی خادم دین کو امریکے کے ساتھ  
عزم سفر کرنے سے پہلے بہت سے مختلف امور کی بابت اہمیت و  
تفصیلی تینی چاہتے۔ امریکن کو مفہومیں جو کچھ وفاڈ فتنہ کا حصہ ہو جو  
ہیں وہ اگر واقعی جادے اور ہنگامی تاثرات کے مختص نہیں ہے۔  
بلکہ سخیاری اور ذمہ داری کے ساتھ وہ ہیں اور ایک سے پہلے ملے  
مبلغین کی صدر دیانت اور مال و مالک کو سمجھتے ہیں اور خود کو تمام  
متعلقہ ذمہ داریوں سے ہمہ بہرہ کرنے کی اہمیت رکھتے ہیں تب تو  
بے شک ان کی آزادی پر لیک کہنا بجا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہمیک  
کہنا تھوڑت قائلین کے لئے فتنے کا باعث بن سکتا ہے۔ بلکہ اس  
مقصد کو بھی نقصان پہنچنے کا وہ باعث ہے جس کے لئے یہ تمام نکو دو  
کی جائے گی۔

ویسے ایک بات تو یقیناً قابلِ لحاظ ہے کہ دنیا کے سیاسی  
حالات نے اس وقت امریکہ میں اسلامی تبلیغ کے لئے فضائل کو ہبہ  
چھوڑنا بنا دیا ہے۔ روس و امریکی احصائی جنگ اور ہمارا بھی ملک  
سے کوئی واقعہ نہیں۔ دو لوگ ہی حریف ایک دوسرے سے خافت  
اور چوکتے ہیں۔ دو لوگ ہی اپنی بخشہ مستقبل میں ہمینہ الی ملک  
جنگ کے لئے شب و روز تیاریاں کر رہے ہیں۔ دو لوگ ہی ایک  
دوسرے کو کھا جانے کی فکر میں ہے۔ امریکے ایم اور ہائڈر و جن  
اور دیگر الباہمیوں اور ہمیشوروں کی تیاری کے باوجود اس حقیقت  
کو کسی نہ کسی صلح کی بھی لہاڑے ہے کہ ”روضت“ یعنی اشتراکیت ایک  
آئندہ یاوجی ہے ایک ازم ہے۔ ایک نکری وقت ہے جسے محضہ دی  
مچھواروں سے نہیں دی جاسکتی۔ بلکہ جس کا مقابلہ کرنے کے  
لئے کسی تویی تراویں بول آئندہ یاوجی اور ازم کی ضرورت ہے۔  
چنانچہ خود و حکم کے بعد امریکی جمیں تیجہ پر ہتھا ہے وہ اس کو کچھ  
نہیں کر سکتا اسلام اور نہیں اسلام ہی وہ مذہب ہے جو نکر و نظر اور علم و  
ساتھ کے حاذر اشتراکیت کا حریف بن سکتا ہے۔ اسلام ہی وہ  
دین ہے جو کمبو نرم سے خم تھوڑک کر لے سکتا ہے۔ اس تیجہ کا شور

بات یہ ہے کہ مریم جلی مخفی جذبات کا ہمارے کرکی صورم و تکفیر بھائی کو قدر دیاں و حکیمتا نہیں پاہتا۔ اگر عالم مسلمین کے کو دار و تقویٰ پر کامل بھروسہ برنا تپ تو خاتم بلا تسلیم شورہ دیتا کہ مغلات مصروف کی سازگاری سے فائدہ اٹھا کریتے تکلف را بھل جیں کو دشیرہ و یکن جس صورت میں کہ تو س دینیں کو دیگوں سے دافعہ اور ایمان و ثبیت کی اعلیٰ قوت سے خالی اور حملہ پر داشت کے کمال کو محروم ہیں اگر بے سوچ بھجے کرنی آئے تو مدد گیا اور دعا بتکار اور زندگی نے لے جھوڑا تو سو اسے اس کے کوئی تجویز نہ ہو گا کہ رجحت تہقیری اور پیاسی کاظم اپنے کرکے وہ اسلام کی مزید بد نامی اور ضعفت کا باعث ہے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایں اخلاص اسی میں اپنے طور پر شورت کریں اور گھرے تو بس کہ تمام تفصیلات پر نظر ڈالیں ہمیں اگر امر کرے سے مشمول تفصیلات موصول ہو یکن تو بالفود شایع کر دی جائیں گی۔ قادر عثمانی ۱۵ نومبر ۱۹۷۶ء۔

اس تمام لغای خواہی کا مطلب یہ ہے کہ عزم امر کر کرے والوں کو اقدام میں جلدی اور غیر انش مندانہ محبت نہیں کریں چاہیے۔ بلکہ امر کن کرم فرما سے تفصیلی مرحلت کے ذریعہ اور دیگر ملکہ ذرا تجھ سے تمام متعدد امور کی تحقیق و اگاہی پیشی مزدوری ہے اور اس سے زیادہ مزدوری آئیں عدم احوصلہ شکلات سے لڑتے کی ہمت اور آخرت کی حرص و تمدن ہے۔ امر یکیں قادیانی مبلغین عرصہ سے گمراہ کا ہیں۔ انہیں دہان کے باخواں و فضیلے آگاہی ہے۔ وسائل و تعلقات رکھتے ہیں شیب و ذراز سے واقعت ہیں۔ کسی بھی اسلامی بستی کو رب پہنچے اور سب سے پہنچ کر انہیں سے جنگ آزمائنا پڑے گا۔ کون جانے جنگ کی صبر آزمائشوں سے لگزے۔ اسلامی مبلغین کو پہنچ سے ہر سردد گرم کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ شاید ہی اُڑائی جائے کہ خود تو دریچی نے تلسن پر اُچھارا اور خودی شکلات و مکاحن کا تذکرہ کر کے ہمیں توڑ رہا ہے تو جانی چاہئے۔

# تجھیلی کے خریداران تو فہرست مایوس

اگر اس گول دائرے میں سُرخ نشان بنا ہو اسے

تجھیلی نے آپکی خریداری اس پر چھپ کر ہو رہی ہے۔ یا تو آئندہ کیلئے منی اور دلدار سال فرمائیں درد وی۔ پی کی اچانکت دین یا آئندہ خریداری کی تکوید ہو تو انکاری خط لکھ دیں، خاموشی کی محتوت میں الگا پڑھ پا پھر پہنچا ہمکی دی۔ پی سے ارسال ہو گا جو اپ کو ڈاکخانہ کی منی اور دل فرمیں بڑھا کر پا پھر پہنچا ہے۔ میں وصول کرنا ہو گا، دی۔ پی والپس کر کے ایک غریب مہذبی ادارہ کو نقصان پہنچانے سے کہیں بہتر ہے کہ تین پیسے کا انکار می کارٹ پہنچے ہی کہ مددیں...۔

خاتم

مینی چھپ

# سیدنا میں علیہ السلام (جناب قمر ہرامی)

مقام کی نشاندھی بھی کی گئی۔ بین حضرت مریم طیہہ السلام وہاں سے ڈکن کر لے کر صورتیں چلی گئیں۔ اور وہاں دریا کے نیل کے کنارے تک گاؤں بسایا اور وہ جو ایک درست مہینہ تک مکونٹ پڑے پر رہیں۔ وہاں کے ایک زینعندانے سے آپ کو اپنی بیٹی بنانکر لے کر رہا۔ وہ گاؤں نہایت شاداب اور اونچے نیلے پر آباد تھا۔ اسی گاؤں میں سیدنا میٹھے اسلام سے شورتک رہے۔ اسی اشارے میں بادشاہ پروردہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کاسن اس وقت تھیں سالان یا اس سے کچھ اونچا تھا کہ آپ اپنی قوم میں لوٹے۔ اور دعوت حق کے کام کا آغاز فرمایا۔ اسی حقیقت کو ذیں کی آیات میں بیان فرمائیا ہے  
 وَجَعَلْنَا إِبْرَاهِيمَ فِي أَضْلَالٍ أَمْيَةً ثُمَّ أَوْيَثْنَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
 ذات قدر اپنے ممکن ہے (المؤمنون، کو۴) ۲۰

دو توجہ، اور ہم دو تھے جس سے، ابن مریم اور اس کی ماں کو اپنی درست کی شاہی نیشنکار ایک اونچی ہوا جسہ دار جگہ میں ان دو قوں کو رہنے کے لئے بلند کیا گئی تھی۔

آپ کی دعوت تبلیغ کا کام بھی اُسی طرح ہوا جس سے  
 گذشت انبیاء ملیعم اسلام کا ہوتا رہا۔ یعنی اے قوم اللہ کی جدیت میں اُسی کو اپنارب مان! تو اس کے ساتھ کسی کو اس کی بادشاہت میں شرکیک نہ کر! قرآن عظیم اور بائیبل کی تعداد سے پتہ ملتا ہے کہ آپ کے زمان میں خیال اسرائیل میں جو لوگ اُن قسم خلار تھے۔ وہ دل میں ہمارت رکھتے تھے۔ اور خواہ پر اپنے رمل کے نزد میں قابو رکھتے تھے۔ عامتہ الناس پر ان کا اس قرقا قابو رکھا کہ وہ جو کچھ کہتے عامتہ الناس اُس کو صحیح قرار کر سکتے۔ تو رات میں اپنے نشانے میں مطابق تحریم کر لی گئی تھی۔  
 کو گا تواریت کی صحیح بوج متفقہ تھی۔ پس بوجیں مت اللہ سیدنا

**آپ کا پورا نام** آپ کا پورا نام صحیح میں اس نرم ہے۔ اور جیسے کہ مشرکوں نے حضرت مریم کو آپ کی پیدائش سے خبر دی تھی باری تعالیٰ کی طرف سے حضرت مریم کو تسلیماً بھاکار میخ اتم کو جوڑا کا ہو گا اُس کا نام "صحیح میں اس نرم" ہو گا۔  
 جو رب میں قانون فطرت کے مطابق اولاد کی نسبت ہو گے آپ کی طرف کی جاتی تھی۔ لیکن حضرت عینی چونکہ تیرباپ کے پیدائش سے اس سے لازماً آپ کی نسبت ان ہمیں کی طرف ہو سکتی تھی۔  
 لیکن صحیح اور عینی نو باعتبار صلاحت و محترمات آپ صحیح اور عینی کہلانے کے حق تھیں اسی پس آپ کا پورا نام اللہ جل جلالہ کی جانب سے صحیح میں اس نرم سفر ہے۔ ملاحظہ ہوں گیا تھا ذیں۔ اذْخَالَتِ الْمَلَكَ مُكَثَّفَةً يَا حَمْرَدَةً لِرَأْيِ اللَّهِ مُعَظِّمَ  
 پَكْلَمَةٌ وَمِنْهُ أَسْمَهُ الْمُسْتَعِنُ بِيَعْصِيَّةِ ابْنِ هَرَيْرَةِ دُجَيْهَ

فِي الدِّينِ يَا عَوْلَى الْأَخْرَى وَمِنْ الْمُقْتَسِلِينَ ۝  
 (ترجمہ) اور جس وقت مشرکوں نے کہا کہ مریم اتم کو ایک کلہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام صحیح میں اس نرم ہوا کا خوبیں اور دین میں باورت اور تصریب بندوں میں ہے ہو گا رائی عمران (کو۴) اروات ہے جب سیدنا میں علیہ السلام

**آپ کاسن شور** اپنیا ہوتے تو خوبیں سہ بادت ہے۔  
 ہر وہ اس کو اطلاع دی کہ جی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہو گی۔ یہ میں کہ ہر وہ اس آپ کا دشمن ہو گا۔ اور ہر وقت آپ کی فکریں پہنچنے لگا۔ اس کی طرف حضرت مریم طیہہ السلام کو باری تعالیٰ کی طرف سے دی گئی۔ اور ہمایت کی گئی کہ تم یہاں سے چل جاؤ میں اس کے ساتھ

افتخار کی۔ اور یہ تجویز کی کہ اپنے ایک ہوشیار شخص کو سیدنا مسیح علیہ السلام کے ساتھ کا گادی بجا سے۔ تا کہ وہ پھر اپ کی خدمت میں نگاہ رکھے۔ اور آپ کے حالات میں اچھی چیزیں باخبر رکھے۔ اور اپنے سوالات کے ساتھ با تین کہلو سے جو حکومت وقت کے اندر چھپتے خلاف پڑتی ہوں۔ اس پر نہاد جماعت کا یعنی صورہ کامیاب رہے۔ اور حکومت وقت کو آپ پر باقاعدہ اتنے کا موقع فی ایسا سیدنا مسیح علیہ السلام کو عالم الغیر نے اس کی خبر دی۔ اور شہزادی کو چھپا ری قوم نے تمہارے قتل کا سفوبہ بیانیا ہے۔ تم درہ بہیں۔ ٹھٹن۔ سیدھ۔ ہم تمہارے عاظیزیں۔ ہم ضرور تمہاری سروری کریں گے۔ اور جمال موجودہ ہم کو عالمت خوابیں اٹھائیں گے۔ کہا جائے کہ جیسا ان کا ہم تو ان کو سیدنا مسیح علیہ السلام کو گزار کر کے دار پھیجنے کے حکم جاری ہو چکے تو اس وقت آپ کے ساتھ صرف وہ منافق تھا جس کو آپ کے ساتھ کا ہم تو ان کے ساتھ کیا گردھ تھا۔ جب آپ کو گزار کرنے کے لئے حکومت کے پاہی پہنچ گئے تو اس مقام پر صرف وہ منافق ہی تھا۔ اور اس کا چہرہ سیدنا مصطفیٰ مسیح نے کیا تھا۔ اور آپ دھلتے چاہکے تھے۔ وہ منافق جنتے چلتے لگا کہ ہم وہ نہیں پورا ہیں کوئی گزار کر کے دار پھیجنے چاہتے ہو۔ بلکہ یہ وہ شخص ہیں جس کو تم نے یہ ناصیحی علیہ السلام کے حالات سے باخبر رہنچکے لئے اُن کے ساتھ کر دیا تھا۔ اُس کی ایکتی اُن کی اور اسی کو دار پھیجنے کا لیا گیا۔ ذیل کی کیا یات اسی حقیقت کو آشکارا کر دیتا ہے کہ اُنکو اُمکَّة اللَّهِ مُلْكُ الْعَالَمِ لِتَدْعُونَ خَيْرَ الْعَالَمِ کرنا۔ اذْنَ اللَّهُ مُحْمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ مُصَافِّيَتُ فِرَاقَعُكَ إِلَيْكَ وَمَلْهُورُكَ مِنَ الْأَنْتَارِ لَفَرْقُكَ وَجَاءُكَ إِلَيْكَ أَتَيْتُكَ وَتَبَعُوكَ قَوْنَ اَتَيْنَ لَهُمْ لَهُمْ رَأَى فِي قَوْمِكَ مَهِمَّتُكَ إِلَيْكَ مَرْجِعُكَ فَإِنْ كُنْتُمْ بِيَتَّكُمْ فِيهَا لَكُمْ قِيَمتُكَ وَنَحْنُ لَكُمْ وَنَحْنُ مُنْتَهُونَ (آل عمر کوہ ۱۲)

درست جسم، اور جسم ہوں سے تحریر ہیں۔ اور اس نے بھی تحریر ہیں لیں۔ اور اشد ہی تحریر کرنے والوں میں بہتر ہے۔ اور جیب میڈی ایجی فلم سے بالوں ہو گئے تو اتنے اخیزیں ہیں اور وفادہ کیا ہے میں نے ایس کو عالمت خوابیں پڑی طرفت اٹھالوں گا۔ اور سکریں اسیں لکھ دیں گے (پڑی طرفت اٹھالوں گا۔ اور سکریں اسیں لکھ دیں گے)۔ ستم کو پاک کروں گا۔ اور تمہارے ہی پیروی کرنے والوں کو ان سکریوں پر قیامت نکل غالب رکھوں گا۔ اس کے بعد تم سب کو

میںی علیہ السلام بھروسہ ہوئے۔ اور تواریث کی صحیح تعلیم و پوچش کی تھی وہ تھکر کے عاستہ اتنا سے کے ساتھ نہیں آئے تھی تو ان کا ہم تو ان کی خدمت میں کیا کہ اگر تواریث کی تعلیم تھکر کے ساتھ آئی۔ اور حکام اُس سی حکماز ہو گئے تو برہمنی ایجادار — فتح چو جائے گا۔ میں ان کا ہم تو ان سے آپ کی سخت تعلیم کی اور علطیہ دی پہنچ دی جس کے خلاف کسی نہیں توجیہ پڑا کہ وہ حکم جوان کا ہم تو ان کے تابع تھے۔ ان کے آگے جمک گئے اور سیدنا مسیح کی دعوت کو سنتے اور آپ کی باتیت سے انکار کر دیا۔ اور گزر کی رہا افتخار کرنے لگے۔ جب آپ نے اپنی قوم کی طرف سے مسلم انکار دیا تھا اور ان کے غیر مخصوصوں کا آپ کو علم جواہر آپ میوس ہو گئے۔ اور مندر کے کنارے نکل گئے۔ چند لوگوں کو دیکھا اور ان لوگوں کے قریب گئے اور لکارا من بن انصاری را ملائیں۔ یعنی آپ نے اس جماعت کی طرف فاطب ہو گرفراہی کی تھیں کوئی ایسا شخص ہے جو اللہ کے دین کے قیام کے لئے ارادہ نہیں کر سکتا ہو۔ نظام حکیم کے قیام میں اپنی جان و مال کی بذی نگاہ لے گا۔ تو آپ کو اس مالوں کے عالم میں ایک ایسید کی کرن تظر آئی۔ یعنی وہ جماعت جو آپ کی می تھی آپ کی آواز پر فتیک سبک کر آگے بڑھی۔ اور آپ کے چہرہ ہو گئی۔ جو حواریں کے نام سے شہور ہے پس اخیں حقائیں کوڑی کی آیات میں بیان کیا گیا ہے۔

از مُؤْمِنٍ فَّا تَأْمُمْ لَمْوَنْ (تجھہ) اور پھر سے پہنچے جو تواریث تا تل ہوئی ہے اس کی مصدریت کہتا ہوں (میری تحریر کی پڑھنی ہے کہ) جو بعض چیزوں کی پڑھوں کی گئی ہیں ان کو تمہارے سے حوال کراؤ۔ اور تمہلے پاس تھامے رہب کی طرف سے نشانی بھی لا یا ہوں۔ ہذا تم خدا سے ڈرو اور سیر اکھتا ہو۔ بلاشبہ میر اور تمہارا رب دلہنڑی ہے۔ چاہئے کہ اس کی عبیدت میں وہ۔ بالآخر جب حضرت میری ائمہ نے ان کی طرف سے انکار دیکھا تو ردہ میں ہم کو سندھ کے کنارے پہنچ گئے اور عالمتیاں بھی وہاں ان کو ایک جماعت میں۔

چنائے پہنچ گئے اور عالمتیاں بھی وہاں ان کو ایک جماعت میں۔ جس سے فاطب ہو کر وہ بوجے، کوئی بچہ جو اشتکے والٹوں میری مد کرے ہے جو اسی بوجے کیم اللہ کے رسول کے حامی ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہو، گواہ رہ کر ہم اللہ کے سیم بندے ہیں (آل علیہ کورعہ) جب ملاد بھروسے دیکھا کہ آپ پر ایک جماعت ایساں لایکی ہے اور ان کا وقار گرتا ہمارا ہے۔ تب انھوں نے رہا فریض

بسوٹ گیا گیا۔ جس کے ذریعہ اس بے حقیقت پر روپنٹ سے کی تردید کی جاتی۔ ہذا اخدا کے آخری رسول آفاس نے نامدار سیدالاہل احمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کتاب نازل ہوئی اسیں اس حقیقت کو واضح طور پر بیان کیا گیا۔ اور بتایا گیا کہ صحیح زندار حکم خواستگار اور مکتبے خانے کی خوبی نہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں صحیح دعا اور ایمان کی خوبی نہیں۔ اور بتایا گیا کہ ایک آدمی دعا اور ایمان کے مقابلہ میں کوئی ایسا خوبی نہ ہو گا جو اپنے قریب، مدد و رائیں ملے۔ ایک آدمی دعا اور ایمان کی خوبی نہ ہے۔ جب وہ آئیں گے تو ان کے علی بن موسی ہونے کی ملامت یہ ہو گی کہ کل اربیں کتاب جو اس وقت دنیا میں تحریر ہوں گے اپنے پیچاں کر آیاں ہوں گے۔ اور ایمان لائیں گے۔ اور ایمان کتاب میں کوئی ایسا خوبی نہ ہو گا جو اپنے قریب پر ایمان ایسا نہیں

روہے۔ اپنے شریف لسان کے بعد جملہ نئے رسول فتنہ دجال ختم ہو جائیں گے۔ اُن انسانیت کا ایک بیرونی ہو جائیں گے۔ اسے کام کا۔ لڑائیاں ختم ہو جائیں گے۔ چار کی ضرورت باقی نہیں رہتی گی۔ چونکہ اپنے کو ارادت اٹھانے گئے۔ اس سے مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے، اس نے کہ اپنے مکتبے مکتبہ تحریر سے طلب فرمایا۔ قیمت با وجود اعلیٰ درجہ کی لکھائی اور تقریباً ۲۵ سال زندگی کے صرف چالیس روپے۔

علماء شبیر احمد عثمانی کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے، اس نے کہ اپنے مکتبے مکتبہ تحریر سے طلب فرمایا۔ قیمت با وجود اعلیٰ درجہ کی لکھائی اور تقریباً ۲۵ سال زندگی کے صرف چالیس روپے۔

مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے، اس سے مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ اسی مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔

مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ اس سے مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔

مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ اس سے مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔

مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ اس سے مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔

مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ اس سے مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔

مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ اس سے مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔ مکتبہ تحریر کی معرفت الاراعی شرح سلم کے تینوں حصے تھے۔

بیرونی طرف بوطہ تاکہ۔ میں ہی تمہارے ہاتھی اختیارات کا فیصلہ کیوں نہیں  
چونکہ آپ کے اخوات نے جانے کا واقعہ بالکلیہ ایک روز سرسریتہ  
تمہارے اس حقیقت سے خوارین کی جماعت بھی واقع نہ ہو سکی۔  
اور واقعہ حکم خواستگار کے بعد تھوڑے تماش یعنی تحقیق انسان  
ہو کر آپ کے دار پر کھینچے جانے کی خوبی نہیں۔ اور اس کے مقابلہ  
خوارین نے آپ کے دار پر کھینچے جانے کی خوبی نہیں۔ اور ہمارے دلخواہی مذہب  
کا پروپریٹر نہ کیا ہے بلکہ نکستہ ناصیلی مطیعہ اللہ تعالیٰ نے غالباً اس حد تک  
خیزی خواستہ کیا تھا کہ اس کو اخلاقی کا اور ہماری دینی کا۔ اور ہماری قیامت کے قریب  
ہمارے دلخواہی نہ کیا ہے بلکہ اس کو اخلاقی کا اور دینی کا۔ اور ہماری دلخواہی نہیں  
یعنی سیاستی کی صورت علم پر لئے گئی تھے۔

لوگوں نے سمجھ دیا کہ شاید اس کے بعد میرے  
اوہ زندگی کے اخوات جائیں گے۔

اس طبق اُن لوگوں نے اخیل  
بھادڑ کر دیا کہ میرے  
بعد تیرستہ روز اٹھاٹوڑے  
چونکہ اُن کے زندگی برداشت

سچ کا بیان صداقت بردنی  
تھا، اس نے کہ اپنے مکتبے مکتبہ تحریر

کی پیشیں گئی خدا تعالیٰ اُن کی خود اُنکا  
میخ شایستہ ہوتے تھے۔ مگر یہ دار

سیدنا ایم جیسے سادق القول کی نفس نظری کی توجہ  
شہریں پڑے گئے۔ یہ کوئی نہ کہ رہا، اس حقیقت سے واقع نہیں تھے۔

کہ دھرمل دار رحیم خپل کو کھینچا گیا ہے وہ سیدنا ایم جیسے وہ مکتبہ شفیع نہیں تھے۔ بلکہ وہ شفیع  
تفاجہ آپ کے ساقہ منافق کی حیثیت سے تھا جس کو ہم شبیر بن کر  
آپ کو اٹھایا گیا۔ وہی گزار ہوا۔ اور دار پر کھینچا گیا۔ معلوم ہوتا ہے  
سیدنا ایم نے خوارین کو اس حقیقت کی دلتفیت سے خود رکھا تھا۔  
اگر خوارین کو اس سے واقع نہ کر دیا جاتا تو اس روانے کا فاش ہو کر  
خاشت از ایام پوچھا نے کامکاں تھا۔ یہ کہ خود سیدنا ایم کو اس سے  
بے خبر رکھا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے خوارین کو بھی اس کا علم نہ ہو سکا۔  
چونکہ آپ کے بعد کوئی صاحب کتاب نہیں محمد بردنی سے قبل نہیں

الْأَسْرَارِ حِلْمَفُونَ وَ قَرَانَةً لِجَهَامَ الْمَشَاكِيَّةَ فَلِلْمَسْتَرَّقِ  
بَعَادَ أَشْبَعَوْنَ مَهْدَدَ اجْهَرَاطَ مُشَتَّقِيمَهُ دَلَادِهِسَّنَ شَكَمَ  
الشَّيْطَانَ إِنَّهُ الْمُمْعَذَّدُ وَمُمْيَنٌ۔ قرآن علم الرزف، کوہ ۹۷)  
در ترجمہ کے مطابق جو بیب ایمن مریم کی شال بیان کی جاتی ہے تو تمہاری  
قوم ایک دم تالیاں بکاتی ہے اللہ کہنے لگاتا ہے کہ ہاشم جہود ہر ہر بیس  
یا صیلی اور انھوں نے یہ شال ہوتی سے بیان کی صرف جھگڑے کو بیان  
کی بات یہ ہے کہ جھگڑا اقوام ہے۔ میں نے صرف ایک بندہ پیر بھر  
ہم نے خصل کیا اور اس کو بچا۔ سرداری کے نونہ قرار دیا۔ اگر جم جلتے  
تو تمہکے بندے فرشتے پیدا کر دیتے ہوئے پر خلافت کرتے۔ وحیقت  
وہ (عینی) قیامت کی نشانی ہیں جوں تم اس بات میں شبہ شکر و لعلہ  
دکھوں، سیری اجتماع کرو۔ یہی سیدھا حارست ہے۔ کبھی شیطان نہ کوس  
بات کے مانے سے روک نہ کے۔ کیونکہ وہ تمہارا ٹھکڑا ڈھون ہے۔

مَنْ أَوْهَسَ يَوْمَهُ - قالَ سَرْوَلَ اللَّهِ صَلَّعَمَ - كَيْفَ تَأْتِمُ إِذَا  
نَزَلَ إِنْ شَرِيكَمْ مِنَ الشَّمَاءِ وَ فَيْكُمْ إِذَا مَأْمُوكُمْ مَشَكَّرَ  
(یعنی کتاب الاصدرا و الصفات ص ۳۶)

در ترجمہ، بخوبیہ ہستے ہوئے ہے رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا ہے  
تمہارا کیا حال ہو گا جب کہ میں ایسی ایم مریم میں آسان سے نازل ہوں گے  
اور تمہارا ہاتھ میں ہوں گے۔

مَنْ حَبَدَ اللَّهَ ابْنَ عَرَمَ - قالَ سَرْوَلَ اللَّهِ صَلَّعَمَ - يَنْزَلُ مِنْهُ  
إِنْ شَرِيكَمْ رَأَى الْأَدْرَغَنِ فَيَتَزَرَّجُ وَيُوَسِّدُ وَيَكْتُ خَمْسَ  
وَأَسْرَعَيْنِ سَهَّةً فَتَمْتَعْمُوْتُ فَيَدْنِ شَنِّ فِي شَبَرِيَ قَافُوْمَ  
أَنَّا دَهْيَسَتِ إِنْ شَرِيكَمْ فِي قَبْدَقَاجِدِ بَعْيَنِ أَنَّا بَكْرَهُمْ  
دروہ ایسی الجزوی کی کتاب الارفار)

در ترجمہ، بعد اللہ تعالیٰ ہے سے رواج ہے کہ فرا یا حشو کے کرمانہ اس نہ ہے میں  
میںی بن مریم زہن کی طرف اُتھریں گے۔ چرخکاخ فرمائیں گے۔ ان کو  
اوڑا دہو گی۔ اور زہن پر (۲۵) سال پھیپھی چھرو نات پائیں گے  
اور سیرستے قریب دفن کئے جائیں گے۔ قیامت کے روز میں میںی بن مریم

کے ساتھ ابو بکر و عمر کے درمیان میں اٹھوں گا۔  
ذارِ اک میںی ایسی ایم مریم کے ساتھ پی بارت جس میں وہ وہ تماش ہٹکہ  
کر رہے ہیں۔

تقتل کرو یا ہے دبے مل ہے، وہ نہ تو ان کو قتل کر سکے۔ اور نہ صول  
پر جھپڑا پا سکتے۔ بلکہ ان کو مشبدہ میں ڈال دیا گیا۔ جن لوگوں نے اس  
مشبدہ میں اخلاقت کیا ہے۔ وہ ضرور شاکہ بن بن بلاہیں ان لوگوں کو  
سوندھتے تیاس اڑاٹی کرنے کے کوئی صحیح علم نہیں ہے۔ ان لوگوں نے  
زمیں کو یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھایا۔  
اوٹر صاحب حکمت و وقت ہے (وہ ابھی ہر نہیں آئی گے)، اور اس وقت ان کے عرب نے سے  
پہلے دھڑ دھڑ دنیا میں آئی گے، اور اس وقت ان کے عرب نے سے  
پہلے جس قدر بھی اپنی کتاب زہن پر ہوں گے ان پر ایمان لا ایسے  
اور بر ذوق قیامت وہ ان کی گاہی دیں گے۔  
یاد رکھ کر ان آیات مبارکہ کی تفسیر درست مات مسلم  
شنہ ارشاد فرمایا ہے۔ جس کو اپنے صحیح تخاری و صحیح مسم دیج کی کتب  
صدیق میں پائیں گے۔ (عن ابو هریرہ رضی)

الْأَنْزَلَى لِنَصْرِي مُبِيدٌ ..... اَنْ يَنْزَلُ فِي شَكَمَ اِلَيْهِمْ  
حَكَمًا عَدْلًا لِمَا كَسَوُ الصَّلِيبَ وَيُصْلِلُ الْمُغْرِبَ وَرَضِيمَ الْمُغْرِبَ وَرَضِيمَ  
الْمُهَاجِرَى لَأَنَّهُ شَكَّرَ اَحَدَ حَقَّى سَكُونَ الشَّجَنَى اَلْوَاجَنَى  
خَيْرُ مِنْ الدُّنْيَا وَ مَا فِي مَأْمَمَهُوْنَ اَوْهَرِيَةً اَقْرَدَهُ  
اَنْ شَيْشِمَ زَرَانَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَلَّا يُؤْمِنُ بِهِمْ قَبْلَ  
مُؤْمِنَهُ وَ كَيْمَرَ اَقْتَيَا مَسَّهُ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَمِيدَهُ ۱۵

در ترجمہ، حضرت ابو ہریرہ رضیتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے قسم ہو  
اُس اشکی جس کے ہاتھ میں ہری جان ہے۔ بلاشبہ تم میں ایسی مریم  
ناہل ہوں گے۔ پس وہ صلیب کو تاریں کے اور سور کو قتل کریں گے  
اوچا گل کو بند کریں گے اور بہت مال خرچ کریں گے۔ یہاں تک کہ  
اس کو قبول کرنے والا کوئی نہ ہو گا۔ اور ایک سچہ دنیا کا جیسا سے  
بیہر ہو گا۔ پھر اسے فریاتے ہیں اگر تم کو اس میں شک ہے تو تم فرمائیں  
عظام کی اس آرت کو ٹڑکو کوکار کوئی اہل کتاب ایسا نہ ہو گا۔ بہو  
اُن کی موت سے پہلے اُن پر ایمان نہ لے آئے اور وہ اُن اہل کتاب  
پر بر ذوق قیامت گواہی دیں گے۔

وَلَمَّا صُورَتِ اَبْنَى صَرَيْمَرَ مَسْتَلَدَا اِذَا قَوْمَتْ مِنْهُ هَمِيدَهُونَ  
وَلَمَّا لَمَّا عَلِمَتْنَا حَمِيدُوْهُمْ هُوَدَمَا حَمِيدَوْهُ لِكَثِيرِ الْجَمِيزِ لَهُ  
بَنْ هَمِيدَهُمْ حَمِيدَهُونَ اِذَا هُنْ اَلْعَقْبَدَ اَنْعَصَاعَلِيَهُ وَ جَمِيلَهُ  
مَسْتَلَدَهُ بَعْنَ اَسْرَارِ اَشْبَعِيَلَهُ اِذَا قَوْلَشَارَجَعَلَهُ اِسْكَمَمْ مَسْتَلَدَهُ فِي

# بھائی داکٹر

**شرالط** - ایک دفعہ یعنی سوالوں سے زیادہ ہر گز معمولیں (۲۱) سوالات مختصر اور خوب نوش خط ہوتی چاہئے جیسی کہ تجھے قابل جواب نہ ہوں گے (۲۲) جنی سوال اور عربی ای آمیز سوال ہیں شائع کرنے جائیں گے۔ لگر کوئی جسمی مسئلہ ضروری دریافت طلب ہو تو جو ای خط لکھئے (۲۳) فوری اشاعت کام طالبہ نہیں کریں۔ اپنے غیر پر اشاعت ہوگی۔ اور ضروری ہیں کہ آپ کے ہمیں سوال ایک ہی بار شائع ہوں (۲۴) سوال کے خطاں دیگر دفتری امور مت شال کریں۔ ورنہ جواب نہ لے گا (۲۵) اپنا پورا اپنا اور نام صاف لکھئے۔ ورنہ سوالات شائع نہ ہوں گے۔

**شرالط کی پابندی نہایت ضروری ہے!**

محوری عورت اپنے شوہر کے بیرونی حکم ان کی مدد نہ کرنی ہے یا نہیں؟  
صلوٰم فرمائ کہا رہی ای الجھنوں کو درد کریں۔

**جوابیت:**

حوال عورت کا اپنا ہے اس میں سے لوغراہ ساکین کی مدد کرنا اذن شوہر کا ہے لیکن اس نے جویی کو اس کی نمائاد مردی کے سلطان خرچ کرنے کو دیا ہوا ہے اس میں سے بھی بلا اذن شوہر را اخدا میں صرف کرنا درست ہرگاہ۔ لستہ حوال شوہرنے کسی خاص مدد کرنے کے لیے اور جویی جاتی ہے کہ اس خاص مدد کے علاوہ کسی جگہ صرف کرنے شوہر کے خلاف مردی ہرگاہ بے شک مدد و خیرات کے لئے نہیں خرچ کیا جاسکتا۔

**سوال:** - (ایضاً) رشتہ

میری بھی اُتم سلسلہ کے شوہر شوہر میں جس کے ہاں اکثر جسمیں شلائقہ اتر کاریاں، آم دغیرہ دغیرہ یونہی مفت میں آجائی ہیں

**سوال:** - ارتاج خام۔ موز تار (کن) عورت کی آواز  
عورت کو قرآن شریف با از بند پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

**جوابیت:**

اگر کسی غیر مسکن اداز پیچھے کا اندیشہ ہو تو آمسہ پڑھنا چاہئے بعض مقاماتے عورت کی نفس آزادی کو ستر کر لے ہے۔ یعنی قابل پر دہشتے بعض نے نفس آداز کو ستر نہیں مان لیکہ اس کے متوالن اُتار چڑھا کر اور مترجم لحن و آہنگ کو ستر کر لے ہے۔

بہر صورت عمل یہ ہے کہ اسلام کا مقصد ان مفاسد کا دروازہ بند کرنے ہے جو مرد کے عورت کی طرف نظری مسلمان کے غیر عار طریقوں میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اس مقصد کو پہنچ نظر لکھتے ہو تو یہ عورت کو اپنے اعمال اور طور طریق کا حابس کرنا چاہئے۔

**سوال:** - (ایضاً) بیلا اجازت شوہر خرات کرنا

سماء تسبید کے شوہر صاحب استطاعت ہیں لگفڑت میں بخیں بیہت ہے۔ میم بخیں اور غریبوں کی مدد نہیں کر سکتے۔ بخیں

کے اگر تفصیلات کیا ہیں اس کا ذہنی تحقیقی علم ہے ذہن اور حساب اس بحث کا متصاصی ہے۔ کسی کو اگر اس پر اصرار ہو کہ سوچ گروش نہیں کرتا تو ہمیں اس سے کوئی تعارض نہیں ہے۔ چہارتو مقصد صرفت اتنا کہنا تھا کہ عورت کا مرد اور مرد کا عورت بن جانا خدا کی قدرت کا طبقے ہیں۔ لفڑی کوئی تقابل فوج بات نہیں جب کہ اس کی قدرت کے دیگر مظاہر اس سے کہیں زیادہ عجیب ہی رہنا کہ حقیقوں کے مثال ہیں۔

**سوال ۷:-** از عبد الغفار - شاہ آباد۔ ہدایہ و مذراۃ علماء کرام میں سے اکثر شیرپور کے ہیں اور عالم طور سے مشاہرہ میں بھی آتا ہے کہ ان حضرات سے پیری مریدی کو طور میں کے اختیار فرمائیا ہے۔ اور ان کا ذریعہ معاش سوال میں ذرا فس اور تعمید گلڈے کے سلسلے میں وصولی ہوئی رقم کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ تو دو یافت طلب امور یہ ہیں کہ آیا فرضہ تبلیغ ورث وہ ہدایت کو اس طرح تطور ایک پیشہ کے اختیار کر لینا شرعاً یا اسلامیہ اور منصب حمدیہ کے عین مطابق ہے؟ اور اس را چیزیں میں حاصل کئے ہوئے ذرا سے کیا "نذر مستوفی" کی تعریف و تحدیہ میں آجائے ہیں؟ کیا اس طرح کی حاصل برده رقم ذرا نہ ان حضرات کے لئے جو پیری اور ورثہ وہ ایسے کے مندرجہ فاقہ ہے؟ اور کیا ان حضرات کے لئے جو ذرائع سے حاصل کیا ہوا رزق و اعمی اکل حلال ہے؟ کیا الفار و دینداری کا بھی تقاضا ہے کہ یہ چاۓ غریب مریدوں کی خون یا پیداواری کے مظل کی بھی کمائی کا محتد بحدت ان تبرک و مقدوس ذریعوں سے حاصل فرمایا جاوے اور غریبوں کی کامیابی کی پر اپنی مقدوس و تبرک زندگی سال بھرنہ یا سال اور صیش و راحت سو گزاری جائے اور غریب دیدجست مریدوں کی کوئی بخیر تک بھی نہیں جائے کہ ان کی کنڈیہ کیونکہ ہر جما ہے ذہنہ ہیں یا مرگ؟ اور الگ بھی کوئی غریب حالت اضطراب میں کہہ اٹھاتے کہ نہ

ید بخت مریدوں پر بھی یار بٹگلطف!  
لما کر جلغخت ہے وہ بیرون کے لئے!  
تو بڑے عارفانہ انداز میں ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا ہوا کشاور

جس کو عالم طور پر (اینجی) کہا کیتے ہیں۔ ان کا لینا اور کھانا درست ہے یا نہیں؟ چار سے پہاڑ میں جیزیں اکثر آیا کرتی ہیں میری سبی اتم سے کہتا ہیں کہ ایسا کھانا درست نہیں ہورہ خود بھی بیسی جیزیں کھانے اور بیٹھنے سے احتراز کرتی ہیں۔ لہنہ آپ ہم لوگوں کو آگاہ کیجئے کہ ایسی تیزی میں لینا اور کھانا درست ہے یا نہیں؟

**جواب ۷:-**

اصحاب اقتدار کو بلائی جائز وجہ اور موزوں لفڑی کے نذر کیا ہوا مالِ شوست ہی ہے خواہ نذر کرنے وقت کوئی معاشر درمیش نہ ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ کوئی شخص کی شخصیت کو نذر از بیانوں اعلیٰ تعلق کے باعث دیکھئے یا ثواب کی غاطر یاد دیکھئے معاشر کے لئے۔ باعث تحریک اور معاشر فی رسوم کو بھائی کی خاطر۔ پہلی صاحب کو ایک غیر شخص ہو کر یا بھل وغیرہ میسر رہا ہے اسکی نہیں سو اسے دنیادی مفاد کے اور کوئی مقصود نہیں ہے۔ الگ چنیں احوال اس کی اولیٰ ضرورت ایک بھائی ہیں۔ لیکن وہ قبیل بندی کے طور پر سورج رہا ہے کہ لکھ کو جیسے کام پڑے کام تو پہلی صاحب کا بے لائی المفاتیح اور دیانت و امانت ضرور اس کی بھائی نہیں اور تھنوں کی پاسداری کریں گے۔

بہر حال غیر مشتملہ بھائی ہے کہ اسی چیزوں سے چھاہتے۔

**سوال ۸:-** ازاد مردانہ حمد علی پیلس چفتانی - ناندیڑ روکن،

تبلی باہتہ ماں اکتوبر ۱۹۶۸ء میں سوال کے جواب میں مددی عبارت میں آپ نے سورج کا گردش کرنا تحریر فرمایا تھا جائیکہ میری معلومات کا تعلق ہے یہ بات یا یہ تحقیق کو پہنچ بھلی ہے کہ سورج ساکت ہے اور سارے گان اس کے اطراف گردش کرے کے پہنچ ہیں ہے کہ اگر کسی جدید معلومات کے تحت سورج کا گردش کرنا شایستہ ہو گیا ہو تو اس کی توصیح آئندہ شاخصے ہیں فرمائیجئے کہ میری اور مجھے عیسیٰ دیگر اشخاص کی خلافی ہی درد ہو سکے۔

**جواب ۸:-**

چھائیکہ ہماری ناقص معلومات کا تعلق ہے موجودہ رہنمی سورج کو سیارہ مانائے اور اس کی دو گلشیں سیم کی ہیں۔ ایک اپسی سوچ پر (لٹوکی طبع) اور ایک دیگر اجرام کا شاست

کے دل کی گنبدگی زبان پر آگئی۔

### بجواہت :-

**مُحْتَاجَةٌ إِلَى مُعَاشٍ** - آپ کے سوال ہے ایک طرح کی فقرت کیہیں اور تحریک پسندی ہے جو حقیقی حق کے مذہبے سے متفاہشی ہو۔ بہر حال ہوا بہ ہے کہ ارشاد و پداشت کو پیشہ بنانے کا نام تو پڑا شکار تاجراز ہے اور یا کامیابی کا لٹکانا اپنے ہونا چاہئے۔ لیکن پیشہ میں کی نہ صوم اصطلاح ہے اس بعد صادق ہیں آئی جیسا پر ارشاد و پداشت کے سروکوئی و مسر اذریعہ معاشر نہ رکھتا ہو۔ یعنی اگر ایک شیک پابندی ضروری ہے انسان اپنے تمام اوقات ارشاد و پداشت کے کا عظیم میں صرف کرتا ہے اور کوئی دوسرا ذریعہ معاشر نہیں رکھتا۔ بلکہ معتقدین کے دینے ہوئے نہر الہ انس بھی است گزار اوقات کرتا ہے تو یہ ضروری ہیں کہ آپ اسے چیز درستگیری میں اور اس کی کامی کو حرام بھیرا دیں۔

**آنکھوں صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حیات رسالت معاصر اشادو ہدایت ہے** گزری ہے۔ کوئی ذریعہ معاشر آپ نے فرمائی تھیں فرمایا بلکہ رسالت کی تمام زندگی میں بے شمار درج و دنائیں نہ رکھنے کا خوار پر قبول فرمائے اور خروج کئے۔ اس نے یہ تو کہنا حاصل ت اور مگر اسی ہو گا کہ ہر رہ پر پیشہ دینے چوپری کے علاوہ کوئی ذریعہ معاشر نہیں رکھتا۔ اب تھا ماٹی اور حال دونوں میں بے شمار یا کاموں نے پری کو بطور پیشہ دیا جاہل کرنے کے لئے اختیار کیا ہے اس۔ تھے ظالیہ، حق کو انتہا اور سوچ جو بچھہ لازم ہے۔ رہنے نہ راستے اور پیشے کی رسمیں تو اگر ایک شخص ذاتی مخصوص کی مادتھوہ اللہ ارشاد و پداشت کے اخلاقی مخصوص کے سچے سکھے اور نہ راستے تو اس جیسے عظیم و مقاوم اس کام کے اشعار میں اگر اللہ تعالیٰ بندوں سے سچے سکھے اور نہ راستے تو اسی تو میر ہیں اس میں اعتراض و استجواب کی یا نگہداشی ہے۔ آخر انسان تو دوسرے انسان کو اپنی خود مستعد کے معاد فہمیں تھوا ہیں جسے سکھائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے معاوذه میں دولت عیسیٰ نہیں کیوں نہ سے کا اپنی مرضی درخواہش سے کسی کوہہ یہ اور نہ راستہ دنیا و بنا کے گونے کے اخلاقی نظام میں عبور ہے جو اہل اللہ کے معاوذه میں جسے جو سختے ہیں قیوں لگتے کے معاوذه کو ہم درست نہیں سمجھتے۔ مطرز طعن کے طور پر پیر و مسکے لئے جو کچھ بھی کہدی ہے آپ کی مرضی۔ لیکن

### بجواہت :-

اس ستد کا جواب ہر غصہ کی اپنی برداشت اور اہمیت اور قوت ایسا ہی ہے۔ جس کے نوٹ سے زبان اور اقدام کفر شرعاً جائز ہے۔ لیکن تائیج کوہا ہے کہ بے شمار اللہ کے بندوں نے اپنے دینی متنظیروں کی سکر ھونا لئا احمد ہی کہتے رہے۔ اسی وجہ اور اسی مجبوری ہیں حرام کھانا جائز ہونا چاہئے۔ لیکن بہت سے اپنے ایمان اس جواہت نامانہ ہیں المطلقة۔

یہی حال آپ کے میش کردہ معاملہ کا ہے۔ اگر اسلام ان ذلتیں بستاؤں اور صیتوں کے برداشت کی نسبت قوت رکھتا ہے جو جھوٹ لواہی سے ایکار کی صورت میں لائے اپنیں آئیں آئیں جسے کوئی اسے چاہت ایکار کا حق شامل ہے۔ اور اگر برداشت کی قوت نہیں رکھتا تو جھوٹ اگرچہ کافی ہو جائی اوٹی ہے۔ کیونکہ اگر جوں

وہ شخص جو کہتا ہے کہ اس کے بغیر دعا مقبول ہی نہیں ہو سکتی۔ یہ لزوم قرآن و حدیث آثار و تاریخ اور عقائد و فتوح کے بالکل خلاف ہے۔ رواۃ احادیث کا معاملہ تو مروجہ طریق فاتح حب بحث سے خود بذعت طیرا تو رسیلہ و اسطر کیس ہے؟

**سوال ۶۔ (ایضاً) بذعات**

کیا چالیسوال یا تجوید کرنے کا نہیں ہے؟ کیا چالیسویں یا تیجھی کا کھانا جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں اگر ہم تو کیوں؟ ذرا تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے۔ آپ کی بڑی ہماری ہو گئی۔

**جواب ۶۔**

چالیسوں اور تجوید غیرہ سب ایجاد ہندہ ہیں۔ نہیں تو کیوں اور ہاں تو کیوں؟ خوب صورت ہے مصروفہ شافی یہ سمجھئے کہ جائز استئن نہیں کہ قرآن و سنت میں ان کی کوئی اصل نہیں اور ناجائز ہیں ہیں کہ بندوں نے انھیں ایجاد کرنے کے شامل دین کریا ہے اور بسند و سکی دینی ایجاد بذعت کہا تی چہ جسے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد و فرادری دیا ہے۔

**سوال ۷۔ ازل علی حسن۔ گلستان۔ پولو**

یہاں پر گھوڑوں پر سوار ہو کر ہم کی کی طرز پر یک کھلکھل کھیڑا جاتا ہے جسے پولو کے نام سے سوسم کیا جاتا ہے۔ غالباً یہ وہی حمل ہے جسے تغلب الدین ایک لاہوری میں بھیتا پوچھوٹے سے کہ اور مرگ۔ اس جگہ کے شیعہ حضرات کے نزدیک یکیں گناہ کہر ہے۔ اور اگر کوئی اُدمی بھیتے وقت گھوڑے سے گر کر جائے تو اسکا جائزہ پڑھا بھی جائز ہیں۔

کیا فرمائے ہیں علمائے دین پنج اس سلسلے کے؟ کیا واقعی بھیں آپ کے نزدیک اُنمیہ کبیر ہے یا نہیں؟

**جواب ۷۔**

پولو کو اگر گلت اُنکی بھروسہ مان لیا جائے تو پولو کھلکھلے ہوتے مردے والے کی نمائی جزاہ کی مانعت آخر کو نبی شریعی دلیل سے ثابت ہوئی۔ شیعہ حضرات کا تو با امام ہی نہ لاسا ہے۔ ہم کہتے ہیں پولو کو کے اگذہ بکیرہ ہونے پر ہمی کیا دلیل ہے؟ ہم لوگ عب کے ذمرے میں شامل کرتے ہوتے آپ اسے ایک ناپسندیدہ اور غیر ثقة فعل تو ضرور کہہ سکتے ہیں۔ لیکن عصر کی نمائی پڑھ کر اگر ایک شخص ستر کھوئے تو پولو

ذکر کا تو میست و کلفت میں گھر کر یا خود کشی جیسے علیم گناہ کا مرکب ہو گایا بہت سے اور ناجائز سے آکر وہ ہوتے پر جبور ہو گا۔ خود وہ اور اس کے لاحقین سخت سنت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اور اس سنتہ اُنشد میں اقتتل۔

لیکن یہ اسی صورت میں ہے جب کہ خطراتِ محض خیالی نہ ہوں لیکن ہوں۔ خدا پر پڑا بھروسہ کرنے والے قوی ایمان کے لوگ اسی پڑا ظاہری کی پرداز کرنے ہوتے ہوئے مصن اور اخراجی اور اس کے بھروسہ پھر پا مردی اور عزیت سے کام لیتے ہیں اور دلکھا یا بزرگ بارہاں کا اعتماد علی اللہ حالات ظاہری کے برخلاف عجیب دغیری کرنے دکھاتے ہے۔

**سوال ۸۔ از وجہ بیگ۔ منع اگرہ۔ مذرا لغير اللہ**

کی فرمائے ہیں علماء دین و مفتیان شریعت میں اس سلسلہ میں یہاں ذر غیر اللہ کا کھانا حرام ہے۔ زید کہتا ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر جو فاتحہ دی جاتی ہے وہ کھانا حرام ہے ماوراء کہتا ہے کہ جائز ہو بلکہ ممنوع ہے۔

**جواب ۸۔**

لما نے پر فاتحہ دینا بدعا میں سمجھے اور نذر لغير اللہ کا کھانا قطعاً ناجائز ہے۔

**سوال ۹۔ (ایضاً) استعانت اور توسل**

خالد کہتا ہے کہ دعا مانگتے وقت یا فاتحہ دیتے وقت رسول اللہ کا داسطہ یا اُن کا اسیلہ پیڑا ناجائز نہیں ہے۔ اور ندان سے حاجت کی دھانکی چاہئے اور عادم کہتا ہے کہ دعا یا فاتحہ کے وقت رسول اللہ کا داسطہ یا اسیلہ صورہ ہونا چاہئے۔ بغیر اس کے دعا یا فاتحہ قبول ہی نہیں ہو گی۔ آپ پر اس کو مقر قرآن عدیشی کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ واضح کر دیجئے تاکہ تسلی ہو جائے۔

**جواب ۹۔**

وہاں آنکھوں کا اسیلہ اختیار کرنا نہیا ہے۔ بابرکت اور مفہیم ہے بشری طبکار اس حضور کو شرکیہ الہیت نہ کیا جائے۔ مثلاً اس طبع کہنا چاہئے کہ لے اللہ! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل سے سیری فلاح مراد پوری کر دے۔ یہ طریقہ اولیٰ اور انساب ہے لیکن لا رحمی نہیں۔ بکواس کرتا ہے

مجھیل تھے اور فراغت کے بعد شاہزاد مغرب ادا کرتا ہے تو ہمیں بتا یا جائے کہ اس نے شریعت کی کس اصل یا فرعی کا خلاف تھا کیا زیادہ سے زیادہ اپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ بھیں کافروں کا خصوصی بھیں ہے اس لئے حدیث نقشبندی کی رو سے ناجائز ٹھیکرا۔ ہم کہیں سے کہ حدیث نقشبندی ادا کرنا تھا آنکھ سچے کی وجہ پر ہمیں تھیں ایسی صد ماچیزیں ہم ادا کرنا تھا اسی وجہ پر ہمیں کے نزدیک عزم ہمیں اور فی الحقيقة اخیض عزم ہونا بھی ہمیں تھا اسی وجہ پر ہمیں دین کے نزدیک عزم ہمیں اور فی الحقيقة دقوسوں کی اماریت ہوتی ہے۔ ہم کہیں گے اگر ایسے ہے تو حرمت قارئ کے سبب ہوتی ہے نہ کہ برادر و راست پر لوزام ٹھیکرا۔

قارئ تو کسی بھی طالع نے کو حرام کر دیتا ہے۔ پولو کو حرام کہنے کی صورت میں ہم کی قطب بال کر ک

کیم سب کو حرام کہنا پڑے گا۔  
حالانکہ قرآن و حدیث سے  
ایسے ہو و نعیب کی صرف  
کراہت و نامزدیت  
ثابت ہوتی ہے حرمت  
نہیں۔

**سوال:** مدارنگ شاہ  
صلح اور نگ آباد دیکن،  
ختم، ۱۴۳۱۔ مجلہ طلبہ بہرتوں جلد دو ہر پانچ ماہ پر ہو جائیگا۔

**جواب:** اسلامی اور شاہ ولی اعلیٰ مکتبہ تخلی (یوبندر۔ بلو۔ پی)

ہندستان کے علماء سب سے  
پہلے ہندستان میں علم دین کا چارخ رون کرنے والے  
حضرت شاہ ولی اللہ حمدۃ اللہ علیہ ہیں میں کے عقائد" کیا ہیں۔ اور آج  
کوئی جماعت دلقویۃ الیمان کے شاہ نبیل شہید و امی جماعت یا "الوارث"  
ہفتہ واری۔ بھی کے مقدار حضرات مولا نما حاشت ملی صاحب بر بلوی کی  
جماعت یا "جماعت اسلامی" نام سے موجود جماعت، اپ کے عقائد  
سے قریب قریب تر عمل پر اے۔ جو بھی جماعت اپ سے قریب ہو گی  
میں دی چیختہ شناس اور ہمیں حق کی بیرہ ہو گی یا کیا ہے۔

**جواب:**

آپ کے سوال میں الجھاؤ اور ریہام ہے۔ دینی عقائد تو ایک

بحڑ خارہیں کس کس عقیدے کا ذکر کیا جاتے۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ  
الصلی اللہ علیہ رحمۃ الرحمٰن فی النّبی وآلہ واصفیہ وآلہ واصفیہ  
آئے، بلکہ اپنے علم و بصیرت کی حد تک انھوں نے انھیں عقیدت کو  
دنیا کے سامنے پیش کیا اور مددیوں پر یہی قرآن و سنت نے دیئے تھے  
کہ جن میں بعد کے لوگوں نے آئیں تو گردی تھی مولانا حاشت بر بلوی  
کی جماعت کے شفعت فیہ مسائل کا توہین تفصیل پڑھیں۔ البته شاہ  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور جماعت اسلامی کے اصولی عقائد و عقاید و عقاید  
کا علم ہے۔ ان دونوں کے درمیان ہمیں کوئی ایسی مدعیٰ صلی او رضا  
نظر نہیں آتا کہ ایک شخص دونوں میں سے

صرف ایک ہی کو منتخب کیا کے دوسروں کو  
نکار انس پر مجبور ہو۔ شاہ صاحب کی  
علمت و تھاہت اپنی جگہ مسلم

ہے لیکن ایک انسان کی

حیثیت سے اخیر شریعت  
اسلامی حصوم عن الخطہ  
نہیں اہم ساختی۔ اگر جماعت  
اسلامی کے کسی فریب اچھے  
افراد کو ان کے کسی خس

عقیدے یا طور و ظریف قرآن

صلح اور نگ آباد دیکن،  
ختم، ۱۴۳۱۔ مجلہ طلبہ بہرتوں جلد دو ہر پانچ ماہ پر ہو جائیگا۔

تو وہ قبے شک کہا جائے ممکن ہے کہ

اختلاف کے نتیجے دلوں کی دلیل نہ ہو سے یا

بعصیرت ناٹھی ہے یا ان کی غلطی کو روپی ہے۔ لیکن

یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان کا اختلاف کرنا ہی سب سے صحت اور حلال

شریعت ہے۔ ناس طبع کے بجزوی اختلافات متداول ہیں۔

قیادتیں قائم ہوئی ہیں کہ ان میں سے صرف ایک کے پیچھے چلا جائے

اور دوسرا کو رد کرنا لازم ہے۔

آپ کا جواب تو یہاں ختم ہوا۔ بطور تبصیرہ و توضیح اتنا کہنا ہم

مزدوری سمجھتے ہیں کہ دیکھا کار رحموں اور دین کے سوداگروں کی رہنمائی

ذمہ سرگزیوں کے خلاف تبصیری نقطہ نظر سے بعض اور باہم جماعت اسلامی

نے جو تحریری فہم شریعہ کی تھی وہ اپنی جگہ مفید اور سالمانہ ہونے کے

آپ کو حق ہے کہ اپنی چھوٹی می دکان مل و قوچ کی اہمیت کے پیش  
نظر سو پاہزادروپے اہوار کر اپنا ٹھاں ہیں۔ لیکن پڑی طلاق نہیں  
**سوال ۷:- (ایضاً) عذاب قبر**

جب یہاں جشن و گاسب کو لپٹنے اعمال کا حساب دے کر  
جنماز ملے گی تو ہر جن عذاب دینے جانتے کا حال اکثر قدر ہوں  
ہیں۔ شناختا ہے کیا اصلیت ہے؟ قبل فصل کے تقریب میں عذاب گیوں  
دیا جاتے گا؟

**جواب ۷:-**

عذاب آخرت نہیں تبدیل باشافت ہے۔ اور قبر نہیں بل  
حوالات۔ خدا غیر استاذ الگیمی آپ کو حوالات سے واسطہ نہ جائیگا  
تو اس کیوں کا جواب مل جاتے گا۔ براستہ خدا ایسی ہے تجھے بخوبی  
ہیں نہ پڑھئے اور ایسے کام کیجئے جو عذاب قبر کا خطرو ہی نہ رہے۔  
**سوال ۸:- از جھوم ملخاں بکاجی۔ پکڑ می**

زید کا مکان ہے بخوبی وہ مالک ہے۔ بلکہ کراپر پر رہتا ہے۔ حقیقی  
آسائش ملائی ہے۔ بکرا پسے اس حق کو پار رہا نہیں مالک۔ مکان یا  
وہ کان جو کو منقول کر دیا تا ہے۔ اب بکسر کے بجھتے دھیم اس مکان یا  
وہ کان پر تاہم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس انتقال میں بکسر میں سے کھص  
روپیلے کو قبضہ دیتا ہے۔ پر روپیلے عام زبان میں پکڑی کی دشمن  
کہلاتا ہے۔ انتقال کی دھوکہ ہوتی ہیں۔ مکان یادو کان معنیان  
تغیر کیا جاتا ہے یا بلا سامان کیا جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر بعد سامان  
اور باردار حوالہ ہوتا ہے۔ آیا یہ پکڑی جائز ہے؟

**جواب ۸:-**

جو مکان یادو کان ہم نے کرایہ پرے رکھی ہے اس میں رہائش  
نیچے لکھتے ہیں۔

"اُن تجویز کو میں اس لئے بھی صحیح سمجھتا ہوں کہ حقیقت ہیں  
سود غربوں کی جیب ہی سے آتا ہے۔ حکومت کا خزانہ یا بینک  
یا اشتریت کی سمجھی سب کے سود کا عمل شیع غربی کی جیب ہی ہے۔  
براءہ کرم مسلم کی صحیح سورت حال کو قرآن بستت کی  
روشنی میں واضح فرمائے۔

**جواب ۹:-**

مولانا سود ودی نے سود (ربا) کے مال دعا طیہہ پڑھی ہی

باہم و بھر ہدایتی اور انہا پسندیدھرات کی غیرہ مدد اور احمد تحریر دی  
نہاست فاطمہ صورت اختیار کر گئی ہے۔ ایسی ہی فاطمہ اور مکروہ صورت  
جو کبھی نہیں واسی سرمایہ داری کے مقابل اختیار کرتے ہیں۔ حشک  
دامتہ یا تاد انتہا نفس تصورت اور طریقت ہے۔ کے بغیر وہن اکھاٹے  
جاتے ہیں۔ حالانکہ ہم اسے خیال میں جماعت، مسلمی کے ارادے اپنے  
کا مقصود منشا تو نفس طریقت و تصورت کا مٹا رہیں بلکہ مٹو انتہا  
پسی نریا کاری بے عمل اور دینی سود اگری کو شناختے۔ اگر ہمارا  
حسن ملن خلطف ہے اور واقعی جماعت اسلامی تصورت حیکم اور طریقت  
و صرفت کی مخالف ہے درج کی حقیقت شریعت سے جدا کوئی ہیز  
نہیں۔ بلکہ شریعت اور علم دین کے ارتقائی مقامات دنائل ہیں،  
تو ما شیرم کہیں۔ گے کہ شاہ ولی اللہ کی قیلم اور جماعت اسلامی کا علم  
ہیں تصادم ہے اور حق و صراحت شاہ صاحب کی طرف ہے۔

**سوال ۹:- از جھوم ملخاں بکاجی۔ پکڑ می**

زید کا مکان ہے بخوبی وہ مالک ہے۔ بلکہ کراپر پر رہتا ہے۔ حقیقی  
آسائش ملائی ہے۔ بکرا پسے اس حق کو پار رہا نہیں مالک۔ مکان یا  
وہ کان جو کو منقول کر دیا تا ہے۔ اب بکسر کے بجھتے دھیم اس مکان یا  
وہ کان پر تاہم ہو جاتا ہے۔ لیکن اس انتقال میں بکسر میں سے کھص  
روپیلے کو قبضہ دیتا ہے۔ پر روپیلے عام زبان میں پکڑی کی دشمن  
کہلاتا ہے۔ انتقال کی دھوکہ ہوتی ہیں۔ مکان یادو کان معنیان  
تغیر کیا جاتا ہے یا بلا سامان کیا جاتا ہے۔ لیکن عام طور پر بعد سامان  
اور باردار حوالہ ہوتا ہے۔ آیا یہ پکڑی جائز ہے؟

**جواب ۹:-**

جو مکان یادو کان ہم نے کرایہ پرے رکھی ہے اس میں رہائش  
اور کاروبار کا حق ہمیں تو پہنچتا ہے۔ لیکن اس کو مالک کی بخوبی کو  
بپریزو مسودوں کو کراپر پر دیدیں اور ان سے پکڑی کی دھیم کرنا شرعا  
درست نہیں ہے۔ خود مالک مکان یا مالک دکان یا کوئی اگر کراپر  
کے علاوہ کوئی رقہ بطور پکڑی کے میں اگر آج کل عام دستور ہو گیا ہے  
تو ہمارے خیال میں پر شورت ہے جو جائز نہیں ہو سکتی اس میں دکان  
کے غل و قوچ کی اہمیت یا مکانوں کے مشکل سے متعلق کے بذر و فتو  
کی تادیل سے فال تور قسم یعنی کا جواز مدد اکیا جاتے تو ہم اپنی گے کراپی  
تادیل کی پشار پر کراپر تو زیاد دیکھا جا سکتا ہے رشتہ نہیں لی جا سکتی۔

کھوں دے گا۔ فقریں کو فلیر ایسی نہیں ہے کہ ایک ملک کیلئے خود فقرا حرام و محض ہوا صرف ایک نیت خاص کے ساتھ اس پر پرستی ہاں راجح تسلیم ہاتھ دبایج خیر ایجاد ہے۔

یہ کہہ دینا تو آسان ہے کہ ہنگامہ مودان لوگوں پر شرط کر دیا جائے جن کی حالت قربت قریب دی ہے جس میں حرام کھانا انسان کے لئے جائز ہو جاتا ہے۔ لیکن حقیقی دنیا میں اس پر کاحدہ عمل درآمد تمام سود و مول کرنے والوں کے لئے تقریباً حال ہے۔ جس حالت میں حرام کھانا شریعت جائز ٹھیک راتی ہے اُس حالت کے باشید مولانا مودودی نے غالباً بہت فراخدا نہ اور عالمیں نیز اندازہ قائم کیا ہے۔ ورنہ آخر کل کے بے شمار غرباً و مشرقیں یہی اچنڈی اس زیور تحریکت میں میکیں گے اور جملیں کے وہ بھی بیشتر ایسی ایمانی حالت میں ہوں گے کہ حالت احتفاظ اور کا بقاوت مددوں سے نہ پا میکیں گے۔

بہر حال ہمارا قیاس یہ ہے کہ سرمایہ داروں کے پاس سود کی رقم چھوڑ دینے سے جس درجہ خاندہ سرمایہ داروں کو پختا ہو اس سے کیوں درجہ زیاد نقصان مسلمان کو سودی رقم و مول کرنے سے پہنچے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ایک نہایت خلص اور نیک نیت شخص واقعہ غرباً پروری کی غاطر سود و مول کرنے کے اپنی تکمیل کیا راعت الشکر کے شباب اور عذاب آغزت سبھ کی جاتی۔ لیکن یہ نیک نیت صرف ہمیکوں اور دیکھاؤں ہی تک کیوں محدود رہے گی۔ یہ تو اعلیٰ درجہ مدد و نصاری سب سے سود کی و مول یا جائز کردے گی۔ بلکہ جو مسلمان یہی رقم کا سرمایہ دار ہو اس سے بھی موقع پڑنے پر سود و مول کو تادرست ہو جائے گا۔ درجہ خاندہ کسی بھی ملک یا انتظام دار الحکومت کوئی ہو سے سے پہنچے مسلمانوں کے لئے کسی بھی کافر سے سودی لین دین متفق بلکہ طور پر جائز نہیں۔ اور مسلمانوں سے تو دار الحکومت بھی نہیں۔

”سو غریب ہی کی جیب سے آتا ہے۔“ یہ دلیل سود کی و مول کے جواز کے لئے کافی نہیں ہے۔ ایک ڈاکو کو کچھ غریبوں کا روپیہ نوٹا ہے تو سو سالی کے کسی بھی خرد کو یہ حق نہیں۔ خدا کو ۱۰۰ اس ڈاکو سے یہ روپیہ چین کر دیکھ گر غرباً میں مانے طریقہ پر قسم کرنے والے ہمیکوں سے یہ دنیا کی اخلاق اخیں کو واپس کیا جا سکتا ہے۔

اوپر میں تجھ کے ساتھ کلام کیا ہے وہ اگرچہ اپنی فلیر آپ ہے لیکن سود کی رقم لے کر غرباً مسلمانوں پر خرچ کرنے کا جو فیصلہ انہوں نے دیا ہے اس سے ہم متفق نہیں ہیں۔ اس طرح کے فیصلہ میں وہ تمہاری ایسا بدلکھلائے تباخیں ہیں سے بہت سے حضرات اسی راستے پہنچے ہیں۔ لیکن اس سے برخلاف اسے رکھنے والوں کی بھی کمی نہیں پہنچاری ایجادی دلیل یہ ہے کہ سودی لین دین کی حرمت اُنھیں قطبی سے ثابت ہے۔ حشکد وہ قرآن جس کے احکامات و فرائیں کے خصوصی مذاہب ایمان دا سے ہیں نزولِ دھی کے زاد میں وجود ہوئے دا سے کفار بھی اسرائیل کی شکایت کرتا ہے کہ ولی خدا ہم الہ بود قد نہوا عنہ گویا بھی اسرائیل کے لئے بھی سود ممنوع خدا حدیث میں (جس کا متفق تذکرہ ”سود“ ہے) موجود ہے۔ سود کی حرمت اس درجہ پر شدید و مکمل اور عبرت اک الفلاطیں پائی جاتی ہے کہ دیکھ کہار شفا چوری زنا و غیرہ کی حرمت کا ذکر ایسے الفاظ میں نہیں ملت۔ آنحضرت نبیؐ احادیث میں دار الحکومت میں سودی لین دین کا ارشتمان فرمایا ہے وہاں بھی یہ نہیں فرمایا کہ دلو جائز ہے گا۔ بلکہ فرمایا کہ وہاں مسلم و حربی کے درمیان دلخونی ہی نہیں۔ تجھے یہ طرز بیان بھی دار الحکومت میں مسلم و حربی کے درمیان سودی معاملت کو جائز کر دتا ہے۔ لیکن اس نیں ایک طبیعت ارشادہ اس بات کی طرف یقیناً ہو کر لبقو التتر تعالیٰ نے ہر صورت جس اور حرام ہی قرار دیا ہے یہ الگ بات ہے کہ بعض خصوصی حالات میں ظاہر ہیں ظفرتے نہدار فو قی المیقہت دلخونی ہے اور معاملت درست ہو جاتے۔

متکی دلیل یہ ہے کہ حرمت دلخونی ایسے کے زمانے نزول میں مسلمان ہمیشہ شکار افلاس نکھلے اور بھوکی طور پر ان کی تنگستی آج کے بھوکی مسلمان معاشرے سے ہمیں بڑھی بھوکی بھی پھر بہت سے مسلمانوں کا سود ہے دو نصاریٰ کی طرف بھی نکلتا تھا لیکن ہاخت بالکل اور حرام ہوئی جس میں استثناء اور رخص نہیں چھوڑا گی۔

قابیلی حکاظ یہ امر ہے کہ مسلمان اگر ہمیکوں سے صرف اس نیت سے سود کے کاٹے غیر اپنے قیس کر دے گا تو اس نیت کو مخفی سینہ کے باعث دیکھ گر اتوام قدر شایر کھینے لیں گی کہ مسلمانوں کو نزولیک سودو لینا جائز ہے۔ ملاوجہ ازیں نقد اور حلقہ مسلمانوں کا یہ طرز مسلمان ماذل مسلمین کے لئے ہنگامہ سود و مول کرنے کے جواز کا مانتہ

سے اس دستور کے ماتحت قرض دیتے اور اس کی وصولی کرنے آئئے ہیں کہ دو من یا جو صریوت ہو، غلط ابھی لے جاؤ اور اپنی صریوت اس کے ساتھ کرو۔ کامکس کے اندر جب غلط کی تالگ ٹیڑھے گی اور اس وقت جو درستگھ کا، اسی حساب سے مجھ کو قیمت ادا کر دے گے۔ اکثر یہ قرض چار دفعہ ہے پسندیدا جاتا ہے۔

بخلاف اگر کوئی دفعہ سے بردقت ادا نہیں ہو سکی تو اس کے ساتھ یہ بھی شرط طے کر لی جاتی ہے کہ اس روپ سے عومنہ بھول کے تباہ شدہ موقع پر تم سے اُسی وقت کے موجودہ بھاؤ ہی سے قدر یہ کا تھیلاً اس کو اس طور سے بھاگ جائے۔ بلکہ آئے دن ہمارے ہاں کوئی کچھ برادر ہوتا ہی رہتا ہے جو اس کے تھیں ہیں چار من دھان دیا گی۔ اُسی وقت دھان کا بازار تھے من تھا۔ کامک کے تھیں ہیں اُکر میٹھر من ہو گیا۔ اور پھر اگلی صل کی تیاری کے موقع پر کچھ روپے من ہو گیا۔ اب اس حساب سے چار من کی قیمت مطلع رہ پے ہوئی اور پھر اُن تالیں روپے کا دھان آٹھ روپے من ہوتا ہے۔ چھ روپے من کے حساب سے۔

اب جگہ اس سال پاکیں آپ کا بازار بہت کچھ گزیکا ہے اور یہاں کے ساچے کاروں پا سرایہ دار ہم کے لوگوں ہیں ذخیرہ کے تباہ و بریاد ہونے کے سبب کافی تشویش دیدہ تو اسی بھیلی ہوئی ہے کہ کامک کے تھیں ہیں اور زیادہ بازار کا شرخ گز جائے گا اور جس کے باعث تم لوگ کافی خسارہ ہیں پڑ جائیں گے۔ اب اس کے افسادوں کی تدبیریں یہ سوچی گئی ہیں کہو صریوت ہو فلڈ اس وقت تم لے جاؤ گیو کنک عذر چار پاچہ تھیں کے لئے اُدھارے رہے ہو اس سے اس وقت کے اکر کیٹ بھاؤ سے من آٹھ یا چھ روپے تراکم قیمت لوں گا۔

مثلہ کامدوں میں شکار سے معطلہوں من تک تھا اور اُدھار والے کو بھینہ سے لمحہ سے من تک کو دیا گیا۔ یہ ساری تاریخیت ہماری نگاہوں کے ملنے بھیٹھے گردش کر رہی ہے۔ سخت حریت میں پٹا ہو رہا ہوں۔ جب کہ میں اس کے اندا چھے خالصہ دیندا داعلیا فتح حضرات کو بھی لگھے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ ذرا جھگٹ کھوس نہیں کرتے۔ ٹری دیجہ دلیری سے یہ کاروبار اسی جنم سے رہے ہیں۔ بلکہ اسی کے ساتھ ساختاں لوگوں کے یہاں یہ بھی حامم طور پر واجد رکھ رہا ہوں جوں مولیٰ تھیں کہ غلط کو کچھ اور قیں قرآن کو غلط کو کچھ

لیکن سود کے معاملات میں تیزیں اور غیصہ ناممکن ہے۔

حال کلام یہ ہے کہ چار سے نو یا کہ انہا در جو کی محصوری کے سوا سودی معاملت کسی بھی نیت سے جائز نہیں للہی کہ اس الحیر ہو۔ سوال ۱۶۷۔ از خریدار میٹھا نام و پر نامعلوم۔ پیغ فاسد

زیغ مظلوم ہے۔ بکر سے مشرط لگانی کا اگر تم نقد کیڑا لوگے تو ایک روپے گز دیں گے۔ اگر اُدھار لوگے تب ایک روپے دو آن دیگئے اگر ایک ماہ میں وصول روپے تب اور زیادہ دینا ہو گا۔

البھی صورت میں کیا زید کچھ مواغذہ ہیں گرفتار ہو گا۔ دفعہ ۱۶۸۔ کہ زید تاجر ہے۔

### جواب ۱۶۸۔

اس طرح شرط کر کے بچ کرنا جائز ہیں۔ البتہ اکر بغیر شرط کئے اُدھار لینے والے کو کچھ زیادہ قیمت پر بچے تو ہماں نہیں ہے۔

سوال ۱۶۹۔ (الہم) رفع یہیں وغیرہ

رفع یہیں وغیرہ سمجھ کر کتابوں میں بھی بخاری و مسلم وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ پھر یہ مسخر کبوں ہوتے اور ان کے ہونے نہ ہونے میں بحث کیا ہے تفصیل سے لکھیں۔

### جواب ۱۶۹۔

اس کی طویل بھیں آپ و دسری کتابوں میں دیکھئے۔ جملی ہیں نہان کی گیاں اس ہے نہ صریوت۔

سوال ۱۷۰۔ از عبور علی رفاقت نامعلوم

عمرت پیدھلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مرض کے دن کرنے کے بعد قربت چالیس قدم دو رہا کہ تمام لوگ کھڑے ہو کر ماتھ پڑھتے ہیں کیا پھر قیچا تر ہے یا ناجائز اور کہتے ہیں کہ تمام لوگ بعد مرض قربت چالیس قدم دو رہتے کے بعد قدر سے پوچھ ہوتی ہے۔

### جواب ۱۷۰۔

چالیس قدم ہڑت کرنا تحریکی کی اصل قرآن و سنت میں نہیں ملتی۔ لہذا احتراز لازم ہے۔ البتہ بعد مرض سے پوچھ ضرور ہوتی ہے۔

سوال ۱۷۱۔ از قرار الہدی۔ صلح در بھگن۔ سود

ہماسے اور گرد کی تیوں میں سرایہ دار و ساچوں کا قسم کو لوگ پس پنپے حلقوں پا پڑے اس کے صریوت مددوں کو غلط ایک عرصہ کیسے

سے لے پر دانہا دیا ہے اور دنیا کے معمولی فائدوں کی خاطر  
ہم آخرت کا ہر یہی سے ہے یہیں ہذا بیان کرتا ہے۔  
سوال ۲۔ مجاز اختر حسین۔ شاہ آباد۔ نماز و قبر۔  
عقلیٰ شکر و رحمنیوں میں تین رکعت کی صافت و قبر ہیں۔ اب سوال ۳۔  
ہے کہ دو ترکو عاشقی تین رکعت کہہ کر نیت کی جامعیت یا صرف و ترکہ کہ  
جب کہ دو ترکی نماز شب کے آخری وقت میں پڑھنا صحیب ہے۔ اور  
غائب احمدی شب تک حشائش کا وقت ہے۔

## جواب ۱۔

دتر کی نیت اتنی کافی ہے۔

”نیت کرتا ہوں ہیں تین رکعت نماز و قبر“  
اگر وقت عشا کا انتہا فرستے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن نہ  
کرنے میں کوئی قباحت بھی نہیں۔ کیونکہ دو ترکا صرف یہی وقت واحد  
ہے جس کی وجہ سے العباس و لشائیہ کا کوئی اسکان نہیں۔

## سوال ۳۔ (ایضاً) جماعت

کیا ضروری ہے کہ جب دعا میں ایک بیان میں نماز پڑھیں تو  
نماز پڑھانے والا بائیں اور مفتادی وابستہ ہو؟ اگر اس سبب تو کہیں  
طرف کھٹکے ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں باہمیں جبکہ ایک شخص نہ  
کی نیت کے کھڑا ہو گیا ہو اور دوسرے طرف جگہ نہ ہو۔

## جواب ۲۔

دو خصوصیں کی جماعت میں امام کا بائیں طرف کھٹکے ہو نہ ہی ضروری ہے۔ جو شخص تھا عازم پڑھ رہا ہو اس کے قریب کسی اور شخص کے  
نماز پڑھنے والے امام حضوری ہیں جلستے کا جو دلہنہ ہے باہم کا سوال پیدا ہو۔ یاد رکھنے امام حضور اعلیٰ مانسے بن کر ہے یہ نہیں کہ  
پہلے تو تھا نماز پڑھ رہا تھا اور دوسرے مانسے بن کر ہے کوئی نماز نہ تو  
جماعت پڑھنے چاہئے۔

## سوال ۴۔ (ایضاً) چھم قربانی

ہمارے یہاں ایک مکتب ہے جسے الحکومت کے  
لئے فرمیا ہے جس میں ہی۔ ایم۔ سی۔ سے منظور کردہ کرسکنڈ پہنچانے  
جوتی ہے اور جھوٹے پوکوں کو قرآن کی تجھی تعلیم دی جاتی ہے۔ سیم اور  
سرکاری جواہ ملتی ہے۔ مگر اس مکتب کی تعمیر و مرمت مانسے کے ذمہ پر  
اب سوال ۵۔ ہے کہ نیسے مکتب میں جہاں تھی اور قرب دوسرے کی وجہ

مندوں کو دے دیا کرتے ہیں اور فصل تیار ہونے پر اس کے عرض  
عمردہ فقرہ صول کریا کرتے ہیں۔ مثلاً لوگوں مجھے کہ کوئی سدا۔ یا مردا  
فرض دیا گیا دھان کی فصل کی تیاری کے موقع پر دھان صول یا سا  
جانا ہے۔ کوئی برابری نہیں ہے تو کوئی کچھ زائد کر کے ان سب امور  
پر اسلامی نقطہ نظر سے بحث کے ہماری الجھن کو صاف کرنے کی  
کوشش کیجئے۔ اس سے بہت سے لوگوں کو فائدہ ہے۔

## جواب ۳۔

درختار۔ مالیگیری اور دیگر کتب فصل میں تصریحات موجود  
ہیں کہ قرض دینے ہوئے انجام پر زیادتی حرام ہے الگ وہ ایک میں  
ہے ہوں۔ مثلاً ایک من گھوں فے کر سوان و ایس لینا۔ اور بغیر  
زیادتی کے بھی خرید و فروخت حرام ہے۔ الگ تباہ درست بدست  
ذہنی میں مثلاً ایک بوری گھوں دے کر یہ کہنا کہ کل یا ہمیشہ بھر رکھ  
ایک بوری سے لوں گا درست نہیں ہے۔ اسے فقی اصطلاح میں  
تباہ کہتے ہیں۔ بمالیت قرض البتہ ایک بوری گھوں کے بشکے  
ایک بھی بوری گھوں را اپس لینا درست ہوگا۔

چھم قربانی آپ نے بیان فرمائیں وہ فقرہ میں اسی بیان حاصل  
ہے۔ اگر انھیں قرض پر محوں کیا جائے تو وہ ایسی ہے۔ ”فضلِ زیادتی  
 تمام فقراء کے نزدیک سود و خیر نہیں ہے اور بیچ سلم پر محوں کیا جائے  
 تو ان دفعت کے نقدان کی وجہ سے اسے بیان لانا ممکن نہ ہے“  
 مبادر میں فضلِ زیادتی، اور فرمایا اور ایک شنی کا فالب ہونا ہدودی  
 حرام میں جب کہ مبادر میں جس کا ہو۔ مثلاً گھوں کا گھوں سے۔ اور  
 یہ جس نہ ہوں مثلاً گھوں کا جواریا یا جرس سے تو فضل تو جائز ہے  
 لیکن لیسا عطا نہیں۔ پیش کردہ صورتوں میں ایک تو فضل اور سی ادون  
 مدنوں ہیں اور کہیں فضل نہیں تو اسی سے۔

کم قیمت جیسے کاڑیا دہ تیت میں والی غیر میں سے شاخ جارکا گھوں  
 سے ادھار تباہ درست نہیں ہے۔ بیان درست بدست ہو تو کی اور  
 زیادتی درست ہے۔ چاہے ایک من گھوں کے عرض میں من جواریا  
 یا بارجے سے۔

ای مسائل کی تفصیلات تمام کتب فصل میں موجود ہیں اور اسکے  
 باوجود تعلیم یافتہ حضرات کا ان میں آنودہ ہونا سو سے تھی کے اور  
 کیا کہا جاتے۔ بات یہ ہے کہ دنیا پرستی اور فضائیں بھیں شریعت

# صحیح بخاری شرفِ مکمل اردو

جہاں تک ہمیں ہم ہے اُنچھے الکتاب پسند کیا اے اللہ (قرآن کے بعد سب سے زیاد تجویز کتاب)، بخاری شریف کا مکمل اردو ترجمہ آج تک کہیں شائع نہیں ہوا، پہلی اور نہایت ہمارکوش ہے جو صحیح المطابق (کراچی) سُنے کی ہے، اما بخاری کی جمع کردہ ترجمہ آج تک کہیں شائع نہیں ہوا، پہلی اعتماد ترجمہ، پاکیزہ طاعت و کتابت سے اچھے سلیمانی کاغذ پر "مکتبہ جعلی" دیوبند حاصل کر سکتے ہیں، تین حصوں پر مُشتمل ہے، جنکی جموی قیمت هر فوجی میل رہی ہے، مبدأ معمولی درجنہ جلد ستائیں ہو پے، جلد پختہ درجنہ جلد تیس پڑی، چھٹا لالگ الگ بھی طلب کر سکتے ہیں، اس حدودتیں نی ۱۰۰ روپی (محلہ پختہ گیارہ روپی)۔

**موطا امام مالک ترجمہ (عربی مع اردو)**

سالہا سال امام مالک نے ہر کسوٹی پر پر کہ کراچی جمع کرنا حاجت سے اختاب فرمائی مسلمان عالم کیلئے موت کیا، یہ کتاب اصل عشرتی بالاعراب اور اس کے مقابل اردو ترجمہ از علامہ حسین الدین ماں شیخ ضروری فوائد اس عمدگی کے ساتھ طبع ہوئی ہے کہ اس تک اس خوبی سے اس کی طباعت و کتابت کا حق ادا نہ ہو گا، صفات ۲۷۰۔ کاغذ علی گلزار، پر یہ بلا جلد بارہ روپی مبدأ معمولی تیرہ روپی (محلہ پختہ پورہ دہ بیٹھے)۔

چھپہنرا سے نائل احادیث شیخوی کا پیشہ ہائینہ

**مشکوہ شرف (اردو)**

حدیث کی گیارہ کتابوں بخاری، سلم، ترمذی، الجداود، ابن ماجہ، نافیٰ، سند امام احمد، من مامالک، امام شافعی، بیهقی، اور مدارجی کا عطا، اس کتاب مشکوہ عربی کی تمام احادیث کا مکمل ترجمہ ضروری تشریکات کیا گیا ہے، اونھا شیخوی ہی عنوانات تائیم کر دینے کے ہیں، دو جلدوں میں کامل ہے، کاغذ گلیمی، ہر یہ بلا جلد سول روپی (مقدار اعلیٰ بیٹھنے روپی)۔

بندہ پاک کے دریخانہ وی۔ یہ اور تھارڈ لارڈ کی بندہ شہ کے باعث کتابوں کی امد و صرفت میں

**حضوری نوٹ** اس شدید دشواریاں ہیں کہ نہیں کہا جا سکتا کہ کا اور کو کہ تعلیم ہو، لہذا شاید یعنی اس موقع سے جلد ایجاد فائدہ اٹھائیں کہ اس وقت مکتبہ تبلیغی نے یہ کتاب فراہم کر لی، ہیں۔ ختم ہوئے پر قیروانہ انتظار کا شکار ہو نا پڑے گا.....

از عبدالرشید  
چینی امداد و دکن

# مسئلہ مذکور کا ماضی اک حوالہ

## ماضی

**جھوٹ** ایسی مذکوروں سے اسلامی تابع بھری پڑی ہے کہ اگر گدن پر تواریخ کھدی اگئی بڑے سے بڑا منصب جاتا رہا دولت و حاکمداد ہاتھ سے بکل رہے۔ لیکن مذکوروں نے جھوٹ بولنا کو ادا نہ کیا۔ انہوں نے شیخ لفظ نامہ برداشت کئے، ملکی محی کی حامی کی کی ادا نہ کی روپر و جھوٹ ہنسی بولا، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جھوٹ تمام بولائیوں کی جگہ ہوتی ہے۔ اور تیامت کے روز آپ دیکھیں گے کہ اتنے پر جھوٹ بولنے والوں کی کہانی کا کتنے ہوں گے۔ جھوٹ پر خدا کی لعنت ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو کبھی ہمارا نہ ہے۔ ہنسی دیتا جو جھوٹ اور ناشکرا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ لگنے والے کے لوگ جھوٹ ہرگز ہرگز شوبلتے تھے۔

**غیرت** ایک شخص ایک بزرگ کے پاس مالیت سرگی اور بوجوایی میں آیا اور کہا جو سے ایک سخت گناہ سرزد ہو گیلے ہے۔ اُس نے کہا زنا کا مرکب ہوا ہوں۔ بزرگ نے کہا اخذ کا شکر کروں تو ذرگی اضا کر شاید تم نے کسی کی شہرت کی ہے۔ مسکارا دو فعالیت ارشاد فرمایا کہ غیرت زندگی سے شدید ترین گناہ ہے۔ غیرت کریں والے سے تعلق قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مردہ بھائی کا گلوشت کھلکھل کر مترادف ہے۔

## حال

آج کل ہزاروں ایسے مسلمان موجود ہیں جو زادہ اور باخیر کی فائدہ کے جھوٹوں پر مستانہ فوائد کی توقع پر قليل معاوضہ عمالتوں میں جھوٹی گوئی دیتے ہیں۔ دو کاندر کا کب سے دو کاندر کا ساستے، شاگرد اسٹاد سے طالب علم اپنے ماں باپ سے (خہمومائیاں میں کے معاملہ میں) چھوٹا بڑے سے ایک نمازی دوسروں نمازی سے، داڑھی والا دوسرا داڑھی والے سے، اسیروں غربی خرض ہر شخص کم و میش غیرت میں بدلناظر آتے ہے۔ جو کچھ سے وہ بغیر حقیقت کے سیاں کر دینا بھی جھوٹ ہیں داخل ہے۔ لیکن کئی ایسے پر جھیں اور اسی سیلانے میں لطف آتا ہے۔ آج جو دیکھو جھوٹ ہی کی فزانروالی ہے۔ لوگ کچھ ہیں صاحب جھوٹ بولے غیرتی بھی تو نہیں بھرتا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے تحفے سے یہ کامات ہیں کہ جھوٹ ہرگز کہو اور آج مسلمان کوئی سے جھوٹ بولنے پر پابند ہو گیا ہے۔

اس ذاتیں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جو صحیح سے شامہنگ کی دفعہ اپنے دوستوں اور عزیز دوں کی غیرت نہ کرتا ہو۔ جیب دفعہ اپنے بیوی ملئے ہیں اور یا ہم اگتفکو کر رہتے ہیں تو ان کی گفتگو کا بیشتر حصہ غیرت پر مبنی ہوتا ہے۔ بادشاہوں کے دو باروں ہیں، امراء کے دو باروں ہیں، عوام و دارالحکومت کے اجلاسوں میں، علماء اور مشائخ کی محبتوں میں خرض ہر گھر میں غیروں اور شناساؤں کی غیرت ہو رہی ہے۔

# ماضی

"سلام! لوگوں کی نسبت بہت گمان کرنے سے بچا کرو۔ یکو نکلی بعض گمان داخل گناہ ہیں۔ اور ایک وہ سرے کو خستہ کرنے والیں ہیں ذرا کرو۔" اسی کی بنار پر جامعہ اسلام اپنے ان چیزوں سے دوسرے بہت۔

**احترام مسجد** احترام مسجد ابھی سے آن کارنگ بدل جاتا تھا۔ تمامِ ذمہ داری اُمور کو بھول جلتے تھے اور بہت

ایجاد کرنا خلافی قرطہ جس کو سمجھیں تھے اپنے بندوں کے مکانیں۔ حضرت مصطفیٰ مدینہ اسلام اس شخص کو مسجدیں درج کر بیٹھنے سے بدل کر تھے جو اصحاب سے ناداقف ہو، ایک رفعت آپ نے ایک شخص کو مسجدیں بیٹھے باہم کر تھے کہا تو آپ نے اپنی چادر کا کوڑا بنایا اور کر کر بھال دیا سب کو۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ حب کی کو سمجھیں بلکہ آزاد سے بتاتے تھے تو اپنے لوگوں سے اور فرماتے تم جانتے ہو کہاں بیٹھے ہو سمجھیں بیٹھا ہوئے گویا اللہ کے سامنے بیٹھا ہوئے تھے۔

# حال

ذروارِ اس گناہ سے حضرتوں میں نہ عورتیں، نہ جوان نہ بُوٹتے، غیرت زندگی کا جزوں نہیں ہے۔ ایک خاموش ہو جاتا ہے تو وہ صراحتی محسوس کر کے غیرت پر مکاتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں حضرت کو ورثتہ معاشر ہوتے ہیں اور کوئی لیے ہیں جو غیرت کو یا ساست بھتھتے ہیں۔ لئے سمجھیں لا اپنی جگہ اور کام فرمائیں گئی ہیں۔ ایک اسلام علیہ مسجدیں وہ سرے مسلمان کی غیرت کرتے ہے۔ دُنیوی امور مکر سے زیادہ سجدہ میں اُتھے ہیں۔ وہ چند روپوں کی طرف اپنی بند آزادی کے خلاف تقاریر کرنا ہو تو سمجھیں کہ سربر کھٹے جو کہ بند آزادی کے خلاف سے تقریر ہیں کہ جاتی ہیں بخوبی جعلی بلوں پر شری طوفی طویل بیٹھنے پڑنے لگی ہیں۔ سخت الفاظ کا تجداد ہوتا ہے۔ تھے کو بعض مقامات پر اپنی بھی بُوگی ہو گئی۔ کیا یقین کے ساتھ پہنیں کہا جاسکتا کہ کوئی اسلام پر بخوبی اپنے کرتا کہ وہ اللہ کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ درگاهِ یوسفیہ کی مسجد میں لوگ خلار پڑھتے ہیں اور بالکل ہی پچھے قوالي ہو رہی ہے۔ چلنے کے درمیں رہتے ہیں۔ غور توں کا اثر دھام ہے مگر نظر باری میں خوش ہیں۔ سمجھتے تھکتے ہی یا لکھتے ہی یا لکھنے میں کلام زبانی پر آ رہا ہے۔ لوگ مسجد و میں نہ لائے کے لئے اُنہاں کو خود صورت کے لئے اضافی حاجت کیلئے آتے ہیں۔ مگر تارکو۔ آج اسلام کے طریق سمجھ کا احترام باقی نہیں رہا۔

لئے اسلام "یاد شیخ اپنا پنادیکھ" دالی مثل پر تھی سے باہدھے۔ اشار تو بہت اتفاق و اعلیٰ جذبہ میں ہے۔ ہمدردی مطلق نہیں باقی جاتی۔ سمجھوں کا چند میلے کے لئے مددوں صاحبِ گھر تشریف لاتے ہیں ایں ایں ظاذ من چپلیتے ہیں۔ ایک اسلامی ملک پر یہوک کے نارے اپنی رنگ رہا۔ اسے دوسرا دیکھ کر انجان ہو جاتا ہے۔

رہنمے ملکت گھروں اور دیکھنے کا اڑاؤں میں چیاروں میں چیار لشست کی وقت بچے مسلمانوں میں ہمدردی کا مطلق مادہ نہیں۔ ایک اسلام بھائی اس بات سے خوش ہے کہ دوسرا اسلام بھائی رکھتے ہیں اسے ہو گی بازی اور دیکھنے کو وہ بیس پسے باقی کل طرح ہیا جاتا ہے۔ مگر لشست داروں کی مدد کے وقت آنکھوں میں آنسو آتے ہیں۔ پڑھ سی اگر فاقہ کر رہا ہے تو اسلام انجان ہو جاتے گا۔ اشاروں ہمدردی کا جذبہ مطلق ہاتی ہیں رہا۔ اب صرفت "اپنے کو آپ اور دوسرے کو تو" کا زمانہ ہے۔

# ماضی

**ایثار** اجنبی ہوکر کتو تپڑنڈ خی سماں خاک و نون میں خلطان ٹپے ہوئے تھے۔ ایک شخص ان کی بیوی والد دیکھ کر پائی کہ ایک پیارہ بھر کر لا جب بہ دہ ایک زخمی کے پاس پہنچا تو اُس نے ہماد مرست شنید کی پیاس

بچاؤ، جب دہ مرست کے پاس گیا تو اُس نے تصریح کیہا کہ طرف اشادہ لیکا۔ غریر کی سے بھی پائی ہے اُن کی اور اس کی جب وہ شخص تسری زخمی کے پاس سے لوٹ کر دو مرست کے پاس دوبارہ پہنچا تو وہ جان بہش تسلیم کر چکا تھا۔ بچروہ پہنچ کے پاس گیا تو وہ بھی ختم ہو چکا تھا۔ آخر تیریز کے پاس آیا۔ مگر وہ بھی ختم ہو چکا تھا۔ اس طرح تاریخ اسلام کے اوراق کی درق گردانی کیجئے تو ہم ایثار کے بیش بہا نہ فہمیں ہیں۔

**ابراہیم تصوف اور علماء** [حضرت ابیر ایم طہوش قرطائی] میں کہ صوفی کا پیال اُس کی تحریک ہے، نکیہ اُس کا ہاتھے اُس کا خزانہ۔ ابراء پر تصوف اور علماء نبوی عین جماں تعالیٰ ہے۔ علماء مشائخ پہنچنے کی خصیصہ تھے۔ ایسا تھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کو تذکرہ

بہترین امراء وہ ہیں جو فقراء کے پاس آتے ہیں اور بدترین فقراء وہ ہیں جو امراء کے پان جاستے ہیں۔

علماء کو پہنچنے بادشاہوں سے تھوت رہی۔ اولیاء اللہ جو شیعہ بادشاہوں سے گورہ ہے، بھروسی حکومت کا ذریعہ تھا۔ نادان علماء نے بادشاہ کو نعل اللہ بنایا تھا فریخ پیر حضرت شیخ کلم اللہ شاہ جہاں آبادی کا ہمارہ احیقتہ منتخما اُس نے لٹکی کئے ایک بڑی جائیداد قفت کرنی چاہی، لیکن آپ نے علم و حکم سے جمع کی ہوئی دولت کو قبول کرنے سے مامن انتکار کر دیا۔ ابوالتحیث فرماتے ہیں کہ ہم نے علماء اور فوجوں کو دیکھا ہے کہ وہ تمام رات نہیں سوتے تھے۔

# حال

آج صوفی ہو یا حالم روشنی بیاس پہنچتا ہے۔ قالینوں پر پہنچتا ہے۔ اسی روز عکلوں میں رہتا ہے۔ شایانہ ساز و سامان فراہم رکھتا ہے جو وہ اپنے  
میں پہنچتا ہے۔ امن اک و جاہزاد کا الکب مبنجا چاہتا ہے فلسطن فتوی دے کر بجور توں سے شادی کر کے جاہزاد ہٹرپ کرنے کی لگریں رہتے ہیں۔  
بنکوں میں اُس کے حساب کھلے ہوتے ہیں۔ وہ خوبصورت ہر یوں پر بر قی پنکھوں کی ہو ایں سوتا ہے اُس کے دستروں پر مرجون عشد اُسیں  
چھپتے ہیں۔ اگر وہ مرشد ہو تو فریعہ کے پاس مرض کی بریانی کے سوا نہیں کھانا۔ سیلہوں سے ریکارڈ ہاگ منتلتے ہے۔ بینا جنی کا نوک سکنڈ شو  
کے ذریعہ پورا کرتا ہے۔ امراء سے ملبوہ اپنی اقتدار کو نہیں دیتا ہو جسے لوگ اُس سے پاس کر دیجئے گے۔ اُس سے دیکھا تو اس کی خوشی تو خوش ہوتا ہے اپنی جاہت کو  
خوش کرنے کیلئے فلسطن فتوی دیتا ہے۔ عوام کو بے وقوف بناتا ہے۔ شادی ہسیاہ کی تقاریب میں دُنیاداروں سے بھی سبقت ملے جائیں گے اُس  
کرتا ہے اپنے پاس سے خرچ کی گئی رقم کو فلسطن فتویوں سے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

آج سماں نے رہبائی کو اپنا شمار بنا لیا ہے۔ متناقی یہی صدر پڑھ جکی ہے۔ امراء و بادشاہوں کے درباروں میں ٹپے بڑی دعیاں  
شرافت و ایمان میں پہنچ دیپے کے لالجھیں کسی کسی ایمان فروختی اور خدمتی کی کرتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ امیر و کوچک کھر رہا ہے وہ حکم خدا اور عالم  
کے خلاف ہے۔ لیکن اندھا خوشاد اُس کی ہاں ہیں ہاں ملتے ہیں۔ کسی عالم میں اتنی ہستہ نہیں کہ بادشاہ کے محل کے خلاف آواز بلستہ کری۔  
مالا نکر جانتے ہیں کہ علی قرآن پاک اور حدیث شریف کے بالکل خلاف ہے۔ جانتے ہیں کہ تمام جماعت خلف و وقت پر پڑھی جا رہی ہے، مگر کوئی  
علماء بادشاہ کے اس غلط فعل کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا۔

## ماضی

**حق گوئی و بے باکی** [جب حضرت علیؑ فلسفیت پر اور تہام و مسلمی سلطنت ان کے زیر گنگی چوگئی تو ایک دن انھوں نے مہر خطبه ارشاد فرمائی تو تم میرا کیا کرو۔ یہ سیکھ تھا ذریعہ میں تھا اور اسی طاری میں ہبھرا یک شخص اٹھا جس نے تواریخ میں مکال کر کے اس کے شفایت کے خلاف تھا اور کیا کریں گے؟ ہم اس تواریخ سے جدا نہیں گے۔

حضرت ابراہیم اور حم ایک مرد علیؑ اربعہ میر و نور رحم کیلئے چلے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد ایک کنیت اسی ستر پر آزدہ اور خواہش سے مجبور ہو کر سوگئی۔ جب حضرت لوٹے اور دیکھا تو فرط فہر و جلال ہیں طاچور اُس کے دھار پر رسیدیکا۔ لیکن گھر اکڑا تھی اور پہنچنے لگی۔ آپ نے سنسنی کی وجہ دریافت کی۔ کنیت کے کہاں بھے ایسا پڑھنی آرہی ہے کہ کجھ رنگ اس شاہی ستر پر سونے کی وجہ ایک طاچور میں ہے جو حصہ میں آیا تھا جو حصہ کو مستقل طور پر بارہ چھینے اس ستر پر آرام کرتا ہے معلوم نہیں۔ لئنہ طاچور اس کے حصہ میں آئیں گے۔ حضرت امام حسین علیؑ کی خاطریہ بائی سے لاکر کشید ہو گئے۔ قرآن کو مخلوق پہنچ کے لئے باشنا ہوں نے علیؑ نے قلم توڑے مگر علامہ حق و بے باکی سے اپنے عقیدے پر جم کو شہید ہو گئے۔ اشاعت اسلام کے شروع شروع ہوتے مسلمانوں کو تکلیفیں دی گئیں مگر وہ حق ہی پر اپنے ہے۔

**خش گوئی** [اللہ تعالیٰ بُرُّی بات پکار کر بکھنے کی سند نہیں کرنا یہ سورہ قصص میں ارشاد ہے تھے کہ (جب وہ مسلم) بیرونہ باشستہ ہیں تو اسے من بھر لیتے ہیں۔ پہنچ کے لوگ کبھی زبان سے غش کام نہیں نکالتے تھے۔ کیونکہ خش گوئی بھی ایک ملن کا بدترین عمل ہے۔

## حال

بجز دھکراں کا مسلمانوں کے تعامل سے بھی ایسا دیر ہو گیا ہے کہ ملازمت کے دروازے بند کر دیئے جائیں ہیں۔ کبھی مسلمانوں کو تھیفعت کی زد میں لاگر بھروسہ گار بنا یا جار بنا ہے اور پھر شہ حقی کی تحریک زدود ہوں ہے۔ دیکھتے کہتے مسلمان پیش کی خاطر اپنا ایمان صیحہ صلاحت رکھتے ہیں، یا حکومتیہ ہیں، پسلی اور کاروں کے کوار پر نظر ڈالتے، مقبروں سے پیسہ اور زمانے کے ساتھ ساتھ چلتے کے لئے مسلمان اور کاروں نے ہندو اور مسیحیوں کے نام رکھتے ہیں۔ گویا وہی پسپکی ناطرا ہی ان جیا جاہر ہے۔ حید، آہاد کے کئی موز مسلم مطرانوں کی عورتوں نے ہندو دوست شادی رچالی ہے۔ بعض مسلمانوں کے کوار اسستے پست نظر آتے ہیں کہ معمولی سی نوکری اور خوبصورت عورت کی خاطر یا لالجہ میں ایمان حکومتیہ ہیں۔ ہر طرف سن تھی، روپا ہی، ضمیر فرضی کا بازار گرم ہے۔ بہت کم ہیں جو حق گوئی کو شمارناہی ہوتے ہیں، خوش گوئی کو حصہ کا اور صنانچہ نہیں کی جاتی ہے۔ ادنی سے لیکر اعلیٰ تک، ایمر سے لے کر غربی تک، اچھوٹ سے لیکر بڑے تک، طالب علم سے لے کر استاذ تک، مرید سے لیکر شدائد، رکشد پلانے والوں سے لے کر موثر جملے والوں تک۔ غرض ہر کوئی خوش گوئی میں لذت حکموں کرتا ہے مسلمان، خلائقِ الہی والے خوش گوئی میں بجا ہیں۔

کچھ میں نے اخبارات اور ذہنی رسائل کو شکوہ پر پہنچے دیکھا، ہم خوشی خوشی رسانی اور اخبارات کو جن میں قرآنی آیات اور حدیث فرم بر ہوئی ہیں۔ شیرخی کی مکانات اور نیوں کی مکانات پر پہنچنے والے لوچنے کو جن شکوہ کے عوض فراغت کر دیتے ہیں۔ ہمیں اتنی بھی توفیق نہیں ہوتی کہ اتنا حصہ خسیل تہذیب رسول کی ہاتھیں فرم بر ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ ان کا خدا کی بیرونی ہو گئی۔ یہ کچھ کے کی نذر ہو جائے گے۔

## ماضی

**بسم اللہ کی بحکمت** حضرت خود عالم اکابر مکار و مشائخ وقت نبیر تھے اب کی اب افی زندگی کی تعلق کھا ہے کہ آپ ایک روز بھر سوں آپ نے ٹھہرایت ادب و علم سے اس کاغذ کو سراں کھوں سے لگایا۔ اور حبیب کوئی پاک جگہ اس کا غدر کو محفوظ رکھنے کی زندگی تو آپ نے اس کو کھایا اسی نات خواب ہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے ہمارے نام کی نزدیک کی ہم نے تھے پر حکمت کے دروازے کھوں دیئے۔ لوگ مجھ سے شام تک اور بھر شام سے مجھ تک جو بھی کام کرتے اُس کے شروع میں بسم اللہ کہتے۔ کھانا، چینا، اٹھنا یا میٹھنا، سونا یا کہیں جانا ہو یہ سو ماں کا وہ رکھو گیا وہ اللہ کو یاد کرتے تو انہوں نہیں یاد کرتا تھا۔

**غرضی کی عترت** حضور پر نو جملی اللہ علیہ السلام کو امیروں کی نسبت غریبوں سے زیادہ رغبت تھی۔ آپ کے نزدیک بڑا بھی شخص تھا جو متفق ملاقوں میں پہنچ کر ماسکین کی امداد کرتے۔

**سادہ زندگی** حضرت حفصہ خبی اللہ عنہا ہے پوچھا گیا آپ کے ہاں حضور صلیم کیسے بھروسے پر استراحت فرمایا کرتے تھے۔ امام المؤمنین نے جواب دیا ایک شاخ کا مکدا اضافہ کیا اور اس کے پیارے کو یاد کرتی تھی۔

## حال

لئے ہم جو بھی کام کا ج کرتے ہیں کبھی بسم اللہ سے اُس کا انتباخ نہیں کرتے جس طرح ہم اللہ کو بھروسے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ بھی ہم کو یاد نہیں کر رہا ہے۔ فیض نے جیس کچھ اس طرح رد نہ شروع کر دیا ہے کہ ہم ان چیزوں کو اگلے زمانے کی بات سمجھ لیتے ہیں۔ جس کا تجھے ہو رہا ہے کہ لئے ہستیں اٹھتی چل جا رہی ہیں۔

آج ہر طرف غریبوں سے نفرت کی جاتی ہے۔ اگر کوئی اپنے پیٹھے پر اسے کپڑے پہن کر سی حفل دیکھوں جائے تو دھنکار دیا جائے گا اور اگر وہ شخص اپنے شرط اور میلوں پر پہن یا کم از کم پہنون میں چھوٹے تو وہ عزت دار ہے۔ ہر جب وہ دار اس بات میں غریبوں کو کہا ہے کہ اسکے سامنے لوگ مستانتہ صفت باشندھ کھوئے رہیں۔

لئے مسلمان اپنے لئے عالیشان پیلے تعمیر کریں گے۔ وگاچو گل انفع مال کرنے کیلئے گلیاں بنائیں گے۔ باورچی خانہ کی الماریاں چاندی میں ہیں کے برتاؤ سے بہرہ زیں جو چرخ کوئی مل رکھنے کئئے۔ ریاضی جیسٹر خریدا جاتا ہے میں وہ سترت کے لئے قوال مٹوالیں سیناں اپل وغیرہ وغیرہ ہو جو دہیں۔ سال جیچ کرنے کی طرف پوچھیں کھنٹے تو جو ہے ہیں۔ انھیں خوشی بھی الگ بکروں میں لا کھوں روپرہ موجود ہو۔ پڑوسی الگ فاتح کر رہا ہے تو ان کے ٹھہری پر راستی پکے گی۔ سامان سوپرس کا ہے کل کی جنریں۔ کامال ہے۔ اسلام کے نام لیواں کامال ہے کہ جدگر زمین مال کرنے کے لئے اپنے خیالی عالمیوں اور قریبی رشتہ اروں پر مددالتوں میں مقدرات دائر کرتے ہیں۔ فضول خرچی بھی خیز اور سادہ زرع کی کام مضمون کے خیزیں کر دے گیا ہے۔

## ماضی

حضرت سائیں کا بیان ہے کہ وہ ایک روز خدا کوں کے ساتھیں ہے تھے کہ ہرور سے دنیا میں اللہ علیہ وسلم کا اُدھر سے گزد ہوا، حضور مسلم نے اُڑ کوں کو سلام کیا۔ حضور آفاقت دو عالم کو سمجھیں ہیں کی طرف تو وہ نہیں ہوتی۔ اور اپنے یا اپنے اہل دین کی اس اشکان کے لئے زائد از صدور دست مال رکھنا پسند نہیں کیا۔ حضور اقدس مسلم کی درویشا نہیں تندیگی اور غربہ باندگزرا اوقات کا یہ عالم تھا کہ ہمیں ہمیں بھر جاؤں گے۔ حضرت عائشہ کی سادگی کی تہبیہ تھی کہ جب آپ بیت المقدس میں داخل ہوئے تو پیشان تھی کہ قلم اور کاغذ پر سورتا اور آپ اسکی مکمل پکش ہوئے پڑے آئے ہے تھے۔

**پابندی نماز** [بھی آپ حکم حکماں نماز پڑھنے کیلئے بدلائی ہوئے تھے] — حضرت امام زین العابدین ایک روزگر پر ناساریں مشغول تھے کہ اتفاق سے گھر میں الگ الگ کی لوگ چاروں طرف سے شور پھلتے ائمہ بار بار عرض کیتے تھے یا لاؤ یا ہم رسول اللہ علیہ السلام اسدا مسکن کا شغل ہے۔ آٹرال جگہ تھی، لوگوں کے پوچھتے ہی راستے کہا جبکہ آتش و نذر کی ایسی جسمیت فالب تھی کہ دنیا کی اس الگ کا گھوڑا ہے بھی نہیں پہاڑ حضرت امام ابو عینیہ نے چالیس سال تک رات کو اپنی کمرتی سے نہیں گلکی۔ ساری رات فوائل پڑھا کرتے تھے۔ شیرخواہی مرتکھے کم اللہ وجہ حاضر کا تصدیک کرتے تو آپ کے بدن میں لرزہ ٹڑھاتا تھا اور رنگ تیز ہو جاتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ "فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باقیں کرتے ہوئے اور نماز کا دانت آہاتا تو آپ سن بھیجیں ہو یا پستھ تھا اور شہر آپ کو۔ بھی تم اٹھ کر نماز کی ادائیگی کیلئے چلے جاتے تھے۔

**عصمه اور عضو** [لیکن حضرت نے خلیل کے بھائی اس کو آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہو کہ جنت اُن لوگوں کیستے تھیں اُن کی ہے جو حقیقی ہوں اچھا کرو اور بُوندیدہ خرچ کرنے ہوں۔ عصمه کو ضبط کرنے ہوں۔ لوگوں کے ضمود و محافظ کرنے ہوں۔]

## حال

نماز برپالن و ماتقل مردوں کی پڑھنے ہے۔ نماز اگر مدد اکوئی مسلمان ترک کر دے تو وہ دین کو اپنے ہاتھ سے کھو دے گا۔ نماز اسلام کا اپلا رکن ہے۔ نماز مسلمان کی معراج ہے۔ لیکن رب جلتے ہوئے بھی اُج مسلمان نماز سے غافل ہیں۔ نماز کے بہترین اوقات سینما ہال میں گزر لئے جاتے ہیں۔ حضرت مولیٰ فاضلہ فرازیہ تھا کہ اگر عبادت و ریاست میں ارادہ "تو جو جلد ہوا و شوق کے بیجانے مخصوص مادت کام کوئے گلے تو نہ عبادت عبادت رہتی ہے۔ دریافت ریاست۔ آج مسلمانوں کا حال کم و بیش ہی ہے۔ نماز کا پڑھنا ایک عادت ہے جو یاد ہے اور ادا ہے تھے تو جو نجذب ہے تو شوق۔ ہم عادت سے مجبوڑ ہو کر نماز پڑھ سکتے ہیں اور اپنے ایسی کو اسیں زیادہ دلچل ہے۔ آج ہائے پاں کا نئے سنتہ ایسی ریکارڈ اُنگ اور دیسے ہی ہبہ و عصب کی خارکی پسختہ زیادہ ہیست ہے۔ اس زمانے میں ہم اپنے بُونگوں اور انخنوں کے ساتھ تاقابل ہو داشتہ بتاؤ کر رہے ہیں جو ملی تعمیرات پر مان پڑھ جاندے تھے ہیں۔ سلطان یا پھر بیرون کریتے ہیں، بعد عاصیتے ہیں، ایسیں مزراں بنیتے اور بد کلائی سے پہنچنے آتے ہیں۔ جھانی جھانی پر جہران نہیں ہے۔ ایک دسرے کے خون کا پیا سلہ ہے۔ صرف بہمنہ بھی کافی ہے۔ بات کا بتنگر بننا کہ اس پر علم تو نہ ہے بلکہ میں۔

# مسحہ مسناز مرکٹ

## از مگا آبن العرب ملی

علم بہریں بلکہ صرف بزرگوں کی ایک معاشری ترکیب ہے۔ مگر صدر صاحب بزرگوں کی اس ترکیب کو منطقی نقطہ نظر سے آج کل بھی جالوں مکروں توڑا اور پونڈ کی پوچھا سب سے زیادہ اسم اور صدوری قرار پائی ہے بیکوں کو قبول آپ کے جب معاشری اہمیت کے ہی پیش نظر بزرگوں نے گاتے کی تقدیم و خلقت کو مندرجی فریضہ پھر را توڑا اور پوٹھہ صاحبان کی اہمیت تو نصوت معاشری ہے بلکہ معاشری سیاسی جنگی قانونی جنسی اشتراکی اور ورزائی وغیرہ بھی ہے۔

لقرے کے آخر میں صدر صاحب نے فرمایا:-

”ہمیں آج کے دن گاکے کی سیوا کا ہبڑ کرنا چاہئے،  
جو تقول وہاں تا گاندھی ہمیں آپ چیات مجھی ہے۔“

”آپ چیات“ کی نسل پوچھتے۔ آج کل تو والہا بنا سیتی بھی آپ چیات“ مجھتھا ہے۔ بے تحفہ اکی تیر منی بھی ”آپ چیات“ مجھی ہو زیر پا اور گورنمنٹ کی راستہ داری بھی ”آپ چیات“ مجھی ہے ”آپ چیات“ اس کو پوچھنے کے سوال ہے۔

بلکہ یون گھنٹے کے بعد میں آپ چیات کا بخرا کا لامبہ بھر رہے اور اسی لئے اگر گھنٹے مالکی چینڈا لکھ کھالیں ہر سال بیشی ملکوں کو بیج دی جاتی ہیں تو ہم کے پنڈت نہرو کوئی رُکاوٹ نہیں دالتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ سندر بیمن سے چند ٹولنکل جائیں تو سمندہ بیمن کی نہیں آتی۔ شاید اسی لئے بعض غرضی اسی لوگوں کو اندازی ہے کہ پنڈت جی نے اپنے تازہ دورہ چین میں گوٹاما کی کھابیں سپلا فی کرنے کا ہمیں کوئی تجارتی معاہدہ نہ کر لیا ہو۔

۹ نومبر ۱۹۵۴ء:- یادش تحریر: ربیع الاول کا چین ہے ہر سال وہی

کوئی نہیں:- دی سیکولر اسٹیٹ رائٹریو ہجارت  
کوئی صراحتاً صدر جناب ڈاکٹر راجندر پر شادتے آں انڈیا ریڈیو کی  
ایک تقریب میں فرمایا:-  
”صدورت ہے کہ موشیوں کی اہمیت کا احساس پیدا  
کیا جاتے۔“

حالانکہ جناب راجندر پر شاد کی راجد نانی میں گائے کی اہمیت  
کا احساس ایشور کی کرپسے اس حد تک پڑھ چکا ہے کہ بارہ اس سال  
پر ہماشہ جا جان تسلی و فراست سکت کی شفت اٹھائی تھیں۔ تب  
صدر صاحب کے اوپر والے ارشاد کو یادوں کی قلمیں الشان بے خبری  
بھیجیں باہر ان کے نزدیک گلے کی خاطرات تک جو کارکنے کے انجام  
دینے لگے ہیں وہ کافی نہیں ہیں اور بھاری تک سرکاری میڈیا اسٹری جنیت  
سے وہ جتنا کو مزید جاؤ رہی ہے مگریں اور مزید کھل کھیلے کی دعوت  
کے لئے ہیں۔

آپ کہیں گے کہ ڈاکٹر صاحب نے تو صرف ”موشیوں“ کا ذکر  
کیا ہے تھوڑی سیستے ”گلت“ کی بحث کیوں؟ تو اس کا جواب بھی  
ڈاکٹر صاحب ہی کے الفاظاں میں سنتے۔ فرماتے ہیں:-

”ہمکے ملک کی معاشریات میں گاکے کو جو بنیادی  
اہمیت جاں ہے اس کے پیش نظر یا مر جان کوئی نہیں  
کہ چاکے آبازادے اسے ”لشودھن“ کے تحفظ اور قری کے  
اقدامات کو چاکے لئے تیرہی فریضہ قرار دیا تھا۔“

دیکھ لیا آپ نے موشی کا مطلب۔ اب من سینتا ہیں کہ بعد  
سے ”گاکے“ ہی ہونے لگا ہے۔ خیر! تو ہمکے محترم صدر نے اعتراض کیا  
کہ گاکے کی پوچھا اور اس کی خلقت و تقدیم کی تھیں یا آسمانی کتاب کا

خنفر ایں کوئی کوئی کو تہبیت بالفایر تھی توں پر دیدیتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ نے اپنی ایک نعمت درجہ کے ذریعہ بھی ایک بچے سے منی ڈائرکٹر کو محیا گئی تھی جس کے ساتھ ایک بفضلِ حظی بھی لکھی تھی چند سطحیں بیٹھنے۔

جناب ڈائرکٹر صاحب احمد احمدان اپنے کریم طلبے سنبھال کر صوفی آدمی ہوں۔ فلموں کی خرافات سے مجھے کوئی رنجی نہیں گر کی ہے مجھے خواب ہے کافی کاشد کے ذریعہ استاد زار صوفی فنا فی اللہ کی شہرت دی کہ اسے نادان اٹھا فلم والوں کا حال ارزل ہے مگر ابھی اور گناہ کے بادل گھر گئے ہیں۔ اپنی ایمان انگریز شہروں سے ان مگرا ہوں اور اگر ہوں کی اندر کی کمر اور بے خبر ضلیل لوگوں کے کافوں میں ہٹائے ہوئے ہوں سبقتِ ڈال مالک دلوں کو فور اور دو ہو کر میراں ہو تو حاصل کلام یہ ہے کہ قدوی اسی خدا فی حکم کی تعلیم میں ایک ذہر دست نعمت خاصہ خدمت کر رہا ہے۔ اس کی قدمت تو لینا یہ حرام گھٹا ہوں الجست نذر اشکے طور پر آپ نذرِ عینی آرڈر کچھ بیج سکتے ہیں۔ چند باتوں کا لحاظ رکھنے کا۔ ایک تو یہ کہ اسے لایا شمشاد تھیم سے گوائیں کیونکہ ان کی آواز میں دہ سوز و لگانے ہے جو صوفیت کی جان اور قلشد روں کا ایمان ہے۔ پھر پہلک عورتوں ہی کی پیاری آوانہ سے زیادہ متاثر ہوئے جتنا اپنے بلکہ لگائی ہی برکت اور وہ حانیت پھیٹ گی۔ دوسرا ہی کہ مالک میں وائلن تر ہوئے ساز کا فراز سے اس سے نعمت کے تقدیم کو تقصیان پیش کا تھیس۔ یہ کہ گانیوالی گاستے گاستے کچھ آنسو بھی پڑ کا دے تاکہ دلی سوز و لگا انتہا ہو۔ ہم لوگ تو یہ کام بیان پیاز اور سرچ وغیرہ کو کوڈ لیتے ہیں۔ آپ کے یہاں ملنے ہے کہ لکھریں سے یہ کام الیسا جاتا ہے۔ الگ لکھریں میں شراب کا جزو ہو تو اس میں بھی کوئی قباحت نہیں۔۔۔۔۔

اس فصلی خطاگی پر صرف چند طریقیں ہیں، ایسی جی کی سو طریقیں

کے مجلسوں اور ٹھلوں کا زور زورا ہے۔ خاکسار مابین العرب کے ساتھ آپ بھی ایک بھل میں بچہ ہیں کچھ نہیں۔

یہ شاندار پہنچ ہے آپ برقی ٹھلوں سے بقدر نور بہ دیکھ ہے ہیں تقریباً دس ہزار سوپے ہیں تبارہ ہوئے۔ یہ شپے عوام اوقیانوں سے بھی ہوئے۔ یہ کن خصوصاً پاپنگز اور کی رقم حاجی فقر الشہنشی کی عطا کردہ ہے۔ ان حضرت کا ایک مقدمہ کسی سال سے بینک والوں کو چل رہا تھا۔ گذشت چھینہ یہ جیت۔ گے اور سود کے بارہ ہزار لپکے شخص دھول ہوتے علاوہ ازین اس سال قبل ایک سیر سو ناجی سے واپسی ہے عرب سے لائے تھے اور منتہ مانی تھی کہ الگ سرکاری ڈاؤن وکی عقابی انکھوں سے نجی کریں صحیح سلامت بھارت پہنچ گیا تو ایک بزرگ و پیشہ رواہ خدا میر دیو گے۔ اب سیلانہ بھائی کے ہم صاحبے ہمچایا کا اللہ اور رسول تو اصل ہیں ایک ہیں۔ سبھی کام کا پردہ یہج یہ ہے۔ اہمدا بیلاد النبی ہیں دیناراہ خدا ہیں اسی دینا ہے حضرت کو یہ کہہ ہے پسند یا اور وہ بزرگ بلکہ پالیخ بزرگ بزرگ عطا کر دیا۔

دیکھتے ہیں سمشی داڑھی ولے بھاری بھر کم موری صاحب جو بس دادی عصما باغ ہمیں لے گئر پر گرم تقریر ہیں پڑھے ذہر دست چاہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سال کے بارہ ہیئتے ہیئتے جاۓ کے بھتی کلکتہ اجیسے تاپور جید آباد وغیرہ بیلا دوں غرسوں اور ہندوں وغیرہ میں خود کو گھٹتے پھرستے ہیں اور سکنڈ کلاس کا گرایہ وصول کرنے کے باوجود عاجزی اور کفایت شماری کے طور پر بخڑ کلاس ہی میں سفر کرنے ہیں۔ سفر خراج کے مظاہر مغض سود و سو اور لیتے ہیں۔ اتنے کامو قیع نیو ٹو کم پر بھی انہی ہو جاتے ہیں۔

اور دیکھتے ہیں صاحب جواہی نعمت پڑھ رہے تھے ائمہ مندی ہوئی داڑھی پر خیال نظر رہیے۔ داڑھی تو محض اس لئے موجودی ہے کہ بھاری جمہورت ہیں بہتے ہوئے قم پرستی کا تقاضا ہی ہے کہ حضرت سیرت کے اقتداء سے ہماری کی سب قوموں کو اشتراک دیکھائیں کی طرف پڑھنا چاہئے۔ نعمت آپ غب بکھتے ہیں اور عیروں وغیرا عین کو خانہ زپڑھنے کی نوبت آئی ہے تو ایک مکمل نعمت مانوں سے پہلے اور لیکن بعد میں تانوں تباہی تباہ کر کے خاصل سیلانہ بھائی کے لئے خزادان میں رکھ چھوڑتے ہیں تو یہی آپ عام طور پر جو نجیں بکھتے ہیں وہ بھی بخی توں کی پیاری کو کبھی وحیدین جان ریڈ یونیورسٹی کو کبھی صوفی

بھلی۔ ”آپ کے گھر آجائوں۔ دنیا کیلئے ہے مگی۔ پانچ سال کیا کہیں؟“  
حضرت کے ڈاٹھے پشکیں پڑ گئیں۔

”کیا کہ سکتی ہے دنیا۔ ہمارے بارے میں، ہدگانی کی زیور ادا فتنے  
میں جائے گا۔ سیکم کل پانچ سالکے ریسے عاریں۔“  
پھر بھی پرسن کا اینیان نہ ہوا۔ تب، ہنور پھر روپڑی اور  
خسر میا۔

تمہاری مرغی ہے اُرہ ہناز چاہو تو حب جو چلہے ضرورت کی  
چیزیں یعنی آجایا کرو۔ یہ تو یہ سے نہ سکھل ہے کہ کوئی رقم تمیں گھشت  
نہیں تو ایسا یہ روٹی سالن تسلیم کر جس سے ضرورت لے جائیداد۔

**ارنو مہر شمعہ** ۔ طلاق ہے کہ اب اسراش ڈیا رہنٹ کو گواہوں  
میں پڑا ہوا ایک لاکھ ننانے سے ہزار کا گیہوں اور جو کا اٹاک ناقابلی  
خوردی فرادر سے دیا گیا ہے۔

”نم شکھجے۔ ابھی وزیر خوارک جانب قدوامی صاحب کو مدد  
خوشنے ہی دن ہوئے ہیں۔ اس کا نہم اٹاک کو اعتیاٹ کے ساتھ  
گوداہوں میں دھرا ہے جیکے امید ہے کہ سال جھے ہیئت گذنے پر یہ نہ  
صرف قابی خوردی ہو جائے گا بلکہ اب سے کچوری ادا قسمی بھی ہو جائے گا  
اور جس طرح پرانی شراب زیادہ پسندیدہ بھی جاتی ہے اسی طرح اس پر اسے  
گیہوں اور جو کو نیاز ہے پسندیدہ وہاں سے نہ رہی فرادر سے کہ اسکو غصوں  
لرخنک داؤں کو دریش بھلکت اور قوم پر ورد خیر کے خطابات مطاکو  
ماہیں گے۔

یہ ایسید کچھ ہر انہیں ہے۔ بلکہ آپ اپنی قریب کو ریکارڈ  
اٹھا کر دیکھتے۔ جو گیہوں امریکی کے کندم اور ناقابلی استعمال سے اس  
شے کر رہے ہی کھاتے ہیں ڈال دیا تھا وہی ہندو پاکستان کی ٹھاں انہیں  
موری اور داعظیں۔ ان کی آنکھوں میں جو رہ آنسو آپ بات بات  
پر دیکھتے ہیں تو یہ پیاسا یا گلیسرین کا کار نامہ ہیں۔ یہ کوئی حقیقت ہیں  
آپ دلی سوز و گد از اور رفت و لطافت کے باعث ہر آن چیز کو رو  
سلکتے ہیں۔ ابھی چند ہی روز کی بات ہے پرسن کے میاں کو کچھ ہیں  
تین ہو گئی تو پس من آپ کے گھر آئی اور وہ کوئی عرض کی کریں بے سہارہ  
رہ گئی۔ اکھاں سے کھاؤں گی۔ آپ فرم گئے اک دم روپڑے حشک  
والا ہی ترہ بھی جیکلیں یعنی ہوتے فرمایا جاؤ ان میسرے گھر آ جا چکے  
ہیں۔

**ارنو مہر شمعہ** ۔ وزیر شری گلزاری لال نندہ نے کہا کہ:-

”اس بھت نگارنے کیجی تھیں۔ مگر ہر اہم اتر کتوں کی بندی نی اور  
نافرمانی کا خواب بھی نہیں دیا۔ قائل شاونکی میں تک مختلف  
فلسیں دیکھتے ہیں، روپڑو کے ریکارڈ سخت ہے کہ شاہید ایسی نعمت  
سختے میں آجاتے۔ مگر نہیں آئی تو ایک رہبر دست تہذید نا سر  
ڈاٹر کر کوئی جھا جس کے چند جگہ یہ تھے۔“

”تم سعد در جبید دین ہو۔ جیسیں جنم کا آٹھواں طبق  
نسیب ہو گا تمہاری مدد میں کیڑے پڑیں گے۔ یہ شری  
پیاری علمت جعلی میٹھے ہو۔“  
اوہ دیکھتے ہیں دھنہ و بھائی مسٹر گنٹ اور کس جوش د  
خوش کے ساتھ نقید اشعار پڑھ رہے ہیں۔ حاضرین جھوم اٹھتے  
ایک نے دسرے سے کہا۔  
”واہاہ ایکاشان ہے مکی ولے مولائی۔ اپنے قول پر  
غیر بھی تعریف پر مجور ہیں۔“

ساتھی میٹھے ہوتے خواجه کو لرخنک جلطی ایک مصری پر  
جھوم کر جیچے۔  
”لیا کہنے ہیں تمہارے۔ انشاء اللہ اسی ایک سصر کے  
لطفی جنت میں جا چکے۔“

مسٹر گنٹ نے سکر اک آداب عرض کی اور صرف کوئی پاہ  
بار پڑھ کر جمع کو تظریاً بقطع شروع کر رہے تھے کہ فریب کوئی مشجع  
آذان کی آواز آئی۔ وہ خود ہی ذرا اڑک گئے تو مولوی کی منت اللہ بوجے  
”پڑھو بھائی پڑھو! آذان سے زیادہ مقدس اور  
ضروری کام پور رہا ہے۔“

احمد دیکھتے۔ یہ ہیں حاجی عبد الفقیر لہری۔ ٹھرے ہی زبرست  
صوفی اور داعظیں۔ ان کی آنکھوں میں جو رہ آنسو آپ بات بات  
پر دیکھتے ہیں تو یہ پیاسا یا گلیسرین کا کار نامہ ہیں۔ یہ کوئی حقیقت ہیں  
آپ دلی سوز و گد از اور رفت و لطافت کے باعث ہر آن چیز کو رو  
سلکتے ہیں۔ ابھی چند ہی روز کی بات ہے پرسن کے میاں کو کچھ ہیں  
تین ہو گئی تو پس من آپ کے گھر آئی اور وہ کوئی عرض کی کریں بے سہارہ  
رہ گئی۔ اکھاں سے کھاؤں گی۔ آپ فرم گئے اک دم روپڑے حشک  
والا ہی ترہ بھی جیکلیں یعنی ہوتے فرمایا جاؤ ان میسرے گھر آ جا چکے  
ہیں۔

سالھر ہزار مریض موجود ہیں۔“ کوئی معاشرہ نہیں۔ یہ کراچی کی موجودہ آبادی کا تقریباً چار فیصد ہے۔ الگ کوئی زیادہ پہنچ اکثر عجین کرے تو معلوم ہو گا کہ صرف کراچی بلکہ سائے پاکستان کی آبادی سالھر صرف فیصد ہی کوئی طبع کے ہلک امراض میں گمراہ ہے۔ ان مرضاوں میں سے جند کے نام یہ ہیں:-

صومبائی احصب۔ یہ میں زرد۔ حرض جاہ۔ جنی افساط و تفربیت۔ ننگاپن۔ جا لمیت۔ ان مرضاوں کے مرليتوں کا خاص تیرہ ہے کہ اول تو کسی داکٹر حکم کے لکھنے سے وہ ان کا وجہ دیکھ لیا ہے۔ کرتے اور اگر کرنا پڑ جاتے تو انھیں مرضاں نہیں ترقی پسند ہیں۔

تو حاصل کلام یہ ہے کہ پاکستان سرکار کو حق دغیرہ کے مرضاوں کی بخاری تعداد دھلاک کر کچھ نہیں امریکن ڈاکٹروں اور امریجن دعاوؤں کی درآمد کا ہملاہ توں ملتا ہے لگوں تا سور پاکستانی قوم کی نہیں میں وس رہے ہیں ان کا دواہنیں ہو سکتا۔

۲۳ ار نومبر ۱۹۷۵ء:- ایک معاصر ار فہرست کی اشاعت میں خبر دیا ہے کہ-

”کھڑک پوریں ایک مسجد کو حکومت نے اسلامیہ بنایا۔ پر جو خادیا کو غریب سلطان اس کا میکس نہیں ادا کر سکتے تھے۔“

یہ سوال کہ مسجد پیلس کیسی جھوڑی حکومت میں اضافت کے طبقاً ہے سبق تعلیم یا کوئی جمعیتی بزرگ حل کریں گے۔ اور یہ نکتہ بھی کہ مسجدوں پر میکس لگ جلنے کی مورثت میں کوئی ملک کس حد تک دار الحبس بن جاتی ہے ہفتیوں اور مولویوں کے ہی میں کا ہے خادم تو صرف اتنا کہہ سکتا ہے کہ جن سلطانوں سے مسجد کا میکس بھی تزادا کیا جاتے اخیں چلو ہجریاں میں ڈوب رہا چاہتے۔ اخیں کوئی حق نہیں کہ مسجد کی خلافی پر احتجاج کریں۔

غربت کی بھی دریجہ کی جو۔ ایک سلطان کا سب سے مقدم فرضیہ یہ ہے کہ مسجد کے حقوق ادا کرے چاہے اسے فاقہ کرنا پڑے۔ میں اُن لوگوں سے جو اس طبع کی با توں پر حکومت کو ملزم پہلے

ایک علم آدمی وزراء کے مقابلہ میں تزاہہ تحریکی کام کر رہا ہے۔

وہ نوکر نایاب چاہئے۔ کیا وزیر آپ کے خیال میں کام کرنے کے لئے بنتے جلتے ہیں؟ ورنہ کام قدم ترین کام ہے کہ اسکے بعد بیان دینا۔ یہ سب کام وہ کر رہا ہے۔ اب حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنا کام کئے جائیں۔ یعنی دن رات منت کرنا میکس دینا۔ ملکاری آداب پوجانہ ایک بات شری گھنڑا لال نے بہت زیکری کی یہ کام آدمی وزراء کے مقابلہ میں تحریکی کام تو زیادہ کر رہا ہے مگر وزراء کے مقابلہ میں معاوضہ اسے ہمہ کام پر بدلے۔

سیجان اللہ۔ آپ کام قصد ہے کہ معاوضہ کام کے اعتبار سے مذاپا ہے۔ ہوش کی ہوا بھجے۔ پیدائشی سے ایک ہمارے سماج میں ان بہنوں کی طرح میں جن کے لئے منوش انسانیں لکھا ہے کتنے انسانے وصول کرنا اور لبی تان کے سینا ہیں ان کا ہملا اور آخري فرض ہے۔ اور حکومت اُن شردوں کی طرح ہیں جن کا پیدائشی فرض بہنوں کو تزدانتے دینا بیگانہ کرنا اور فرمائیں اور ہم اسے۔ تو چھوڑ، وزیر دوں دیکھو کے بالائی میں زبان دراز نہ کیجئے ورنہ..... بھی!

۲۴ ار نومبر ۱۹۷۵ء:- ”بخشی غلام محمد جھوڑیت کا گلا گھونٹ کر پڑی۔

خلافت کو نہ موم طلبیوں سے کچل رہے ہیں۔“ غلطیہ ہے۔ جھوڑیت نام کی کوئی دیوبی کشیر میں نہیں رہتی۔ جھوڑیت کی جم شکل ایک سیکھ صاحب شیخ عبداللہ کے زمانہ میں ہوا کرتی تھیں۔ غلوٹ نے شیخ صاحب کی بے دلیں اُرفاری پر خوکتی کر لی تھی۔ اب جس کا گلا گھونٹ صاحب گھونٹ رہے ہیں وہ اضافات و دیانت کو خاندان میں سے کوئی ہو تو ہر جھوڑیت ہر حال نہیں ہے۔

اور بھائی ایجادے بخشی صاحب اگر اپنے جاہ و منصب کی خاطر کچھ دو گوں کو گرفتار کر کے جیل میں ٹھوٹس بھی دیں تو اُس کی وجہ میں اور ترقی یافت دیا جیں یہ کوئی قابل ذکر بات ہے ایمان و اخلاق کے سوتے جب خشک ہو جاتے ہیں تو نلم و جبر خود غرضی اور دنیا پرستی کے سوا کیا باقی رہ جاتا ہے۔

۲۵ ار نومبر ۱۹۷۵ء:- ”صرف کراچی میں دق کے

اعلیٰ مقصدی اور نجوم کاری سے بنائے تو اس تین ہم ادراپ کیا تو کوئی نبی

**۷۴۔ میرزا شعیب:** "چنانچہ میں ایک پندرہ سال فوج بان لائی کا مستعار خیز قتل۔"

کون کہتا ہے ؟ خیز سخن جو عرض کرتا ہوں کہ ملک بھر بن بوس فی صدی محمد اور بھی ایسے نہیں گے جو اس طرح کی بھولی غبتوں پر نشان محسوس کریں۔ اخلاق و تہذیب کی وجہ دریں اس وقت مشرق و خوب جیں پسندیدہ و محروم ہیں ان کی فطری کارکردگی کی رو سے محضت ہی غبتوں و رثوات ساتھی اور قتل و مارت کی داروں ایس روزانہ کافی بعدہ جسیں ہوتی رہی تہایت ضرورتی ہیں۔ جن دونوں یہ مجاہیں بھجوگلوں میں خصوصی گلہڑ پیدا ہو گئی ہے۔

**۷۵۔ میرزا شعیب:** ایک سرخی ہے:-  
"جن سنگ کے موجودہ یہود فاسد روشن پر چل رہے ہیں، وہ دن دو نہیں جب جن سنگ کا جنازہ نکل جائے گا۔"

لیکن کہتے اس جنازہ کو کاغذ حادیتہ والوں میں آپ کا لٹگی سما دھرم اسماہی پیش ہیں اپنی نظر آئیں گے۔ ہر سکانیہ یومِ رفات کے مسلمانوں ہر سال سے کاری دن اس کی تھیں جو کوئی انس کو نکاح سنگھ کے بہت سے لگے سکتے اور عزیز و اقارب کا لٹگی سی کہب میں بھی ہیں جنہیں پس ایسے جن سنگ کی بے وقت ہوت کا اتنا ہی زبردست صدمہ ہو گا جتنا کسی ڈیچی اور تھیس لدار کو اس پیش کا سکے مرنے کا ہوتا ہے جو اپنے افسوس کو ادپ کی آمدیں ہو کر انس میں نہایت جہاندیدہ اور ماہر ہو۔

بہر حال جو خاص اسکار کا مشورہ تو اپنے جن سنگ کی بھایاں ہوں کو یہ ہے کہ خرماں خرماں کا لٹگیں لٹگی کی طرف چلے آئیں۔ کا لٹگیں کا فارغ دروازہ شہرخی کے لئے ٹھلا ہے۔ اس میں ہے سماجی اور ارشادیہ سے لگا اور اچھوت و بھن سب داخل ہو سکتے ہیں۔ — اس کو اس میں بہت دست ہے اور تم سے پہلے بہت سے محدثوں نے نظر چاہئے کے بعد فہریں لیٹنا یا چھٹا میں جلایا جانا اس سب بھکر بھی کیا ہے کہ ٹھیک ہوئے کا لٹگیں لٹگیں آگئے ہیں اور ٹھکوں دغیرہ کی رو حسانی منزروں سے گزر کر روزارت تک کی خبری ہے۔ آج بعضیں رجاء وہ

کی سمجھ کر تھے ہیں، ادب کے ساتھ گزارش کرو گا کار و ٹھکر ک پورہ ماجرا حقیقی کریں کہ جن مسلمانوں نے میکس ادا ذکر کے سجدہ کو سلام پر ٹھکر دیا ہے کیا انھوں نے مسجد کے سوا اپنی اور اپنے بال یوں کی بھی کوئی ضرورت روکی؟ فاقدہ تو کچھ ایسا ان کی رو ٹھوں کی کتنی میں بھی فرق آیا؟ کیا ان کی سرفرازی میں صدقہ نہیں؟

شاہنشاہ لے گئے مکونت کے کارگردار و اجس قوم کے افراد سینمازوں پر جو حق درج ہے اسے ہوں۔ شب برات پر لاکھوں بخشپے کی آشیانی چھوٹ کیتے ہوں۔ ہزاروں میں ملوٹے ہٹا دیتے ہوں۔ مسجدوں اور درگاہوں کو تعزیزہ بنانے میں پانی کی بطریق روپیہ بھائیتے ہوں۔ شادی بیاہ میں ناک کی اونچائی پر سودہ در سود قرضہ کی بھول بھیاں میں ختمہ مبارکات کے ساتھ منیرتخت کر کر ہوں وہ اگر سجدہ کا میکس تک ادا ذکر کریں تو بلاشبہ ان کی سجدہ کو نیام پر چڑھا دو۔ ڈھارو۔ زمیں بوس کرو۔ عذاب صرف فرشتوں پہنچ کے ذریعہ نہیں آتا۔ انسانوں اور شیطانوں کے ذریعہ بھی آتا ہے۔ مسلمان عقائد کو دار کی جس لئی پہنچپے ہوئے ہیں کہا مفترقہ تفاصیلی ہے کہ ان پر عذاب فرشتوں کے ذریعہ نہیں بلکہ ان حیران انسانوں کے ذریعہ نازل ہو جیس دھڑکے غور اور اکڑے کے ساتھ کافروں شرک کہتے چلے آتے ہیں!

**۷۶۔ میرزا شعیب:** "ہند اور پاکستان کے تعلقات کو ہم تسلیم کرنے کی خاطر سڑھنے کی خلاف نہیں اپنا استغفاری دے لیا۔" بجا فرمایا۔ بڑے لوگ بھی اپنے چاہ و نصب اور اپنی غرض کے لئے تسلیم کرنی کام کر رہے ہی نہیں ان کا ہر قدم وطن کی خدمت قوم کی بھرپوری اور انسانیت کے فرضیہ کے لئے اختیار ہے۔ اب دیکھئے پاکستان کے گورنر جنرل نے پہلے قومل و قوم کی خاطر تاظم الدین و زارت کا قلعہ ڈھانیا خاہاب اسی اونچے مقصد کے پیش نظر و ستور ساز اسکل کا گھروند اور جمہوریت کی خدمت کے طور پر تھا اس آمرازن طرز و طرق اختیار کئے۔ اسی طرح امریکہ اور دوسرے بھی بھیں گوارہ باری کرتے ہیں، فساد بھیلتے ہیں، لٹھتے ہیں تو ان کا مقصد کم سے کم قطعوں میں امن پروری، انسانیت، دوستی اور صلاح و منلاح ہوتا ہے۔ بڑے لوگوں کا خیر یا جب

چھوٹ آئیز کر کے۔ الشد کی بندگی کرو تو خیر الشد کو بھی دوچار بجاتے ضرور کرو۔ اسلام میں کفر کا حقایق ہے، میں جاہلیت کا انصاف میں قلم کا خمل میں ٹاث کا پیوند ملائے رکھو۔ یہی تہذیب سے بھی شرافت یہی سماست اور یہی اعتدال!

اور دنکھ پڑے ہیں آپ کس خاص موقع پر اخوان مسلمین کو تشبیہ دی آئی ہے۔ جی ہاں۔ اُس موقع پر جب ایک عزیز مدار عالمی کے ذاتی اقدام قتل پر پوری کی پوری اخوان مسلمین کو قاتلوں کی جماعت خیز اگردن پھر کو طھویں پڑائے جائے کی تباہیاں ہوں جی ہیں۔ جب عیش پرست اور عشرت پسند حاکموں کو اپنے حریقوں سے جی بھر کے انتقام لینے کا ہبہاں ہاتھ آگئے ہے۔ جب انگریز کی ڈپلیومیڈی القاب انگر دعویٰت حق کی آواز کو زندہ درگور کر دینے کا زتن چانچ حاصل کر لیا ہے۔

کچھ کہا ہے قائل صادق نے المکفہ ملتہ فی الحداۃ۔ کافر چلپھے نافیں“ والوں کے دل و دماغ میں ہو یا غلام محمد گورنمنٹ آٹ پاکستان کے ذہن و قلب میں یا وزیر اعظم جہان ہر صاحب کے خیالات میں۔ وہ بحال ایک یہی مزاد اور ایک بھی انوار کا ہوتا ہے ”نافیں“ دلوں کو طعن رہنا چاہئے کہ پاکستان کے ارباب حکمرات اس کی شر اور توجہ دہانی کے بغیر یہی جماعت اسلامی کی بیچ کئی تسلیم کا ہل نہیں ہیں اور قتل پیل کے بہاؤں کے بغیر یہی انھوں نوں لانا مودودی سے لے کر ایک ہمول فوج جماعت تک کی خاصی مزاد پر یہی کردی ہے۔

ادھر چاہئے بھارتی حکمرانوں قلعہ بھی جماعت اسلامی کی ”انہا پسندی“ کی بوسوٹھ کو مستعدی کا مظاہرہ فرمائی ہے ہیں۔ اور اس کے سرکردہ اصحاب کو نہایت پسار و شفقت سے سرکاری فہمان بنالیا ہے۔ ہو سکتے ہے مصروف چوکے اخوان مسلمین کے ساتھ ہو رہا ہے وہی پاکستان میں جماعت اسلامی کے ساتھ ہو۔ یوں کہ مصروف کے حالات نے شیطانی سیاست کے ماہروں کو دشمنوں کا قلع قلع کرنے کی ایک آسان ترکیب دیدی ہے اور نابین دا لے اگرچہ مجھ یہ چاہئے ہیں کہ اخوان مسلمین جیسا حال جماعت اسلامی کا بھی ہو تو..... تو عاقل را الشارہ کا فیض!

دینی حکمت ہر چاند میں سیوک ہے۔ اسٹریپریڈیٹر ہیں حالانکہ ان کی کھنڈ کرپ اور سفر لختہ ری جوڑا اُتا کر دیکھو تو آج بھی وہی کالا دیلو نظر نہ کے گا جو تو قضا فرقاً گوڑتے اور جھپڑ صادق اور چیاں باخنوں دا سلے را کشش کا بھیس نہیا ہے۔ آسائی سے بدلتا ہے۔

**۸۱ نومبر ۱۹۵۴ء**۔ پاکستان کی جماعت اسلامی کو سکریٹری جنرل سٹریٹیل احمد نے فرمایا کہ دنیا کے سامنے وہی راستے ہیں۔  
اسلام۔ یا کیوں نہ۔

تعجب ہے وہ ”امریکن ازم“ کو بھول گئے۔ حالانکہ پاکستان کے دیوان اقتدار کا سارا کسی مل اسلام و میکنزم کو مٹانے اور ”امریکن ازم“ کی جنت کو لانے میں صرف ہو رہا ہے۔ اسلام سے تو انھیں یوں پیڑھے کروہ آن کی بجائے اتنا عیا شیوں دریستیوں میں عائل ہوتا ہے۔ اور کیوں نہ۔ یوں پیر کر دوس والے کسی بھی صورت میں حکمستانے ہوئے ڈالرو اور دن دناتے ہوئے تھیمار اور ہلپاٹی ہوئی صفتیں اس فرا خسری اور سعادت کے ساتھیں میتھے قبیلی تھاوت سے امریکہ دیتے ہے۔ لہذا امریکن ازم کو اس کی تمام تحریکیں دنہیزی اور عربی دجلہ زیری کے ساتھ پاکستان میں پاک رہا ہی اُنکی دلی اور روزوں اور امنگوں کے میں طابتیں ہے۔

خیر ہے تو ایک صورت ہی بھول چوک تھی جو انسان کے ساتھ لگی جوئی ہے۔ فدا یہ ملا حظ فرمائیے کہ ”نافیں“ ایک ہی نے اس خیر کو ترتیب دیتے ہوئے ”جماعت اسلامی“ کے آئے بریکٹ بھی یہ جبارت درج کی ہے۔

(ذہبی انہا پسندوں کی باری جو مصر کی اخوان مسلمین سے ملتی ملتی ہے)۔

اسے کہتے ہیں ایک پتھر دکاچ یا آم کے آم ٹھیلوں کے دام۔ خدا کی شان سے جو جماعت یہ کہے کہ اصلی بھی میں کو کو جنم ملائی تو میرے میں شراب حل ذکر کرو۔ منافقت اور فریب چھوڑو۔ قرآن و سنت کی ملت کے مدھی ہو تو ماننے کی طرح مانو اپنی خواہشات اور حرم دیروں کا کھلونا نہ بناؤ۔ اللہ اور بندوں کے حقوق پوری طرح ادا کرو۔ آج اُس جماعت کو جب دب گالی دی جاتی ہے۔ یعنی کہ انہا پسند! گویا آج کی دنیا میں نقطہ اعتدال یہ ہے کہ دو دنہ سچو پاٹی ملکر۔ تج بولا تو دشیوری

بڑے سیشوں سے سو دے کرنے میں مصروف تھیں۔ بڑے چڑھ کے بولیاں بُل رہی تھیں۔ آخر کار وہ سہ زار پر ایک دیانتی نہزت سے معاملہ کئے ہو گیا اور کینزن بائی بے حد سرور ہر ہمیں کی پہلا ہی سودا کافی منافع بخش ہے۔ لیکن ان کی خوشی کو زندگی پر کہاں پالیں؟ کہاں کردیا کہہ رقص و سرود سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکے۔ کینزن بائی جیتے اور منتظر ہوں۔

۱۰۔ ہیٹی داہ اکشن کہیں بائی سے بھی کتراتی ہے۔ گلوگھانر داس سے یاری کرے گا تو کھاتے گا کیا؟

زہرہ بولی۔

کچھ ہے۔ جس گناہ کی زندگی ہیں، گزاروں کی۔ خوشید الحسن سے شادی کر کے ہیں ایک شریف ہوئی بن کر جاؤ گی۔ کینزن بائی جھانشیں۔

چھوٹ شہری اخورشید نقیت سے تو شادی کرے ابھی نہیں کھالی سہی کیا؟

لیکن زہرہ اپنی جگہ اٹھی۔ کینزن نے سلس لالکہ کو ششیں کیں کہ زہرہ کا دل خورشید الحسن کی طرف سے پھر دے اور اسے اپنے سطح تشدہ راستہ پر جلا کے سکے توہ۔ زہرہ فولاد کی طرح سختا و مضبوط ثابت ہوتی۔ سے حد کو ششیں اور چالاکیوں کی تاکاہی کے بعد کسی صوفی درویش نے کینزن بائی کو بتایا کہ صابر گلبری کے دربار میں جاؤ وہ سب کی شکلیں کر سکتے ہیں۔ کینزن بائی صدر اتفاقی اگذھے ازماجکی تھی۔ اب۔ یہ آخری حریر بھی آزاد نے کوئی رہ ہو گئی۔ اور بہت سو جوڑ توڑ لاکر پارسال زہرہ کی بیویت ملکیر کے میلے ہیں پہنچ ہی گئی۔ بھی وہ موچھ تھا اب خواجہ بڑا الدین زہرہ کے رنگ روپ پر طوہرہ کہ کینزن بائی کے خیے میں کسی سرکش طرح پہنچ گئے تھے۔ اور کسی طرح کی تکشیں خواجه پیارے مراد مانگنے کی بتلائی تھیں۔

ہیں نے اخیں و اعات کے پراظمین پر چھا۔

کچھ تفصیل سنائیے۔ کیا زہرہ نے خوشید الحسن سے شادی کریں یا کسی؟

بُرے۔ اے کیسا خوشید الحسن۔ وہ بچارہ تو کب کا اللہ کو پیارا ہوا۔ کینزن کہتی ہے کہ ایک صحیح اس کا سدا بدن نیلا تھا اور جوان فاتح تھی۔ باکثر صحیح ہے ہیں کہ کسی نے زہرہ سے دیا۔ لیکن کینزن کو

۱۹ نومبر ۱۹۴۶ء۔ یادش بھیر۔ پیران کا بیرش نیف کامیبلہ ایسی گیا ہے۔ خارکوار نے عرصہ ہوا آپ کو بنا یا تھا کہ یہ حقیر قیر بھی ایک مردیہ شوہی قیمت سے اس سیلہ بھی تھیں گیا تھا اور پھر بھی تھیں کے لئے کان پکھے۔ لیکن اس کی وجہ بالضاف دوی کی بے رعنی اور بدود قی مچ سکتی ہے۔ دردستے شمار پرونوں کا تیری حال ہے کہ آدمی اسکے طوفان جاتے ہاں سچے مرسن گھر اڑجے تھے مگر سال کے سال میں میں جاتا۔ قوالوں کی تائیں اور طوائفوں کی ٹھڑیاں مُستندا تھوڑا بہت جو اکھیتی ان پر فرض لازم ہے جوں تھیں ملکان۔ وہ کہتے ہیں کہ مُلا تو کیا جائے معرفت کے اسرار اور طریقت کے لطائف کو۔ میر، کانوں پر احمد حضرت کے کہتا ہوں خدا نہ جزو اسے ایسے اسرار و لطائف کو۔ وہ کہتے ہیں دنابی بدوں کہیں کا۔ اور میں کہتا ہوں کہ قول گردی اور طوائف پانی اور قمار سے توہر ہاں دہا بہت اُبھی ہے۔

خیراب کی خواجہ پہاڑ الدین بیٹے سے لوٹے توہر پڑھنے اور شلختھے۔ تکلیہ میں سنانے لگے کہ جی خواجہ کے دین کی بھی کیس پوچھتے ہو۔ خدا کی قسم ذرہ کو سورج کر دیں۔ فاسن کو جدت پرچادریں فخر کو بادشاہ بہادریں میں نہ کہا۔ خیر تو ہے کچھ مار لائے ہیں کیا؟ فرمایا۔ میں توہنیں۔ مگر کینزن بائی اب کی جھرائی تھیں، میں زہرہ بھی ساخت تھی۔ وہ گلایا ہے سنتے والوں کو کریں کیا بتاؤں ظالم لیئے والہا نادڑ دے ہے ہوتے انداز میں پھر وہ پڑھتی تھی۔ خواجہ تری عطا کے قربان تیری داسی کر سلوم پہناتا تھا ہر تان آسمان بھیر کے ورش کو تھرا شے گی۔

بھجھے یاد آیا کینزن بائی اور سزہرہ کا ذکر پارسال بھی صونی پہاڑ الدین نے کیا تھا۔ انھوں نے تفصیل سے تایا تھا کہ کینزن بائی بھی کی ایک پاری تھی جس نے سزہرہ کو پال پوس کر جوان کیا تھا اور پڑھاروں روپیہ اس کو رقص و سرود سکھانے پر اس احمد بن صرف کیا تھا کہ جو اس ہو کر وہ سیم وزری کی کان ثابت ہو گئی۔ چنانچہ زہرہ بھی اپنی قیامت خیر رعنائیوں اور جمال آرائیوں کے جوان پر گئی۔ تو اس کے رقص و سرود اور حسن و شباب کے مذاہلیں سے صدمہ میں پلے کھنچ کھج کر آئے لگے۔ اسی ہنگامہ ترینگ و بوبیں ایک خوبی سماں تو جوان خوشید الحسن زہرہ کے دل کو بھایا اور توہت پہاں تک پہنچی کہ زہرہ ہر قیمت پر اس کو اپنائیا کئے کئے تیرا ہو گئی۔ اور کینزن بائی بڑے

"ذرا تشریح فرمائیں تو ہم ہرے ہیں۔"

"بُوسلے۔ اماں تشریح کیا۔ بس وہ رنگ دیکھا کر قیامت نکل نہ جوئے گا۔ خدا کی قسم جو سواب کی زبرہ کے گانے جس تھا اور جو سوز و گداز کی لیفیات اس کے انگ انگ سے پیل کر جی تھیں۔ بس کسی سالک اور فنا فی الفاظی کا حصہ ہو سکتی ہیں۔ صابر صاحب نے پورا ایسی رنگ جو صادیا تھا۔ جو کچھ لوڑ اسکے حصائی بیجے کیزین باقی آ کر مغلز سے اٹھی اور خیس کے ایک گوشہ میں تجدید پڑھا۔ پھر آئی تو زبرہ سے کہا کہ جیئی تو بھی نارغ ہوا۔ چنانچہ زبرہ اپنے صد بار والوں کے پیچے اٹھ کر جائے خاک پر گئی اور خدا کی قسم ہیں نہ دیکھی اُس کے بعد۔ وہ خشوش و خفیہ کا عالم تھا وہ غرقا تی تھی۔۔۔۔۔ بس سماں ہی تو طاری ہو گیا۔ پھر شماز کے بعد جو اس نے پیاری بخار جھپٹری ہے تو خدا کی قسم دو دو بوقت کا شد سب کو پڑھ گیا۔ اور روپوں کے ڈھندر لگ گئے۔ کئی متواں نے پڑھا یاں اُتا رکے پیر ون پر الدین۔۔۔ خواجہ کچھ اس و پیاری اور جو ش کے ساتھی سب کچھ کہہ رہے تھے کہ مجھے خیال ہوا اخیں ہزو زبرہ سے عشق ہو گیا ہے۔

"آپ ملے بھی زبرہ سے ۹۹ یا صرف تماشائی رہے؟"

ٹھنڈی سانس بھر کے بولے۔

"دوسرا تم سے کیا پرداہ ہے۔ وہ خالم کیزین کسی کو آسانی سے ملنے دیتا ہے کیا۔ بچکل تمام دوپر میں خیس کے اندر رسانی انصب ہوتی زبرہ اس وقت بغیر سنگھار کے فرش پر جھیلی دیا انوں کی طرح انگی۔۔۔ زمین پر لکریں بنا رہی تھی۔ مجھے اس سے یو ہی سرسری نظر کر دیکھا اور اپنے کام میں اس طرح مشغول رہی گوارہ یہت بھی ضروری اور ارجمند کام ہے۔۔۔ زمین پر بے معنی لکریں بنانا ہے۔۔۔ کیزین نے بتایا کہ جب سے صابری خواجہ کی توجہ ہوتی ہے بس یہی حال ہے مکا کی کسی وقت تو اپنے بخشی ساز نئے کو بھی ایسی نظر ویں سے بھیتی ہے جیسے وہ کوئی اپنی ہو۔

خبر آدم برس پر طلب۔ بس نے کیزین سے کہا کہ زبرہ وا جمل جو مقامات پر اُٹھ رہی ہے اسے ہم ہی جسے لوگ سمجھ سکتے ہیں۔۔۔ کاش ہمیں بھی کچھ لمحات فرست اس سے پچھا جاصل کرنے کیلئے ہیں۔۔۔ میرا طلب ہے اس کی روحا نیت اور غرض و بر کت کا حصول کچھ فرست اور خلوت چاہتا ہے۔ کم جنت کیزین زبرہ خدا ہی۔۔۔

یقین ہے کہ فرا جا گلیری کی نگاہ خسب نے اسے جلا یا سے۔۔۔ خیر یہ سوت تو خواجہ جاہیں ہم تو ہر کرشمہ دیکھتے ہیں کہ دری ہر زبرہ جو پار سال پھر کا طرح سخت تھی خواجہ کی ایک ہی توجہ میں ہم کی طرح نہ ہو گی۔۔۔ میں چونکہ گیا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے میرے دل پر پوٹ لگی ہو۔۔۔ "میاں ہر وکیزین کی بات مان گئی و کیا شریفانہ زندگی کا عزم تو طلیکا؟"

"بُوسلے۔ ارسے! روحا نی تصریح کے سامنے کس کا عزم سالم رہا ہے جو زبرہ کا رہتا۔۔۔ کیزین نے بتایا کہ پار سال یہاں سے چلتے ہی زبرہ کا رنگ بدلتا گیا۔۔۔ کہاں وہ بات پاس پر کاٹتے کو دوڑنی تھی اور کہاں موں کی ناک بن گئی۔۔۔ خواص کے کسی درباری در دیش نے کیزین کو ایک خاص عمل بتایا تھا وہ اس نے مبتنی پیچتے ہی پڑھا اور تیسری د جب وہ پورا ہو گیا تو خوشیدہ الحسن دنیاست رخصت ہو گی۔۔۔ زبرہ و خدا کی سوت کا عالم متنازع پھر کی سوت کی طرح سالکت و جاذب ہو گئی۔۔۔ زردی بنی چھٹی آنکھوں سے دل اور سامنے لکھی رہی اور کئی دن اسی حال میں بھسوکے پیلسے گزرے۔۔۔ کیزین نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور دس سے دس ہزار میں سورا کیا تھا اسے بلا کر کی دن گھر رکھا۔۔۔ زبرہ نے کوئی مراجحت نہیں کی۔ بلکہ اس کی کیفیت اُس کٹ پٹلی کی می ہو گئی جو اگلی کے اشاروں پر ناجائز ہے۔ بلکہ وہ ایک ایسا بے جان چیز ہے جسے جس کا تھا چاہئے جماں چاہئے اٹھا کر رکھے۔۔۔ کیزین نے اسے گانے کے لئے کہا تو وہ گانے لگی۔۔۔ تا پھنسنے کے لئے کہا تو ناچنے لئی لگتی سمجھوں کے یہاں کا دس بیٹھا کر بیٹھایا تو وہ ہاتھل ملی گئی اور الگ چڑھ کیزین کو بعنی زندہ دل گا کہوں نے شکایت کی کہ زبرہ ایک جوان جسمی لڑکی ہوتے پہنچتے بھی جانداروں سے زیادہ تباہتے اور پھر کی سوت ہمیں سے ملی جاتی ہے جس میں نزدیک باتیں زندادہ نہ ارادہ شکر کیزین ہے نہ تقافت میکن کیزین کو اُن فضول تفہیمات سے کیا لیتا تھا۔۔۔ وہ تو روپہ کسی قی رہی اور سال بھر میں تقریباً شتر ہزار رہی۔۔۔ جھن کے۔۔۔ اب دھوپ چھاؤں کے کام کی ہفت خدا نی چادر خواجہ کے منوار پر چڑھ لعلنالی تھی اور دس ہزار لپٹے نذر اتر بھی۔۔۔

میں روان وہ کسی کی اس تجھیبِ داستان کو پوچھے غور سے سننے کے باوجود نہ سمجھ سکا کہ بقول خواجہ پیر الدین اس ہیں کلیری خواجہ کے تصریح اور عطا افعام کا کوشا پہلو ہے۔۔۔ پوچھا۔۔۔

کی نوبت آ جاتی۔ اپس سے پرانی شناسانی ہے اس نئے دن بار کے ایک بہار پور سکتے ہیں مگر باقاعدہ۔ بالکل نقد کیشت!“  
میں نے کہا ”خیر سوچوں گا۔“

زیرہ اب زمین سے آٹھ کھینچیں ایک طرف کھڑی کپڑے کی دیوار پر بعنی انگلیاں پھیر رہی تھی۔ خدا کی نسم محبت استغراق اسے کہتے ہیں۔ وادھتے کلری خواہ بیس جلا آیا اور اب تمہارے سامنے ہوں مگر خدا کی نسم روح زیرہ کے پاس ہے۔ سمجھ جاؤں گا۔ بہار پا یہ بیلوں کا گزرہ سے اس کی روحا نیت کا فیض ہے کہ رہن گا۔ خواجہ پہاڑ الدین کی آنکھوں میں ایک ترنگ تھی لیکن جذبہ تھا۔ ایک عظیم روحا نیت تھی جسے میں تو دل کے سوزوں لگانا کا تیج ہو گا۔ اگرچہ ماہرین فضیلت اسے ”ہوس“ کا نام دیں۔  
(ملازمہ صحبت باقی)

”تجھ کہا اپ نے۔“ وہ بولی ”یہ تو اپ کی خادم ہے۔“  
مگر جو شخصیوں جی کو بھی تو اس کے رکھ رکھا تو کتنے کچھ پایہتے کیا  
شے میں گے اپ؟“

”کیا... میں کیا دے سکوں گا! بتائیے کیا دوں؟“  
”دو ہزار!“  
اس کی آنکھوں میں بے ہمی جھلک رہی تھی۔ سر احوال تم جانتے ہو دن بار کیا دسو بھی ناممکن ہیں تاہم دفعہ داری کے طور پر سفر کیا۔  
”لاعول ولادت۔“ تجھے بھی کیا تاش ہی بھتی ہو لا عول ولادت۔ اُنے چائے پانی میں بہار پا منور خرچ ہو جائیں تو اور بات ہے: بیباقات دھو دے سچھے ہو گے پسند نہیں۔“  
وہ سکر افی نے بے قاعدگی بر تھی تو اب تک بھیک مانگئے

### تجھی میڈال ہات اور صفرہ ۱۹

وہ کرپٹھے ہیں۔ چرم قریانی کی رقم سے کتبہ کی تعمیر و مرمت کی آنکھیں اور انہیں یاد گئے ضروریات کتبہ میں خرچ کر سکتے ہیں۔“  
**جواب:**

چرم قریانی کی رقم سے سجدیدار صوفیہ کی مرمت اور قبضہ درست نہیں ہے۔ بلکہ اس رقم میں بال بکوہ کی طرح تیک اور قبضہ ضروری

**حضرداری تصحیح** مادل نشر یعنی وسیلہ کے تجھیں تھیں صفحہ ۲۷ کالم ۲۶ سوال وجواب میں دونوں جگہ ”ساس“ کی جگہ ”سائی“ پھیپھی گیا  
لیکھ، لکھ جو حق اور صحیح کی اتفاقیں عملی کے لئے تھیں بہت افسوس ہے۔ تاہم یعنی تصحیح فرمائیں۔ (دریز)

**شاہناہ مسلم** (جید) ہن خصوں کے دھال مبارک کے اچانک کیا مالات پیدا ہو گئے؛ خصوں کے عاشق صاحبیت کے کس بے مثال صبیض بھا۔ فہم و تدریج خوشیں کا ثبوت یا ہے عذافت مانشہ کے قیام کی کیا حدت ہوتی ہے۔ ان تمام احوال کو انتہائی تاریخی صحت کیا تھو شرکی و جدا افسوس زبان میں ملاحظہ فرمائیے۔ بقول حضرت ماہر القدری، حجومیں دو پیکر حیری اور اس پیسپر دلکش طباعت کتابت کیسا تھو قیمت جلدیں دو دلکش اور باخپر فوجے خصر۔

**مکتبہ تحریکی دیوبند ضلع سہار پور (دہلی)**

# وڈیکھ آنکھوں کیلئے پہل شر

چند بالکل تازہ خطوط

مکرمی و فتنی اسلام علیکم  
ماستہ نہجہ

خدا یہ تو کب جل ازیں ایک مدد مرکز کے ایک بھائی کا نہاد  
کے مکاریا خدا جی دی۔ یہ دھمل گوہ، مرد پسند ہے اور ترین ہے اور کوئی تحریک  
ایک مدد مرکز ہے، یہ کوہ کل، شیخی مذرا دید وی۔ یہ ایک مدد مرکز ہے، یہ ایک مدد مرکز ہے۔  
شیخی فخر ہے، یہ ایک مدد مرکز ہے۔



مکرمی اسلام علیکم

ویسی بھفت و دینیں لارہم سے مگوا یا احتما، اس سے  
استعمال سے لوگوں کو اچھا نامہ، اونتھا، اس کی تھت  
اہمتر آہستہ کافی ہوئی ہے۔ پڑتا ہے۔ مخدومی الشر  
و حیدر الدین رضی خا، کتب خانہ زیر خیری چڑا، اسے پر ایک دوستی

بعد دوسری سال منود، درخت پر کاپکا سرمه پر منجد ہے  
تھمال کی، بہت ہی منیٹا بت ہے، ایک تولی کی شیشی درج دل پڑی  
پنیدہ داک روانہ کریں، پتہ دے۔ خاجہ ہمروی دھران ملی جاتی  
موضع تبعیعی، دیکھاتے باہر، ضلع تلفرس پر۔

میتھا پتے

مزید تفصیلات ہائل کے ہوئی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

دوپہر

وار الفیض رحمانی دلوں پر نسل سہا پر

# حضرت بلال

(ابن بطال اسلام خواہی)

اوکھی دفعے سارے دانے سے ناہے ہیں  
یہ عاشق کوئی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

پری دل میں ارگی، فدائیان لے آئے، اس وقت تک مرد  
اوہ حضرت مسلمان ہوئے تھے، حضرت خوبی حضرت رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی بیوی حسین، حضرت اُب اُب کی عائی جسی دشمنوں کے دشمنوں  
تھے، حضرت زید اپنے کے دامن تھے، حضرت ابو یحییٰ فرم بھر کے دشمن  
تھے، اُوگ بروقت اُب اُب کے ساتھ رہتے تھے، اس سے سب سے  
پہلے مسلمان ہوئے، ان اصحاب کے بعدی حضرت معاذ ابن جبل کی رائے  
سمیتھے، حضرت ملقاۃ، حضرت صحیب اللہ حضرت بلال اسلام کے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اسلام سے بہت موافق ہوئے اور  
اسی حرب سے باہر اٹھیت اسلام کی تہبیہ قرار دیا، فرمایا کہ تو  
خدا ہیں، اُو بیان سب سے پہلے اسلام اسے دالا ہوئے، صحیب اللہ  
رحم پسکے سب سے پہلے مسلمان ہیں، مسلمان نے ایران میں اسلام کی پہلی  
کی ہے، اور بلال غمیش کے سب سے پہلے مسلمان ہیں۔

**مصیتیں اور میں** [ اس وقت سارے عرب میں  
کفر و شرک کا دود دودہ تھا،  
چھٹے ترے سب بخون کے چکریں پکھنے ہوئے تھے، حلاحت  
پوشی کے اس جاہ کوڑا ناچاہتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لڑکوں کو بساد رہے تھے کہ تمہرے کی بیوال بخون کو پوچھنا کام کرے۔  
یہ رُکی کرنا کہہ دیوں پوچھنے تھے، دن تھا، ان پیچے مدعی ہیں قوائی  
فاقت بھی نہیں ہے کہ اگر ان کے اور کوئی اگر نہ مجاہد تھے  
الا سکیں، وصفت، حالتور، دریا، بیوالا۔ سورج، چکر۔ تالکہ  
سب بسوارہ بے اختیاریں، سب انسان کی خدمت کے لیے

حضرت بلال کا نام مسلمانوں کے بچے بچہ کی رہائی ہے  
یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خادم تھے، سارے ہی زندگی  
اپ کی خدمت میں گزاری، اُنہاں کا کام خاص طور سے سپردخا  
ہی رہ جاتا ہے کہ اُب تک جب بھی اُنہاں کی آماں کان میڈیو نہیں  
ز حضرت بلال کی بادشاہی ہو جاتی ہے، اصل دلجنی جس تھا میکن  
مدت سے عرب میں خاندان خلای کی زندگی برقرار رہا تھا، حضرت  
بلال اُسی خلای کی حالت میں پیدا ہوئے، اُب کا نام رہا جا تھا  
اور ان حماروں کیلاتی تھیں۔

**پچھن اور جانی** [ اُنکے کول تو چاروں طرف کفر و شرک پہلا  
بھاٹاک رہا، کیون اور جانی کا ابتدائی زمان  
اسی حوالی میں گراہا، ۲۰۰۰ سوں کے قریب فرمی ہوئی مرتبہ شکران  
کا نوہ میں پڑا، یہ حمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادی مدرسہ کے  
لیے ہاتھ بالی خیں، یہو لوگ بیکاروں میں مددوں کی بدلگاہ تھے  
تھے، اسیں سکھیاں حمر حضرت خلقت پھر سے بہادر و توحید  
کے اسی پیغام کو کچھ فتویں کر سکتے تھے، مسیحی بھرک اٹھے،  
زور شدہ سے ٹھانفت ہوئے گئی، اور سارا عرب اللہ کے رسول کا  
ڈشن بھیکی، یعنی اُنہ کے کچھ بندھے ایسے ہی تھے جیکی اکاہوں  
سے کفر و شرک کے اس اور سبھے ہیں اُنہاں کی جھٹکا دریکوئی اور  
قی و ملقات کی شاخوں سے ان کا دل متور ہو گی، حضرت بلال غ  
امسی خوشی اصیل لوگوں ہیں تھے۔

**اسم**۔ [ حضرت ملن اللہ علیہ وسلم کی اولادیہ ہی کا اؤس

ہنسائے گئے ہیں، کس قدر ذلت اور قریبین کی بات ہے کہ انسان اپنے خادموں کو اپنا مہم و نامہ۔

یا پیش بہت صاف تھیں اور رسول سے متعمل اُنکی کی کہیں اسکی تھیں، یعنی عرب کے لوگ بیکاروں بوس سے کچھ اس طرح بہت پرسی ہیں پہنچتے ہوئے تھے کہ وہ اپنی سیعادت چھوڑنا نہیں یا چھتے تھے بلکہ اسی سی محانتے والوں کے دشمن ہے جاتے تھے، جبکہ یہی مرتبہ ان کے کام میں یہ آزاد پڑی کہ لالہ اللہ اکابر اللہ محمد نے مشعل اللہ دیا۔ ایک الشرکے سماں کوئی مسجد جس اور مصلحی الشاملیت کے رسول ہیں تو وہ بہت بگزیری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مانشے والوں کی غالعت شروع کر دی، یہ لوگ ایمان لانے والوں کو طرف طی کا لکھنیر ہے جیسا تاکہ وہ اسلام کی چھوڑ دیں، حضرت بلاں اور ان کے ساتھیوں کو یہاں کر سخت سزا میں دینے۔ انصار نے ہی کی نسبی پہنچانے اور عرب کی تیر اور بُلٹا دینے والی رحوپ میں کھڑا کر رہا تھا تاکہ وہ اسلام کو چھوڑ کر پھر کافرین جائیں، حضرت بلاں بُلٹا سے غلام نے اس سے ان پر اور بھی زیادہ فتنی ہوتی، ان کے ٹھیک سی رتی کا پسند اداں میجاہات اور لوگوں کے چھٹے کر شیئے جاستہ بُلایں کوکل بھری زمین پر چھٹے بھرتے، یعنی اس سختی سے وہ ذرا بھی زخمی رکھے اور بھی ان کا پے رحماء نہ برتاؤ ان کے ایمان کو دترے برادر جی کم نہ کرتا، بقروں کی رنگتے کمال چل جاتی اور سالمین بیویوں لہاں ہو جاتا، لیکن جل الشد کی دھن میں مست رہتا اور زبان سے آحل احشاد دہ دے ایک ہے وہ ایک ہے کے المذاقات کتھے رہتے۔

سب سے بلاشبہ اُنمیتہ ایں خلف تھا، اسی کے مقابلے کے اپ غلام نے، یہ ظاہر سے اپ کو منتا تھا، اور طرف طی کی تکلیفیں پہنچاتا رہتا تھا، وہ پھر سی گھر سے باہر نکال کر لاتا، اور کی جاتی ہوئی پھر اپنی زمین پر نادیتا، اسے سینہ پر ایک بھاء سی پتھر رکھ دیتا تاکہ جیش نہ کر سکیں، اور پسے، رحوپ کی تیری اور پیچے سے پتھر کی میں سارے جسم میں الگ الگ آتی، پتھر کا دل بھی پسچ جاتا لیکن دشمن خدا کو دنابھی رحم نہ آتا، اپ کی اس تکلیف کو دیکھ کر خوش ہوتا اور کام برا بر اسی تکلیف و میہست کی

حالت میں رکھ جاؤ گے بہاٹک کے مواد، اپنی صیریت مغلور ہو تو فرکاٹ کارکروں والوں اور عزیزی کی پوچھائیں اُنکے جواب میں داد دی ایمان کی قوتی، حضرت بلاں ربِ اللہ تعالیٰ اور ان پتے ہوئے تھوڑوں کے درمیان کی احفل ایکتھے تھے۔ ایک دن الوہیل نے جرے غصے سے کہا کہ بلاں! اُنکی بھی انسیں لوگوں میں ہو جو مجھ پر ایمان لائے ہیں اور اسلام کا مکمل پڑھتے ہیں، یہ کہا اس سے اپ کو زمین پر متعکس کے بل پچھ دیا پھر تھیتا ہوا دھوپ میں لایا اور جکی کا ملاسا پاٹ لا کر ان کے اپر رکھ دیا تاکہ بل نہ سکیں اور اسی کی وجہ پر جعلتے ہیں، اس کے بعد کہنے لگا کہ ہوں گھر کے رب سے اکارکرنا ہوں، لیکن اس سخت تکلیف کی حالت میں بھی اُنکے منہ سے رہا راحل ہی آحل لکھا رہا۔

حضرت بلاں کی یہ میہست سلاموں اور ان کے ہمیدوں نے دیکھی تھی جاتی، جس کی نظریتی سے چین ہو جاتا، ایکسا دن حضرت ذریق بن کوہ فضل کہیں جا سپس تھے، ماسٹے میں دیکھا کہ کفار حضرت بلاں کو سخت اذیت دے رہے تھیں اور تکلیف ہو رہی تھی اور ان سے مطالم پر کہر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کوئی اور اسلام سے پھر جائیں، یعنی حضرت بلاں میں کہ نہ احمد احفل کھل دے کہر میں، اور حضرت بلاں میں کہ نہ احمد احفل اکھل کھل دے ہیں، حضرت ذریق اس مدنیا میں مفترے ہے تھا اور ہر ہمارے حضرت بلاں کو خاطب کیا کہ کہا بلاں! کیجھ تھا ہر دل کی دھرم دھرم ایک ہی ہے۔

**آزادی** حضرت بلاں کا یہ کلینیر کی سے دیکھی جاتا تھیں،

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیر قلن تھا، اب سخت غفران مدد کر کر کیا تھا کہ اس میہستوں سے جنم کا مارا نہیں ایک دن ابو بکر عتیق سے کہا اگر میسے بیساں مال ہر تقویں بلاں کو آزاد کر دیتا، حضرت مذہبی خود بھی متأثر تھے اور چھاتھ تھے کہ کسی طرح ان میہستوں کا خاتمہ ہو، حضرت بلاں کے نالوں کو ہرست کوئی کھلانا اور کوئی شش کی کوئہ اپنی اس روشن سے باز اکھایا تیر، اور انہیں ستانا چھوڑ دیں، لیکن جب سارے میہستوں سے اٹھریں تو ارادہ کیا کہ خوبی کر آزاد کر دیں، لیکن خیال ہوا کہ وہ لوگ شاید ہمرا و ماست کسی مسلمان کے پا تھے پھر پر تیار ہوں اس سیئے مذاقہ مسلمان ہوا کہ

تھیں اس طبق کے فاسطہ سے معاملہ کیا جائے، حضرت علیؓ کی اور شفیعؓ کے فاسطہ سے معاملہ کیا جائے، حضرت علیؓ اس وقت تک مسلمان ہوئے تھے، تکن مسلمان ہو جو ہری رکھتے تھے، اس پیغمبر مسیحؓ کے خصوصی کے درجے حضرت علیؓ کے مالکوں دامبیتہ خلف فیصلیؓ سے انکلوکی، حضرت علیؓ ان لوگوں سے افراد بنت کیا کہ یہ مسلمان تھے بافضل بیہ کار پہ بہتر ہے کہ اسے بخوبی دیا، ان لوگوں نے کہا کہ یہ بڑا کہے سے لیکر اپ کیا کہیں تھے، تکن حضرت علیؓ تھے تک بڑا کار راضی کیا اور حضرت علیؓ کے ایک بہترین فلام کے بعد میں زیر خدمتیاں دیں۔

حضرت علیؓ کی مالکتی تھی کہ پھر وہیں سکھیتے دیلے ہوئے تھے، خیرداری کے بعد کمال کر حضرت علیؓ کے پاس کامے گئے اس نہیں تھے اس کی خوشی کے لیے انہیں آنا کریا، انہیں اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہوئی تو بہت خوش ہے اور خوبی کیم کی انہیں من شریک ہونا چاہا تھا لیکن حضرت علیؓ نے غرفہ کیا کہ اس کی ضرورت نہیں تھیں اس کے لیے ازاں کر جا ہوں۔

حضرت علیؓ تھیں اس صورت کے بیرون شریک تھے، اس کو بن سب مسلمانوں کے ساتھ پر بے خوش کے ساتھ کافروں کا مقابله کیا، اپنے بیوی، متبرہ، خلبہ، زوج، کافروں کے صدر اور ایک ایک کر کے ان کے ساتھ مانتے گئے، ایک ایک خلف جسے ملکہ عظیمیں اپنیں بری ٹھیک سایا تھا وہ ان کے ساتھ سے قلن ہوا، یہ ایک تجسسی اپنی تراک واقع تھا۔ لیکن جس کے ہاتھ قسم کی کلیساں احمدیت تھے اور ہبھی ان کے مانند خاک دخن میں نور رہا تھا، یعنی تریکوں کو صاحب رحمتی کو مکمل بیندی کی دندگی کے سمعانک واقعات یاد آگئے۔ حضرت علیؓ کی زبان سے ہے مانستہ کلنا۔

### ہنیماز اور عالیٰ حُمَّتْ حَسِيرْ

خوش ہو جاؤ تمہیں مل جسیں ریادتی بخت  
قُقدُرْ اُذْرُ كُنْتْ شَاكْرُ بِيَلُوْنْ

اے علیؓ ! تمے اپنا بھروسہ پالیا

پدر کے بعد فرزدہ احمد، خندق و خیبر تمام لاپیوں میں شریکا دیے، فتح کے موقع پر بھی ہمار کا بستے، فتح کے بعد خاص کتب شریعت کے اندر بھی، حضرت علیؓ اس طبق کے ساتھ داخل چھپ کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت علیؓ کی رفاقت میں تھے، تکن مسلمان ہو جو ہری رکھتے تھے، اس پیغمبر مسیحؓ کے خصوصی کے درجے حضرت علیؓ کے مالکوں دامبیتہ خلف فیصلیؓ سے انکلوکی، حضرت علیؓ ان لوگوں سے افراد بنت کیا کہ یہ مسلمان تھے بافضل بیہ کار پہ بہتر ہے کہ اسے بخوبی دیا، ان لوگوں نے کہا کہ یہ بڑا کار راضی کیا اور حضرت علیؓ کے ایک بہترین فلام کے بعد میں زیر خدمتیاں دیں۔

حضرت علیؓ کی رفاقت اپنے حضور اپنے ازاد ہو جائے تھے، اس نہیں تھے اس کے لیے ازاں کر جا ہوں۔ حضرت علیؓ کے اولاد میں اپنے ایک ایک کار رکھتے تھے، ملکہ عظیمی کے قیام کے زمان میں عالم کے صدر اور سول اول صلی اللہ علیہ وسلم کی خزانہ باری کے سو افسوس اور کوئی کام نہ تھا، ہر دن حضرت علیؓ کے ساتھ تھے اور جو خدمت پر وہرتی ایکام دیتے، ملکہ عظیمی کے قیام کے زمان میں عالم کے خزانوں اور بڑوں میں ساتھ ہے، وہی کسی هر دریافت کا انتظام انہیں کے سیدہ تھا، جس بھرپور حکم ایسا اور سول اللہ علیؓ اس طبق کے صدر تھے جس کا ملکہ عظیمی پر بھرپور حکم کر دیا تھا موتہ انتقالیے لگتے تو یہ بھی بھرپور حکم کے مدینہ موتہ دیجوانی تھے اور بد موتور اپ کی خدمت انجام دیتے تھے۔

**جہاد** اسلام پتیتے نہیں، اس کے لیے انہوں نے جان لڑ کارشی کی، اچھاں تک ان سے ہو رکاؤں کی اسلام سے رکن کی تھیں کہیں، جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے انہیں بخت سے سوت کلیفیں ہو چاہیں، وہ سے فکلے پر صور کیا، تکن جب یہ سب تغیریں ناکام ہوئیں تو حضرت علیؓ اس طبق کیم کو قتل کرنے کا انتظام کیا اور اس غرض سے ایک رات اپ کا مگر

او اذان پڑھنے والے جلدی سے فراحت کرتے تاکہ سوچی کامیکس  
تھوڑی دریں وہ حضرت مجدد اللہ بن مکرم اذان دینے تو لوگ کھانا  
پینا بند کر دیتے اور اذان پڑھ کی تباہی کرتے، ایک مرتبہ انماق سے  
حضرت ملاں کی انکو لگائی، اذان ری تو جو پڑھ کی تباہی اس نے  
اذان کے ساتھ یہ بھی پکار دیا کہ بندہ مولیٰ تھا، تاکہ کسی شخص کی طلاق  
نہ ہو، اور وہ ماستہماقی سمجھ کر ان کی اذان کے بعد بھی کھانا  
پینا رہے۔

ایک مرتبہ مدرس بھی ان کی انکو لگائی تباہی بدلتے  
کے نزدے حصہ میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ پڑھتے  
ہے، پچھلے یہ میں ذرا دم دینے کے نتیجے شہر کے وقت تھوڑا اتفاق اس نے  
حضرت ملاں کو حکم ہوا کہ صبح کا انٹکار کرنے ہے۔ حضرت ملاں کا وہ  
کاشی، کی تک حاکر تھے اگر، لٹکا تو تھبھی انکو لگائی، اتنا  
سوئے کہ اذان پڑھ کا وقت تم ہو گی اور وہ ہو پہنچیں گئی، انحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم مستحب پڑھ دیا رہے۔ انکو محل قدم کا کارک دھوپ  
پہنچی ہوئی ہے، حضرت ملاں کو بلا کر پوچھا کہ کیا ہوا، وہ کیا جو کہ  
آپ کے ساتھ پڑھتا ہے اسی بھی جھیکھی گوئے۔ حکم بلا کارک دھیلان کا مقام ہے  
تو ایسا یہاں سے کوچ کیا جائے، صاحبِ پنڈت مکھڑے ہوئے، پھر کے دور  
اگے رہ کر پڑھتے، پہنچ دو رکعت ختم کی قضاہ ہی گئی پھر فرض کی  
تضاجاعت کیسا تھا اور کی کی تھی۔

ان دو روپوں کے ملاوہ کبھی ایسا اتفاق پیش نہیں ایک  
حضرت ملاں کی انکو لگائی ہو رہا اداذان کا وقت محل گیا ہو۔  
مکر ہمیشہ پڑھی مقتدری اسی ہمدردی کی کاشہ شیک و قتنی اذان  
تھی، جبکہ اذان دے پکتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص  
طرع سے اطلاع دیتے، جو وہ کسے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہتے۔

تحت پیٹ المصلوٰۃ تھی قبۃ الصلوٰۃ اکھڑلوٰۃ یا زشونی اللہ  
جماعت تھا ہو تو ایسا قاتم سکتے۔

کبھی سب سبک پہلے اذان حضرت ملاں پہنچنے والی جس دن  
مسکن مکفر فتح ہوا اور کبھی شریف ہتوں سے ہاک ہو گیا تو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر داخل ہوئے، حضرت ملاں پر بھی ساتھ  
تھے، اسی دن اسی حکم ہوا کہ کبھی بھی اذان دین، حضرت ملاں  
کو پڑھنے کی چوتھی بڑھ گئے اور بلند امانت سے اذان دی۔

**اذان** جماعت کی ساتھ نماز شروع ہوئی پہلے کو دلوں اذان کا  
دستور نہ تھا، لوگ یہو ہی اذان سے آجائے اور جماعت پڑھاتی  
لیکن اصرار پڑھی وقت ہوتی تھی، اس سے صلاح ہوئے لیکن کہ  
اطلاع کے کیا طریقہ اختیار کیا جائے، کسی نے کہا اگلے دو شن  
کرو یا کرو اس کی جوک دیکھ کر لوگ آجاتیں گے، کسی نے کہا تو اس  
یادیجا یا کیسے اس کی آذان سے کافی صحیح و جایا کریں گے لیکن  
یہ طریقہ سلام کی روح کے خلاف تھا اس نے پسند نہ طھا جن ہے  
یہ جو یہی ہو رہی تھیں کہ ایک صلحی حضرت مجدد اللہ بن زین الدین خدا  
نے دیکھا کہ کوئی شخص ناقوس نہ مارا ہے انہوں نے کہا ہے یہی سے  
باقہ فرودخت کر دو اس شخص نے کہا کیا کر دے گے، انہوں نے کہا اور  
اس کے خدیجہ لوگوں کو آذان کی اطلاع دیں گے، اس شخص نے کہا کہ  
کہیں تھیں اس سے چھپتے طریقہ بتاتا ہوں، جب نماز کا وقت کامنے  
نہ کرے ہو کر کہا کرو کر دے۔ آئندہ کجھدا اللہ الکبیر اللہ الکبیر  
آشقد آن سکالہ ربک اللہ شفعت آن سکالہ ربک اللہ  
کشید آن سکالہ ربک اللہ شفعت آن سکالہ ربک اللہ  
رسول اللہ تھی علی احتشلتو پیغی علی القتلوا علی القلع  
حی علی القلای اللہ الکبیر ربک اللہ الکبیر ربک اللہ  
حضرت مجدد اللہ بن زین الدین کی انکو محل قدم خوش رہتے  
ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماضی رہے اور  
خواب کا سامنا ماقعہ بیان کیا یہ سن کر اپنے بہت خوش ہوئے اور  
اذان کا یہی طریقہ مقرر فرمادیا، حضرت ملاں کی آذان اونچی تھی  
اس سے یہ خدمت ان کے سپرد ہوئی، اس تاریخ سے سفر و حضر

ہر ہمیشہ پہلے اذان کی خدمت میں انجام دیتی تھے۔

اذان دیلے ہیں وقت کا ہر ایصال، رکھتے، صحیح کی اذان  
بہت سوچیتے دیتے، وقت اگئے سے پہلے ہی مسجد جائے اور طروح  
فریکا انٹکار کرتے رہتے، جیسے ہی یعنی ظاہر ہوئی لور اداذان دیتے۔  
مطہان میں صحیح کی اذان دو سکھنے تو اذن حضرت مجدد اللہ بن زین الدین کے  
پسروں ہوئی اور حضرت ملاں پنچھوکے آخر وقت میں اذان دیتے  
اذن کی اذان اس بات کا اصلان ہوئی تھی کہ اس سوچی کا بہت  
حوزہ وقت ہاتھ پر گیا ہے، اذان سنتے ہی سوچی اسے فرما دیتی

بالآخر حضرت نبی نے قبور پر کراچا احادیث دیوی، اس زمان میں روپیوں سے جگہ ہو رہی تھی، حضرت بلاں شام پڑھنے کے امداد میں مقابله میں جہاد میں مصروف ہو گئے شاہزادے میں جب حضرت میر شام تشریف لے گئے تو حضرت بلاں سے ملاقات ہوئی، اپنے ان سے اذان کی فرمائیش کی، حضرت بلاں نے قسمی ارشاد میں اذان دی، اس وقت عجیب کیفیت تھی، صفا کرام و معنی اللہ تعالیٰ کو احضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ یا دا ڈینا اور سب زار و قمار رکھنے لگا۔

اُس کے بعد کچھ عمر مدد تک حضرت بلاں شام ہیں رہے ایک رات خواب دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھنے کی تھی، اور فرماتے ہیں کہ اے بلاں! یہ جفا کیب نکل رہے گی، مطلب یہ تھا کہ مدینہ سے دور کتب تگ ہو گئے، اکھاں کھلی تو سب چیزیں ہو گئی فرمائیں مددورہ روداد ہو گئے، ہماری کوئی کیسے قبریا، کہ پری پیچے اور فرماتی تھے میتا ب ہو کر ہوتے ہیں لگے، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما نظر ہٹے تو اکھرست صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش و رشتہ کی وجہ سے ان سے لپٹ گئے، انہوں نے اذان کی فرمائیش کی، حضرت بلاں نے اذان کی فرمائیش کے مطابق اذان دی تو ساتھی مددیز میں ایک عجیب کیفیت پیدا ہو گئی، ایک زمانہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نبی مسیح تشریف رکھنے کے تھے اور حضرت بلاں اذان دیا کرتے تھے، لوگوں کو عصیب فاقعات یاد کرنے اور کچھ دیر تک سائے شہریں گئے دلکار دوست، ہوتا رہا۔

**اہل و عیال** [حضرت کے بعد حضرت سعد ابن مخثوم کے گھریں صدیقہ ابن حارثہ کے ساتھ معاشرات (بھائی چارہ) کردا یا بعد کو پور حضرت ابو ذئب کی خوشی کے ساتھ بھائی چارہ ہوا، رفتہ رفتہ گھر پر کی گئی جوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بھی اس کا خیال تھا، ایک مرتبہ ابو ذئب کے لئے کھدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ چارہ ہیں کی شادی فلاں شخص ہے کہ کجھ اپنے حضرت بلاں کا ذکر کیا، کچھ مدد کے بعد انھوں نے پھر شود کیا، تو اپنے پھر بلاں کا نام لی، تیسری بار جب دو آئے تو اپنے فرمایا بلاں کو تم کیوں لٹکراندا ذکر ہے ہے، جوئی اور ہیں، یہ سب کو

گفرنگی خدا میں اللہ کی تاریخ کا یہ پہلا پروردھ مذاہدوں قہا، کافروں نے ست ناچاگیا، حادثہ نیوچاٹ، اور حضرت ایں تھیں صحن حرم جو شیخ ہے تھے، اذان سن کر ان کی آنکھوں نے اور ہر جاگی ایک سے دو صربے کی طرف دیکھا اور کہا اور کہا اور اس میش کو دیکھو۔

### وقاتِ نبیوی کے بعد | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

حیات، مبارک مسیح بر ما قان دیتے رہے، جب اکھرست کی وفات ہوئی اس دن بھی اذان حضرت بلاں ہی نے دی، اس دن مددیز مددورہ کی عجیب حالت تھی، اکھرست کی وفات ہو چکی تھی۔ لیکن بھی تھیں وہ تھیں ہماری تھی، جسندہ ملہر د جس پاک (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جھسکے میں رکھا ہوا تھا، اتنے میں شاہزادہ قات آگیا، حضرت بلاں نے کھڑے ہو کر اذان دی جب آشہ مسیل اُن شیخ مدد اور مسیل اللہ پر پہنچے اور جگہ مبارک کی طرف اشارہ کیا تو لوگ بے اضیاء روئے اور جکیاں بندھ گئیں۔

### سوقِ جہاد | اکھرست صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو ذئب

مدینیت خلیفہ منتخب ہوئے تو انہوں نے پھر افغان کی خدمت یہ سکون حضرت بلاں کے پسروں کے، لیکن اس زمانہ میں وہ جہاد کے نتیجے، حضرت مدینیت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تو خلیفہ کیا کہ اگر آپ پس پہنچے اپنی خدمت کے افادہ کیا ہو تو اور بات ہے، لیکن اگر آپ پس پہنچے اللہ کے ازاد کرایا تو اس اذان کی خدمت سے دست بردار ہوا تھا انہوں اور جہاد میں مشرکت کی اجازت چاہتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تاریخی سی نی ہے، لیکن حضرت مدینیت نے فرمایا کہ بلاں! یہ کلیفہ نہ ہو یا تو کس تکہاری جگہ تاریخی کا صدر ہے اور داشت ہیں کر سکتا ہوں۔ یہ سن کر جگہ اٹھیئے تو آپ کے زمانہ خلافت میں بھی پستہ اذان کی خدمت انجام دیتے رہے۔

حضرت مدینیت کی وفات کے بعد جب حضرت ابو ذئب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے بھی حضرت بلاں سے خواہش کی کہ پستہ افغان کی خدمت انجام دیتے رہیں۔ لیکن وہ کسی طرح ماضی دیجھے اور اللہ سے اصرار سے جہاد میں مشرکت کی اجازت چاہی۔

**مناقب** زندگی ہیں جس کی بشارت مل چکی تھی ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت مسلمؓ کو بلا یاد فرمایا اسے بلالؓ تم کو شرکت ہات جو سے پہنچ کئے جنت میں پہنچ گئے تین نے تمہاری آہت ہپنے آگے سنی، حضرت مسلمؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہیں اذان دینا ہوں دور کععت نہماز ضرور پڑھتا ہوں، اور جب وہیو نوٹھلے تو فرماتا ہے وہ کوکر لیتا ہوں، اپنے فرمایا اسی وجہ سے ہوا، حضرت مسلمؓ جب اس داعیو کو ذکر کرتے تھے تو فرمادیا تھا

دیبا دنی اڑی سے آمدیہ ہو چکے۔

زنگی کا ڈرامہ، اذان کی خدمت اسلام پتھر گناہ تھا، اور موت کے پتھر سے بڑے فضائل بیان کئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موت دن قیامت کے دن ملنگوں در فرد اڑی ہوں گے، اس وجہ سے لوگ کہا کرتے تھے مسلمؓ یہی اچھا ادمی ہیں، وہ موت کے سردار ہیں۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کا ذکر کرتے تو ہمیں محنت و تعقیم سے نام لیتے، وہ جانتے سردار ہے کہ ذکر کرنے اور فرمائی تھے کہ جانتے سردار (یددا) ابو بکر (رضی اللہ عنہ) نے جانتے سردار حضرت مسلمؓ (رضی اللہ عنہ) کو خدا دیکیا، یہ بھی فرماتے تھے کہ مسلمؓ جانتے سردار ہیں، اور حضرت ابو بکرؓ کی غیبوں سے ایک سمجھا ہیں۔

ان فضائل و مناقب کے باوجود حضرت مسلمؓ کو دعا بھی اپنی بڑائی کا خیال رکھا، بلکہ مذاق میں یحودا کسان اور ہاجری تھی، جب لوگ آپ کے پاس آئتے اور آپ کی تعریف کرتے تو ذرا سائیں تو ایک جمیشی ہوں جو کل تک علام تھا۔

## بیان القرآن مکمل (جمیعتانی)

آج بھی مکتبہ تحریک سیل کرتی ہے، بار چھوٹوں ہیں ملکشی کاغذ، الحکای، چھپائی اعلیٰ، ہدیہ غیر محلہ سامنے رکھی، ملکا ملی ست روپے دلار و میٹھوں میٹھوں اسکے دلیوں پہنچے ہے اپنے

دو راضی ہو گئے اور ان کے ساتھ اپنی ہیئت کی شادی کر دی۔

دو صرفی شادی بھی نہ ہو کے خالدان میں ہوتی، بعد کوچھ میں بھی شاخیاں ہوتیں، اس سلسلہ میں یہ واقعہ خاص طور سے قابل ذکر ہے لیکن کسی معرفت شخص کے بیہار انہوں نے اولان کے ساتھ نکلاج کا سیخاں دیا اور کہا کہ میں مسلمؓ ہوں احمد پیر بھائی ہے ہم مسلمون جمیشی علام ہیں، ہم گمراختے اللہ تعالیٰ نے ہمیت دی، ہم علام تھے اللہ ازداد کریما، اگر تم نکلاج کرو تو خدا کا شکر ہے دا الحمد لله، اور اگر وکار کرو تو خدا سب سے بڑا ہے (آلہ علیہ الہی علیہ السلام) مولانا شبلی مردم نے

بھی اسیم کا دا تھلم فرمایا ہے، فرماتے ہیں: —

بارگا فوٹی کے ہر مذکون تھے مسلمؓ کوچھ تھوڑے علامی ہیں، کی میں سال سر جب ہے جہاں کوکری خود میں کہیں جانکے افادہ نہیں ہے کہا گھل کر یہ بھی میں دکھرے پاس نہیں دلت ہے میں علام جمیشی اور جمیشی زادہ بھی ہوں اس ضاکی پنجوں اہلی ترقی تھوڑے جو ہر جو ہر جو طرف اور جمیشی نادہ کی تھی تھی انظر کوپنیں بھک کی کہیں تیس کر دل جھٹکو یہ کہا حضرت فاروق نے یادیہ کہ تو ہو فاروق جب جبلکوں کو یقیناً لائی تھا اٹھ گیا جب زمانست چمارا تھا

## مزاج و طبیعت

خواہ کیا بھی قریبی رشتہ دار کیوں نہیں لیکن وہ سچ ہی کہتے، اور ذرا بھی روح رحمائی سے کام دستے تھے، ان کے بھائی کسی هصرے بخالدان میں شادی کرتا چاہیتے تھے، وہ سکے عزیز دن سے کہا اگر مسلمؓ کہیں تو ہم تمہارے ساتھ شادی کر دیں۔

لیکن جب حضرت مسلمؓ سے دریافت کیا گیا تو ہوتے فرمایا کہ مسلمؓ ہوں احمد پیر بھائی ہے، اخلاقی اور دینی ثقوب میں کچھ بہتر نہیں ہے، تمہارا بھی چلے اس سے شادی کر دو، وہ رسمی چانے نہ کر دی، لیکن اُن لوگوں سے نکلاج کرو اور کہا جس کے بھائی آپ ہیں اس کے ساتھ شادی کرنسے پھر راضی ہیں۔

## وفات

امر ساتھ پرس سے زیادہ ہوئی حضرت صدیق زین اللہ عزیز کے ہم من تھے، سنتہ میں وفات پائی اور دشمن میں باسبُ الصیرکے پاس دفن ہوئے۔

# چند کم قیمتیں مکمل پاپیہ کتنا پیش

دو سچے واقعات ہیں جن پر یہ تین اور سب سنت اسلامی کتب کی تاریخی مسودیت  
ثابت ہے۔ ایمان افراد و اقدامات کیسا تھا تاریخی حوالہ بھی بلا خطر فرمائی قیمت  
**کتاب الصلوٰۃ** امام الحدیثین حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ  
کی تصنیف کا ارادہ و توجہ جو نماز کو درست ترین طریق پر ادا کرنے کی تھے پہتری شعلہ ہے اسی سے۔ مترجم نے ترجمہ کے  
ساتھ حضرت امام کی جایا بمارک پر بھی تفصیلی روشنی دیائی ہے اور فتنتے  
خلق قرآن کے سلسلے میں امام صاحبؑ کی تقطیم تکالیف اٹھائیں ان کا  
پورا حال اشارہ گزیر طریق پر درج کیا ہے۔ سنت کے شدائی اسے ضرور  
ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت بخاری ہے۔

**بیوی الحرام** علامہ معاذ الدین جعفر کی شہروآفان تصنیف ہے جسکی مقالہ در  
مودودی (۲۴)، علامہ مومنی خوارالشد (۲۵)، علامہ سید ابوالنظر رضوی (۲۶)  
جناب رحموی سہلی (۲۷) اور علامہ مسیح الدین احمدی (۲۸) کا ایں علم میں  
کیا درج ہے یہ باخبر حضرات سے پختیدہ نہیں۔ آپ کی تصنیف بخاری،  
مسلم ترمذی، ابو داؤد اور دیگر مستند کتب احادیث سے تسبیب کر چکے دینی  
احکام کا لگدست ہے، جو کوئہ جس دریا کے مراد ہے۔ کم تعلیم یافتہ اور زیادہ  
پڑھنے کھو دلوں اس سبب کتابیں برقرارہ اٹھائیں ہیں۔ تین آنحضرت پر  
انسانی اسلام کے لاجوابیں قلم امیرکبیر اسلامی

**اسباب زوال امت** اسی شہروآفان تصنیف اور دیس میں مسلمانوں کی  
زیوں میں کاصرف رشیبی ہےں مکمالیت ہیں جو وہ حدیث کی پہتری تصنیف اس  
لائق ہو کر ہر شعب اسلامی ایک روزو اسلام اسلامی کری۔ قیمت مدد ہے

اس کتاب میں جو محتویات  
کا حال ہے جو رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرفت بہ اسلام ہوئیں اس کے  
مطالعہ سے بیہقی میں بہت مدد ہے لیکن کہ اسلام اس قدر جلدی کیوں کہ  
شہر دشمن اور گاؤں دگاؤں پھیلا۔ کتاب احادیث اور معتبر تاریخ  
سے سرتباً کی گئی ہے۔ قیمت صرف ۵۰  
**جشن ولادت رسول** ایڈیکس مجموعہ مذاہیں ہے جس کو خوبی کا  
ذیل حضرات کے مذاہیں شامل ہیں۔

(۲۸) علی مشتبی الحنفی (۲۹) مولانا ابوالکلام آزاد (۳۰) مولانا ابواللطیف  
مودودی (۳۱)، علامہ مومنی خوارالشد (۳۲)، علامہ سید ابوالنظر رضوی (۳۳)  
جناب رحموی سہلی (۳۴) ایمان سکھتے فدائیے  
رد علی اور ایں علم کے قیمتیں ہیں۔ قیمت ایک روپہ آٹھ آنٹے۔  
یوں تو اسلامی احکامات فتحم مجددات میں پھیلے  
**اسلامی زندگی** ہمیں ہے ہیں۔ یہیں سب کا حامل حصول جو کچھ  
ہے اس کو نہیں تھصر مگر جا چیز اور دلکش اندرا میں کیجا گیا ہے۔ اسلامی  
زندگی کے شرطیں ہر دو مطالعہ فرمائیں۔ قیمت ۵۰

**خواتین اسلام کی بہادری** یہ مجموعہ انسانی نہیں بلکہ تاریخ  
کے صفات پر کھڑی تاہمد مہنے والے

مصنف کے اپتھے

مکتبہ بسلی دیوبند۔ ضلع سہارنپور (لہیج)

# ٹھکرے اور بیوی ند کیوں کے خری لمحے

۲۳۔ الیف احمد الصادی، قرآن جانکی

آہ کہ تیسی تسبیب طیب خفا ہوتے ہیں  
اسیں سحری ہم تو ہوا ہوتے ہیں  
(الفہد بن جوہی)

شاعر اعظم را بیندر نامہ فیگور سے ہوتے وقت مائیں باقاعدہ  
کی انگلیوں سے ہواں لکھیں ہیں کھپھیں اور بیوں کہا۔  
”تیسیں ہیں، حانتا کی ہو گا اُکسیا پر گا وہ۔“  
بیل ہند سرچی تائیڈ و سہ ہمیں سکر شیری کو گیست مایکرو  
کہا۔ سکر شیری ملکی بھے چاہیں آنا۔ بتر مرگ ہے شرقی  
کروڑی تائیڈ وہ کہا۔ ”جیسا کیا کاموں کا اُت سکر شیری نے کیا  
اوہ گلتا ہی شاعری کی بیل چکھے سے پر ماں کر گئی۔  
مشہور انگریزی شاعر ”جان ملٹن“ نے کہا ”بپر دہ گر دو  
یہ سو اگلک ختم ہو گیا۔“

”ہان کیس“ شہید انگریزی رومنی شاعر نے بتر مرگ  
پر افسوسی یہ الفاظ لکھے تھے۔

”اپنے اور ہم اگلے پھولوں کو صورس کریا ہوں تھے۔“  
”لی روز و لیٹھ سے اپنے بتر مرگ پر پاس یقین ہوئے اور ہم  
کہا اور انتقال کر گیا۔“

”مبارہ کرم و کوئی بخود“  
جادو راشکن سے ہوتے وقت نہایت دلگی آفانیں  
کہا تھا۔ ”اچھا تھے۔“

”ریلیج (RELIEF) سے پس بیوں کرنے اسے ملا دے  
کیا تھا۔“ تم کیوں ہیں اور تارو و در سے  
مشہور انگریزی شاعر جون BAIRN“ بتر مرگ پر

شام مشرق و اکثر سرحد اقبال کے بھائی صاحب اُن کے  
بتر علاالت کے قریب ہی ٹھیک ہوئے تھے۔ اقبال کی زبان بہرے شعر تھے۔

سرود فرشتہ ماز آید کہ نا یہ  
لیسیز، زنجوار آید کہ نا یہ  
سر زمود و زگار سے اس تقدیر پر

و گرد انسانے ماز آید کہ نا یہ  
ہ من کر علامہ، اقبال کے بھائی صاحب نے کہا ”اپ بے کفر  
ہیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ بہلہ بھی اپنے ہم جاؤں گے۔“ اقبال

نے کہا اپ بے جھوٹی تسلی دیتے ہیں، میں خوب ہانتا ہوں کہ  
موت کا فرشتہ سامنے کھڑا ہے۔ ایک سچا مسلمان موت سے  
کبھی نہیں ڈرتا۔

اہ پھر یہ شعر پڑھنے کے بعد ای کی وجہ قصہ غفری  
سے پرداز کر لی۔

لشان مرد مر من با ذوقِ حیر  
چو مر گب امدادِ قسم ہر لبِ امت  
لندن میڈیا نیشنز، ہندوستان، ہندوستان، ہندوستان

لکھرے پھر زیست سے دل اپنا سبز ہے  
پہنچا نہ بھر جا بے چنکنی دیر۔ ہے....

و عائسے تھیت دوچڑھے حسز کو خلا دکریں  
چھڑا دے بھر بھی احباب ہے سکو بار کریں

بیا سے سے دبایا فی کا کاک ملا سے بے  
دھرے بھاں آبادی

کہ اس اس سے ساقی نے دھو اس سے بے

انگلیز فلاسفہ "هابس" HOBSON کے بعد وہ  
کی کسی حالت کا بھی معتقد تھا۔ جتنے وقت اس نے کہا۔

"اب میں آخری خرگز خیواں الا ہوں، ندھیرے ہیں ایک چیلگاں"  
کارہ فیل بلاد نے یہ آخری العطا لائی تھے۔

"بس وقت راری سے ہے مدد اپنے شہنشاہ کی خدمت کی اس سے  
بھی ادھی ہدو کے لئے کرتا تو رہ تھا اپنے میرا ساتھیوں پر چوتھا تھا۔  
مرت و قت "کارہ فیل پلو" سے پوچھا گیا کیا وہ اپنے

ڈھنوں کو معاوضہ نہیں کریں گے۔ اس نے کہا  
میرا کوئی دھنی نہیں۔ معاوضہ حکومت کے ڈھنوں کے ہے۔

فرانس کے انقلاب سے حصہ لینے والی مشہور ناقلوں  
"رول" نے پھانسی کے وقت کہا تھا۔

"وہ اونی تھوڑے نام پر کہیے کیسے گا۔ کہا گئے ہیں۔  
جس وقت جزل بولف بستر و گ پر پڑا تھا۔ اس نے

ایک فوجی افسر کو ہمپلٹ میں سنایا۔ دیکھو دیکھو کیسے ہماں رہے ہیں۔  
ٹھنڈی کوئشش کرتے ہوئے جزل بولف نے پوچھا "کون جب  
وہاں سے بیٹا یا، بیٹن، دیکھا، دھما۔

"مشکل خدا ہیں تو شہر میں کاٹا۔  
علیمیں کوئا؟" درستھون "موت سے بیٹیں سال تک ہیڑہ  
ہو گئی تھا۔ اس کے آخری العطا میں کروں ایسا ہو گا جو اس کی مدد  
خواہش کی تکمیل کا خواہاں نہ ہوگا۔ اس نے کہا۔۔۔

"میں بہشت ہیں میں میکوں گا۔۔۔  
مرت و قت انقلاب پر مدد" ایس بولین "ستے کہا دیں  
عہ کو خاطر کریں گوئے۔

"جسے ملوں ہے ملاؤ اپنے کام میں مثاق ہے۔ امیری گردن ہی  
بہت نازک ہے۔۔۔

"ٹھنڈی باروں ارشید" جب وہ طس میں قبیر ہمچاہا موت  
اس کے گرد مٹلا رہی تھی۔ باروں نے اسی مکاری میں تبر کھدا دی جب  
قریتی رہو گئی تو اس کی صدائی پر چند ہاتھوں نے تمہارا ترکیم ترقی  
پید کی۔ باروں نے شہید ہے اپنی چار باراں تباکر کریں کچھ اپنی ادھافی  
سے قاطبہ تھا۔۔۔

"لوگوں اگر وہ رہنا کہیں فساد ہاں کاں رکھتا ہوں اور رسول اللہ کے مالا کا

آخری بارہ بھی کہا تھا۔ اب مجھے سوچانا چاہیے ہے۔۔۔

وکھڑے (بیوی) نے اپنا دیباں ہاتھ اپنے بترے کے باہر  
پھیلا کر رہا تھا۔۔۔

"اگر مجھیں اتنی طرفت ہو تو کیا ایک قسم کرو میکوں تو میں بتا  
کر رہا کتنا اسان اور فوٹکوار چیز ہے۔۔۔

سرٹایی ماسے۔ پل۔ E.P.D.E. سے باخوا خاکری الفاظ  
بکھرے۔۔۔

"یا فرازو ہماری روح کی مدد فرمائے۔۔۔

ستر ایچ تھوڑی نیز T.H.BURROUGHS کے آخری العطا یہ تھے  
"میں اس دنیا کو نیز کسی افسوس ملاں اور پکتا دے کے چھپتا ہوں۔۔۔"  
چے روز BURROUGHS نے "تم کھوئے  
کس قدر درجیں۔۔۔"

ستر ایچ ہنری O. HENRY "دو شیخ تیر کریں  
میں اونھی سے میں سمجھنا چاہیں چاہتا ہے۔۔۔  
دو گوں کے روشنی تیر کرنے کے قبل ہی اس کی شمع حیات

خود بخوبی کھو گئی۔۔۔  
شری گوپال کرشن مکھٹے۔۔۔

"اب تک اصراف کا تاثر دیکھا۔ اب ردر میری طرف کا  
جاکر دیکھوں گا وہاں کیا لیا چل ہی۔۔۔" چے

ہندوستان کے مشہور سیاستدار اور مکالہ نگار سہا در

پھر دیوان چاہا ہے اسے ہوں جیسا ہے۔۔۔  
وکھڑے دیکھنے سے۔۔۔

کشیر کا ہوا در گلزاری میان جو شہزادہ ایضاً مرتے ہوئے  
کی گی۔۔۔ وہ ایک بہادر کوئی زیب ریتھیں۔۔۔

"میں رہا ہوں لیکن جس علاقے کے لئے ہم لا رہے ہیں وہ دشمن  
کے ہاتھ بھی نہ جاسے۔۔۔"

انگلیزی ادب کا مشہور ناول نگار۔ چارلس دیکنس

CHARLES DICKENS جب لوکھڑا کریں پر گر پڑا تو سے صوفیہ  
پیٹھ کے لئے اٹھا گیا۔ اس کے مختصر معرف اس نے ہی العطا مکھٹے  
"زمیں" اور مگر۔۔۔

"نایا سی میرے نزدیک گناہ تھی۔ مگر مجھ سے نیا دھماج اس انسان دنیا میں کوئی نہیں ملتے۔ میں حکومت اور فرشتہ کا بھروسہ تھا۔ حکومت بچے کی گردہ میرے ساتھ نہ دے سکی۔ دبنت کوئی جو بہت تلاش کیا تھا میں اسے حاصل نہ کر سکا۔ جس سے محنت کی اس سے بچے دغادی۔ میکٹر، ریکٹر، دنیا باؤس اور ناکائی اور پل ہم ہے۔"

یہیں اس نیپولین کے بھرت ہیں تو یہ بھت الفاظ لختے اپنی طاقت سے مشرق دھری کو ہلا دیا۔ اور یہ بھت الفاظ دنیا کی تاریخ میں تماز ترین انسانوں کا درجہ حاصل ہے۔

"خیلے منور ہے کہا تھا۔"

"یہ نے بڑی سی بھتی اٹھائے کے بعد حکومت حاصل کی تھی جو لوچ پھلا کر سوتے دنیا کے دین کو فردشت کر دیا۔ اگرچہ اور نہ رہ رہ مکن کو ایسی حکومت کو اگلے نگاریتا جس سے بچے راستے ہٹا دیا میرے تریں دیں اس ساری حکومت سے بھرپور۔ مگر یہ بات سچھا اس وقت معلوم ہوئی جیسکہ سوتے بچے جھلکیں ہیں کہا۔" شابانی ملٹ کے لیے اٹھانا، اٹھانی ہے جس کی ایک ایسی داستان ہے جس میں ابا بھیرت کے بہت کو رور۔

کارڈ جی کو گوئی سے سچا ہی کوئی کاشانہ بنا دیا۔ صائم غرض میں کارڈ جی کی دیانت نے اہمتر سے جوہر سے نام "کہا" اور آپ کی روچ قصیٰ م CFR سے پہنچا گئی۔

**لوفٹ:-** امر مخصوص ہے ہم سٹاک رفاقتی قوت دیا گئی کوئی بھت لوفٹ ہے شروع مخصوص ہے میں آندا گی۔  
مخصوص ہمار کو ہملا شروع ہے کہ اپنی تحریروں میں وہ اسلامی میا نظر کر پاہیں اور تو انہوں نے پریز کریں۔ پہنچنے مخصوص ہے جو ہے بعض پیزیز پسندیدہ ہیں دیانت بعین بالکل نالمسنودہ اور غیر مصلح ہیں اور اسلامی نقطہ نظر سے تاریخ کی بڑی مخصوص کا تھبک بیٹھا تو اس سے تہہ مخصوص ہے کہیں پہنچنے مخصوص ہیاں پر ہو سکتا ہے۔  
عاقی بلا شارہ کافی است!

(۴)

سچے دل سے تائل ہوں۔ آخری وقت میں اقراء کو تاہوں کیسی نہایت ہی گہرا کار انسان ہوں۔ وگ بیچتے ہیں کہ میں ہمیشہ خوش نصیب ہوں ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں ہمیشہ ہمیشہ انسان ہوں۔ جسے ساری ہمیشہ پرستہ آ سکا۔ میں نے اپنا غم غلط کرنے کے لئے چاند ناچانہ ترہ مخصوص اختیار کیں۔ لیکن اسوس میں ہم سے بحث حاصل نہ کر سکا۔ میں اس بات کا احتراض کر رہا ہوں لہ حکومت کے کاموں نے اور حکمرانی کی بھتوں نے بچے عاقبت سے غافل کر دیا تھا۔ خواہ بھے معاف کرے چھاپنا زندگی کا کافی ایسا دن یا دنیں جو میں نے میکری سے گذاہ ہو۔ اب میں بھوت کے تھویں چار بہا ہوں۔ مخترب بھوت بچے جس سے جو کوئی اور یہ قبضہ جو میکر سامنے نہ کوئے ہو سے یہ میر جسم کو ٹھلیں گی۔ یہی یہوں انسانوں کا ناکاہلی سے جو ہیری طرح غافل اور بے تیرنہ تھا۔ اس کے بعد ہارون الوشیہ کے حکومت کا اتنا تھا میں کے باشے میں ایک ایسی حکومت کو چند ضروری مشکل سے بیٹھا دیا تو اس کے لئے اپنی میکری سے اٹھ چکا۔

"مکن والوں تک اپنی سے بناہ فوجی طاقت سے دنیا کو ہلکا اور بھیجا حکومتوں کا تختہ المٹ دیا۔ لیکن جب بھوت کا فرشتہ اسے مکانی دیا تو یہاں پر ہو گا۔"

"میں دیا کو سچ کر ناچاہتا تھا۔ گھوٹ نے بھیج کر دیا۔ میں سچ دہاکوں کو کچے بیگناہ انسانوں کا خون بیہا یا۔ اور میں دنیا سے کیا لیکر جانہ ہوں۔ افسوس کیجیے زندگی کا دھکوں ہی معاصل ہو گا جو ایک مہمی انسان کو پرستہ۔

اچھا ہے اکیس دنیا سچ کر سکا کیونکہ میری فتوحات کا دائرہ جس قدر سچ ہوتا اسی قدر دیا دھکا ہیوں کا ہار لیکرین دینا سے جاتا ہے فوجی سپاس میں دفن کرنا کیکہ تکہ میں سچا ہی تھا اور سچا ہی ہوں۔"

"ہیں مکن والوں تھم کے مایوس ہیں لاوسے ہو سے العطا جس کی بھویں کر دزوں انسانوں کی زندگی تھی۔

"نیپولین" جس سے ایک قیدی کی صورت میں انتہائی بالمی۔ کے عالمیں جہاں دی۔ اس کے اخسری الفاظ کو قده نہ دنکہ ہیں۔

دار الفیض رحمانی کی ایک اور پیشگش

# جوہر و مردمان

بھی طرح "بہر دُر دُز بخفت شنے" نتیجت کر دیا ہے کہ حمدیہ طرز فلاح کے مقابلوں میں قیم دعائیں اسے بھی وقت کو تھا اسی طرح "بھر دُر دُز بخفت شنے" بھی نتیجت کر دیا گہ دانتوں کی بھت اور جس دلکشی کیلئے ذائقہ پاؤڑ دار لذت کیم کے مقابلہ میں بھی اس سردم بالاشیں کے مصادق ہو گا۔

- دانتوں کی تھام بیماریوں کو درکر کے مدد کو خرابی سے بچاتا ہے۔
  - واڑھ دامت کشیدیست شدید درد کو فرمی تسلیم دیتا ہے۔
  - کیسر کو مارتا ہے اور بیٹھے گئے دانت جماتا ہے۔
  - صحت دانتوں کو هزیر ہوانی عطا کر کے انسو الی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔
  - روزانہ بصبح انگلیوں کے ملکر لکھی کر دیجئے دانت چمک اٹھیں گے۔
  - اگر دامت یا دائرہ میں درد ہو تو ذناسا ملکر بال پہکا ہے ورد دُر ہو جائے گا۔
  - دانتوں کی پروواہ کرنے سے مدد کی اکثر بیماریاں پس اہو جاتی ہیں، والشنہی اسی میں ہے کہ مریض ہونے سے پہلے دانتوں کی حفاظت کریں
  - چار تولہ کی کشیشی کی قیمت دنیا آئے۔ حصولہ اک ہجھر۔
- لوقت ہے۔ اگر دُر بخفت کے ساتھ ملکا یا ملے تو دوں جیزین ایک جسی محسول ٹاک بھی ایک دوپہر چار نئے میں پہنچ جائیں گا۔

دار الفیض رحمانی دلو بیند ضلح سہار پور روپی،

# مُسَان

# مسان

کتابِ مصطفیٰ

کی انت ائمہ تیر کبھی آؤں و خون بھی آئے گتا ہے۔ اور کبھی قفس بھی ہو جاتا ہے۔ رات کے وقت غصیف بخار ہو جاتا ہے۔ کبھی کوہرو نفت بخار رہتا ہے جس میں کبھی بیٹھی ہوتی رہتی چوپڑت پھولوں اور شارہ رہتا ہے۔ پیٹ کے خرد جاذب ہوتے ہیں جب ماسار یا ہائی میں ستدہ پڑ جاتا ہے تو قد احده سے جائیں جذبہ نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ خدا حس کو جگایا جائے کہ جو زر ہو تو اپنے آنکھوں میں ملی باتی ہے اور دہان سے دستوں کی صورت ہیں فتح ہوتی ہے۔

المختصر نزد الچھی طرح ہضم اور جذبہ نہ ہونے کے باعث بچ روز بروزہ بلا اور سوکھنا چلا جاتا ہے۔ ملک پر بختر پاس پڑ جاتی ہیں۔ چھروں سوکھ کر بیندہ کے پیٹ کی طرح ہو جاتا ہے کنپیاں بھیجتے جاتی ہیں۔ بالآخر صوت واقع ہو جاتی ہے۔

آنایمہ حس میں باقاعدہ علاج کیا جائے اور اس مرض کی مخصوص دو ائمہ دی جائیں تو سخت یا بہو جانا مشکل نہیں۔ سیرا بارہ کا تحریر ہوئے میکڑوں پر پیغام خدا میرے باختہ سندھست ہو چکے ہیں۔

اسیکاں۔ اس مرض کے اسباب ہیں جو کوچھ خوب طوال نظر انداز کیا جاتا ہے۔ پس اتنا سمجھ لیجئے کہ البتہ ہضم میں کبھی سبب کے قسم کی خرابی میدا ہو جانے کو اس مرض کی ابتدا ہوتی ہے۔ جبکہ سیرخوار اور کم سیوں کو دست نئے نہیں تو ان کا علاج بڑی بولڈیوں کے چکلوں یا جنی بٹی دوائیوں سے کر کر کیا جاتا ہے۔ بلکہ ایسی دوائی کیا جائے جو مسان کے دستوں کے لئے بھی مفید ہو۔ طبیب کافر حس میں کہ علاج شروع کرنے سے پہلے مرض کی تشخیص کرے کہ دست معدہ کی خواہی ہے مگر

سان کا مرض جس کو سوکھا رہو گی بھی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں کثیر پایا جاتا ہے۔ ہندوستان کے بعض ایسے حترس ہیں جنہیں افغان اور جمالت کی تاریخی زیادہ ہے اور ان وجہ سے پوچھنی گذا۔ حقانی اور آن کے رکھ رکھاؤ کا محتقول بند دست نہیں ہوتا ان میں سوکھے کی بیماری ۱۵۔ ۲۰ قیصدی سے زائد بھوکی کوہ پڑھتی ہے۔ بعض خاندانوں میں تمام ہی بچے اس نامہ در مرض میں بیٹا ہو کر راہی عدم ہو جاتے ہیں۔ اکثر عورتوں کو کچھ ایسی شوانی مخصوص شکایات موجود ہوتی ہیں۔ جن سے نہ انہوں جعل ہیں پچھلی خراب اش پڑتا ہے اور آن کی اولاد کی بعد دیگرے اسی موزی مرض ہی ر دائی مفارقت دے جاتی ہے۔ عموم اس کو مرعنی جس میں سمجھتے اور بیکت طبیب یا دید کا باقاعدہ علاج کر سکتے کے آسیب یا چڑیں کا سایہ کر تقویت اور گنڈے کے کارستے ہیں اور حبیب ان کو کھا جاتا ہے کہ مسان "بھی اور مرضوں کی طرح ایک مرض ہے تو کہنے والوں کو پا گل خیال کرتے ہیں۔"

ہماری اکثر تعلیم یافتہ ہمیں بھی اسی دعہ میں مبتلا ہیں بھی سبب ہے کہ اب اسے مرض میں اس کا صحیح علاج ہو نہیں پاتا اگر اطباء کی جانب رجوع بھی ہوتے ہیں تو اس وقت جبکہ مرض ناقابل علاج ہو جاتا ہے۔

المختصر ہر سال بہ شمار عرب زبانیں چھانت اور توہین پرستی کے دیبا کی بھینٹ چڑھ جاتی ہیں۔ سوکھا مسان دراصل بچوں کی دلیل ہوتی ہے۔ اطباء اس کو "دق الاطفال" کے نام سے کو سوم کرتے ہیں۔ غذائی خواری کے باعث معدہ اور آنکھوں میں خواری پیدا ہو جانے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے اور دستوں کا رنگ اور قلام بدلتا رہتا ہے۔ کبھی ہر سے کبھی پیسے کبھی چاہوں کی پیچ

روز بروز اگر اور مکرر در چھٹے واسطے یا پہاڑ سبز خارج پر کی جائے تو ہم کی تحریم کی بیانیں دیر ہم اور نفاذ فذ اوس سے استعمال نہیں کرے۔ لیکن اگر کم اور شرمند اس کے کام سے۔ آگ کے پاس زیادہ دیر بیٹھے۔ بیز گرم اور شرمند اس کے کام سے۔ آگ کے پاس زیادہ دیر بیٹھے۔ بیز جنمی تعقات سے بچنا چاہئے۔ اگرچہ بھر فدا الحلقے لگا ہو تو ہمیں اسی طبقہ کے ساتھ شرمندوں کی تحریمیں۔ سالوں از منگل کی بھر فدا سوچی کی دلیں روشن دوڑھیں جھوگ کریں۔  
بڑھانی پر اور اُس کی نذر اپنی معموقی اور زندہ ہمیں ہوئی چاہئے۔

**علمراج** اگر کسی عورت کا ہر بچہ اسی مرعن کا شکار ہو کر گردھنی کر جاتا ہو تو اس عورت کا علمraj ہوتا ہو یا کچھ عرصہ زندگی کے لیے نکل جائے۔ دل کے اس مفارقت دنیا پر تو اس عورت کا علمraj حمل سے پہنچے یا حمل کے ابتدائی تین ہفتیوں میں کسی ہوشیار طبیب سے کر لیا جائے۔ اگر بار دلی یا سائل یا کسی اور لیسے مرض میں متلا ہو کر جس کا اثر خارج پر کی صفت پر پہنچنے کا اختلال ہو تو اس بچہ کا داد دہ بائی کی تال کے چھوڑ داد دنیا چاہئے۔ اگر کوئی طبی ابداد نہ لے تو زیل کے خلوں میں سے کوئی حسب ضرورت استعمال کریں۔

(۱) تھم گاؤڈ بان۔ سست گلو۔ بھاشیر۔ نہ ہر قسم اول۔  
ہموزن۔ سفوف بنا۔ ایک۔ ایک۔ تی بکری کے دودھ کے ہمراہ دیں۔ یا شیر اور میں حل کر کے۔

(۲) شاخ مرجان ایک توہہ کو گدھی کے دودھ۔ بیمار میں کھریں کریں اور ایک ایک دلی دنوں وقت مکھلائیں۔

(۳) زردی بیضہ مرغ سالم کسل پر ڈالکر بچہ کو اس پر دس رکب سے بچائیں کہ اس کے پانچاند کا مقام زردی پر رہے۔ یہ زردی بخواری درین جذب ہو جائے گی۔ چند دن بیچل کریں، انشا اللہ مرغ دوڑ ہو جائے گا۔

(۴) ذیل میں گلیوں کا داد ہجرب اور زندہ اشترستہ میں کمی ہوں کہ جس کے متواتر والیں روز کے استعمال سے سوچا ہو الاغ بچہ طاقتور ہو جاتا ہے۔ تمام عوارض سے بیاس۔ دست۔ بخار۔ کھانشی۔ دودھ کا اٹھنا اور دانت بکلنگ کی تکلیف وغیرہ بھب ددر ہو جاتی ہیں۔ مستان کے لئے قوچہ بیدف گولیاں ہیں۔ کمزور اور پڑی سے چڑھا لے جو کہ بچے صحت یا بچہ کو کہے تھے ہو جاتے ہیں۔

آئی ہے ہر یا آتوں میں سوزش و خرابی ہو کر یاد انہوں کے نکشوں کے سبب سے یاد میں کی وجہ میں عطا نہ تو نہیں ہے بیٹھ اور آتوں کی بیہت غورتے ہر تکون معافانہ کر کے جھوہ کو ناجاہیہ کر دو جاہد ہیں ورم تو نہیں ہو گیا ہے۔ اگر آتوں میں زخم یا خوش یا غدو جاہد ہیں ورم پایا جائے تو "سان" کا شہد کنیا نہ فروزی ہو سوکھا سان کا مرعن زیادہ تراصوں گاہے کا

**حفظ المقدم** دودھ پہنچے سے ہو اکرتا ہے۔ اس لئے گاہے کا دودھ خصوصاً یا ہر لاغر اور مریل گاہے کا دودھ بچوں کو ہر گز نہ دینا چلتا ہے۔ ملا دہ ازین گاہے کے کچھ دودھ سے نکلے ہوئے جھوہ اور کرم نکلے ہوئے دودھ سے عیسا کر آج کل عام طور پر مٹا ہے۔ بچوں کو بالکل بچنا چاہئے۔

جاہے لگکے میں عام طور پر یہ دستور ہے کہ جب بچوں کو ماؤں کا دودھ ہضم اور موافق نہیں ہوتا یا اس کے دودھ کم ہوتا ہے یا اس کی ایسی بیماری میں مبتلا ہوتی ہے جس سے بچہ کی صحت پر مضر اثر رکھنے کا قوی اختلال ہوتا ہے تو بچہ کو گاہے کا دودھ پانی لا کر دیا جائے یہ طبقہ صحیح نہیں ہے۔ گاہے کو دودھ کے نقصانات جھن پانی لا کر دیتے ہے رفع نہیں ہوا کرتے۔ ایسا دودھ تو بچوں کو اور مکرور کر دیتا ہے گاہے کے دودھ میں جو جھوہ کی سبب پھیکیاں پڑتی ہیں وہ اس کے دودھ کے مقابلہ میں زیادہ درجہ ہمیں اور لشکن بخواری ہیں۔ جن بچوں کی ہر درجہ کا داد اور مراد عضو گاہے کے دودھ پر ہوتا ہے وہ اکثر سوکھا سان میں مبتلا ہو ہی جاتے ہیں۔ پس اگر بچہ کو اپنی داد دے دیتے کی ضرورت ہی پڑتے تو گاہے کی جگہ بکری کے دودھ ہے اس کی پر وکش کی جائے جو اس قسم کے نظرات سے بالکل پاک ہوتا ہے۔ اگر بکری کا دودھ نہ لے اور مجرور آگاہے کا دودھ دینا ہی پڑے تو اسے کی توہر گز نہ دیں۔ اب اسے ہوئے دودھ میں بھی چند قطرے چونے کا صاف شفاف پانی شامل کر لیتا چاہئے اور بچا کے شوگر آنٹاٹک پانی چاہئے۔ بچوں کو صاف تھریہ اور چواد اور مکانات میں رکھنا چاہئے۔ بکھی اور صاف تھریہ میں بچوں کو کھلانا چاہئے۔ ایسا تنگ پانی جس سے سینہ پر دبایا چاہئے۔ بچوں کے پاؤں گرم اور سر مٹھنڈ ارکھنا

مرسیہ بیان "مردار یہ جی بلے" کے نام سے یہ تیار ہوتی ہیں بیستکاروں  
با تقریر ہے یہ کا ہے ہمیشہ تیر پر بہت ہی بالای ہے بخوبی مندرجہ ذیل ہے۔  
خواصیبِ ناصیلی۔ زبر ہمارہ خطاطی اول نمبر، حجراں میود۔  
اندھہ شیری۔ رشیشیں۔ کھراں ششی تین تین اونٹ۔ رہاں سوس  
مخرکر کجھوہ۔ معرکوں گئے۔ نار جعل دریائی۔ طباشیر کو دپا چیخ پانچ ماشر  
ست گلکو خانہ ساز اور مردار یہاں پر ناسفہ چہ چھا شر۔ درق مطراد اٹا  
درق نظر۔ فاذ ہر حیاتی۔ سستگا اندھہ منج تین تین اونٹ پوست بلے لذت  
عرق گلاب خالص۔ عرق بید مشک۔ عرق بید سادہ پانچ پانچ ماشر  
خوب گھر کے تجوہی گلیاں بنالیں۔ مج و شام ایک ایک گل  
عرق گلاب یا عرق گاڑیاں یا شیرا در یا شیر مرنیں حل کر کے دیں۔  
اور قدرت حق کامل حل خفریاں۔

یہ میرے سعد اخانہ کا بایہ نہ تاز نہ ہے بلکہ بعض رفاه عام کی  
خاطر درج کر دیا ہے۔ الگاس سسلیں کوئی بات دیافت کرنی جو تو  
جاں کا کارڈیسیں۔ پہنچ پرستیگ عظیم زیری۔ اسر وہ صلح مراد آباد لکھنا  
کافی ہے۔

## چنجبورہ (عکسی)

چھٹے جسی سائز کا جلد حسین چنجبورہ صرف دس انسنے میں۔  
سفید کاظف پر خوبصورت بلاکوں سے چھپا ہوا۔  
اس پتھرے طلب فرائیں۔

منہ کا پتھر ملکتہ بھلی دیوبند صلح سہارا پر پڑے۔

لکھنؤ کے مشہور عطریات، حیدر آباد کن واقع چھلی  
مکان سخنیزدگ ناصری محمدی لکھنؤی تاج عطر، اشنو پونڈ  
بیکری ایں، ناخن پیٹت اسٹاک لوم تھوپیٹ، لٹکہ برش، همان  
وغیرہ، جملہ سماں مکھا جیں ملتا ہے۔



# کوہ مہر کھوڑے

(مستقل عنوان) (نقد و تبصرہ)

ادبیار اگر کتاب میں خطا نئے ماسٹر دین کی زندگیوں سے متعلق ہیں۔  
حضرت ابو الحکیم (دری) حضرت عمر فاروق (دری) حضرت عثمان (دری)  
حضرت علی (دری) ان میں مولف نے اختصار کے مان虎وں صاحبِ کرام کی پاکیزہ و  
معقدس زندگیوں کے اہم حالات و مواقعات مستند و معترک کتابوں سے  
تجایت اسان و لذشیں اور ما فہم زبان میں جمع کیتے ہیں۔  
ملکیت و دین و داشت کے یہ تراجم ہی کتاب پر اس لائق ہیں کہہ کر  
خصوص بچے خواہ کسی اسکول یا احمد شہر میں کوئی اور نصاہب پڑھنے پڑے جو اس  
لیکن ان کتابوں کا مطالعہ ان کے بیچے ایڈیس ضروری ہے، مصرف  
بیچے بلکہ اپنی اسلامی تاریخ اور سنتی ادبی دینی علم سے خوبصورات  
کی بھی عکس کریں اور کتابوں سے وہ بیش بہا فائدہ حاصل کریں کہیں  
جو بعض ادوات بڑی بڑی کتابوں سے حاصل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ مصطفیٰ  
اد دن اشرک کو جزوی تر خیر سے اور کتابوں کو مقبول بناتے۔

## ترین الصرف | مجموعہ

صفاتِ عالیہ، تادل سائز، لکھائی پھیان

پسندیدہ، کاغذ اچھا سفید، قیمت ایک روپیہ۔

ناشکو، حارا العلیم، درود العلام لاصٹو قیمت ایک روپیہ  
اسی نویجے کی کتاب "ترین الصرف" پر کسی گروشنہ اشتافت میں تبصرہ کیا  
ماچکھلے ہے "ترین الصرف" بھی اپنی اثاث دیت، لذشی اور تعلیمی جیشیت  
سے ایسی ہی جام اور پسندیدہ ہے، صرف دو گل ممتاز اکٹھ کر  
با مقابلی یہ کتاب قیاس کی جگہ استقراء اور "اعلمیت" کی پیمائش  
ہی ذہانی گئی ہے، اور یقیناً موجودہ پوری ضروریات اور فکر و میں  
سکھنے پر انداز نسبتاً مفہیما ورز و معاشرے، ہم برادرانہ اسلام سے

اصفہن ہے۔ جا ب شرافت حسین یحییٰ بادی،  
طبع کر رک، ارشاد حسین ندوی، مکتبہ دین و ارش  
مکار، مکتبہ، کائن۔

تادل سائز بھی بھی یہ کتاب بالمال پائیج چھوٹوں پر مشتمل ہے۔  
فی الحال اس سے کچھ کہا گی کہ فتنہ، رعنی معلومات و معلومات کے لیے تسلی  
سلطان الدین ب کی جیشیت سے کتاب کی بھی حصہ پر ملکیت نہیں کیجا ہا مکنی  
جس طبع و تدوینہ تعلیم کی خاطر اس کے پائی جھٹے قصیفہ، کئے گئے ہیں، اس طرح  
یہ سلسلہ جتنا ہا ہے اسکے گھر طایباً حاصل کئے ہے۔

کتاب اسلام کی ایمنانی مدد مبارک کی تاریخ اور اسلام کے  
بیاناتی حقائق کی تشریع اور طریقت کے فرائض و ادارے پر مشتمل ہے، دیگر  
مشتمل امور بھی مناسب مقامات پر ملحوظ رکھنے گئے ہیں، ہر دوسرے  
حقہ میں یہ کتاب کے مقابلہ تدریجی ارتقاء اندیختوڑے اسی حد تک موجود ہے  
جس حد تک کسی تعلیمی اور درسی کتاب کے خلفی حجوں میں ہونا چاہیے  
ابتدائی تعلیم کی بھی دینی کتب میں وقت مذاوال میں ان سے بلاشبہ  
یہ کتاب مقابلہ ادا ذکر قی میں، قیمت حصرہ اقبال، دو روپیہ سوم  
چہارم، پنجم۔

اسی مکتبہ کی کچھ اور کتاب میں بدلے تبصرہ میں تصریح ہے  
"اچھا فاتحہ" ابتدا حرف شناسی کے لئے ہے دیت (۸)، اور  
"دروس الاطفال" عربی تکمیل کے لئے دیت (۹)، "آسان فتحہ"  
حد اول، وضما در طہارت دھیرہ کے احکام پر مشتمل ہے دیت (۸)،  
"اللہ کے رسول" سادہ در لشیں (۱۰)، اس سیرت کی بیاناتی اور اہم تر  
قصیفہات کا خسزادہ ہے دیت (۸)، "اچھے قصے" احادیث سے  
اخذ کئے ہوئے ایمان افرزو تقویں کا گھرستہ ہے دیت (۸)،

جب پوری کتاب پڑھنے کے قابل ہو جاتا، لیکن افسوس اور شرم دلگی کے ساتھ بچھے احتراف ہے کہ باوجود وانتہائی کاشش اور احساس فرض کے ہیں پوری کتاب نہیں ملا سکا، جس کی حقیقی وجہ کتاب کی سخی اور جوست نہیں، کیونکہ سخی سے سخک کتابیں بسی ہیں نے بار بار پڑھتی ہیں، لیکن اصل وجہ کتاب کے موضع سے دھشت، اس کی تفصیلات سے مگر اور اس میں درج شدہ مباحث سے کوت اور ابحص کا پیدا ہوتا ہے۔ معلوم نہیں کہوں اور کس قابو کے پیش تفریز اکثر رآ اہل ملی ماہبے اپنے قیمت و قوت کا کثیر حصہ اور کافی پسیہ صرف کیسے اس کتاب کو شائع کریں۔

آن کی دنیا میں ایسی تخلیق ایسا ہو جاتا ہے ایسی مخلسانہ دوراز کارکتاب کی اتفاق بھی لوگوں کی تخلیق ہیں جو کسی کسی پرانی یوں نہیں۔ کتاب کے ترتیب کی سخکتی ہے، کوئی شک نہیں کہ مصنف نے سے انتہائی کاوش کیتیں ہے کام لیا ہے، لیکن کاوش و مبحث کے بے عمل اصراف کی ایک شاندار مثال سے زیادہ ہے کتاب کچھ نہیں ہے، عقل اول، جو لوٹی راست العقول، حقول ماشر حکم کل دغدغہ قسم کی جیزین مسلمانوں کے ایک بدترین اور گراہن اور جاسدہ مانکن دود کے سے زیبا ہوں تو ہم آج کی سائنسک حقیقت پرستی میں دنیا میں ان کی کوئی وقت و قیمت نہیں، مصنف نے الگ چھے مرخوذات کے اس اشارہ کو قدیم قدم تبرہ کیتے ہیں اس کی کوشش کی ہے، لیکن ان کو ششودہ ہیں وہ خود کثیر ملجموں اور لغزشوں میں گرفتار ہوتے ہیں۔

کمال ہے کہ جن امام نہیں دوست کاروں کو مصنف خود علم و تحقیق کی روشنی میں، جھوٹا، فریضی اور خود فقط ثابت کریتے ہیں، جنیں کو بربر "ستیدنا" و "مولانا" و "طبری" کہتے ہیں، کتاب میں سیکڑوں بزرگوں کا تذکرہ ہے جنیں سے تقریباً بھی کے اقوال و ارشادات اور مصنف نے وزن دار اعزازات میں بسی کو سیدنا بھی کہتے ہیں، یہ لفاظ روحا داری اور فروتنی کی بہت بھونڈی اہل اس ہے۔

کتاب کو جیسی درجہ حرمت سے کھاگلی ہے اور جتنا کثیر ہے درجہ کٹے گئے ہیں، کاش اتنی کوکاوش مصنف کی اور کام پر کرستے تو کارناہم بخاتم پا جاتا۔

سفارش کرنے سے کہ کسی بھی کتاب کی عسری تعلیم ہیں اس سے فرد فائدہ اٹھائیں۔

ایک ات بوجہہ سے غیر متعلق ہوئیکے دیواریم کچھ بیرونیں بھی گے۔ یہ ہے کہ پوری کتاب (بچارہ) محسوس آگئی، لیکن کتاب کے - تولف کا نام "معین اللہ" بھی نہیں آیا، جماں میں ملمناقش میں نہ نام قابل نظر ہے۔

**بھارت اسلامیتی حرب کی حقیقت اور اسلام کا نظم** از ڈاکٹر ناپولی ماحب صفات عزت، قیمت مات روپی، کافر مخصوصی، اکھاں جیہی ایضاً خفت سائز خاتم پیغمبر ۱۴۰۰ یا ۲۲ + ۲۹ نامشہ۔ دی اکاذی اف سلیک اشٹنہ، آغا پورہ حیدر بادوکن۔

ایک تبرہ لکھا گئی ریاضت و امانت کی پوری پوری پاسداری کرے تو بعض اوقات اس کے لیے بڑی بیچرگی اور شکن بیباہ جاتی ہے، مثال کے طور پر اسی کتاب کو بھی، سات سو صفحے کی ایک ضمیر کتاب ہیب کی مصروف شخص کا تبرہ سے لیتے دیا ہے اسے اور دو شخص پوری کتاب پڑھے بغیر تبرہ کا صادی نہ ہو تو یعنی اس کے دل و داغ پر اکدم بہت بڑا لمحہ جائے گا، اور پھر جب وہ دیکھ کر کتاب اپنے موقوڑے اور تفصیلات کے اعتبار سے ایک بالکل جیب اور جمل و پالیں شستے ہے، تو اس کی پریشانی اور فکر کیا تھکانا، وہ اپنے بھی سیکنڈ رافت اور فوٹو فلٹر اور ہی پڑھ کر کہ اور کس طرح اس کا مطالعہ کیا جائے، ہم تو اس کا اخراج کار و قلت کا کارلے اٹھا یا ایسا اور اس کا نام لیکر شروع کر دیا گیا، فردوی کا افادہ ہے کہ تبرہ طلب کتاب میں پڑھتے وقت پسل سے ایک کاغذ پر ان صفات کے نمبر ڈالتا ہے، جنیں کوئی لکھا یا جلد یا یا بات ذکر طلب ہو اس میں قابل تعریف یا لائق احترام دو دوں طریقہ کی جیزی کی شان ہیں، لیکچھے احتراف ہے کوئی نظر کتاب کے صرف پیاس سالم محفوظ ہو جی، جس بھے اتنے نشان لگاتے پڑھے کہ ایک بار جب نہ پڑھنے لگی تو یعنی کہیا پڑا کہ اگر پوری کتاب میں ہی عالیہ انتہائی نظر گئی تو یعنی کہیا پڑا کہ اگر پوری کتاب میں ہی عالیہ انتہائی احتراف کے باوجود تبرہ، ایک سبق کتابی کی شکن اخیار کر جائے گا ان مثالوں میں اکثریت لائق تعریف چیزوں کی تھیں یا لائق احترام پا گوں کی ۹۱ اس وال کو تکرار نہ لازم کیجئے، کیونکہ تو جب لائق تعریف ہوتا

اذھانات کی لوچن معاشرہ انسانی ہے، کرنا چاہتا تھا ان کے لئے خیالیں کر کھیلنا اور تکھلا دھوٹھا ہیں، زہرا اور جریت اور سوتھا کا درجہ بھتی ہے۔

آج اسلام کا مقابلہ یہ ہے کہ علم الاسلام اور "ضم المذاہات" سنتیں، دردشیت اور دیدا خیت، اور سینت پال کی گمراہی اور اسلام کے دریافت ہیں بلکہ گیوڑم "قوم پرستی" وہ پرستی، پسپری اور اسی طبق کے دیگر گاہہ پرست اور غاہر پرست ناہب و نظریات اس کے مقابلہ ہیں۔

**صفقی یوچے :- مولانا**

اوسمی ملی درود۔

**مسلمانوں کے عروج و زوال کا شانشیخ کر حمد، مکتب اسلام**

گون دوڑھستو، صفات عالمی، اول سائز کو فرسنید لکھائی چھائی پرست یہ رفتہ رفتہ

اعلان، پیدا ہوئے اور ملکیت کی قیمت پار کر کردار کو

املاک، پیدا ہوئے۔

یہ کتاب صدق نے پہلے ہر یہ دن بان میں تصنیف فرمائی تھی جو مالک اسلام ہے جس کی بارشانی ہے کہ مقبول ہے جو ہر یہ دن بیٹھتے افادیت کے پیش نظر اپنے اس کا اور تو جو جدید کیا اور رابطہ جسکے معاشرے مانگ رہے۔

کتاب کو راتیں تا اندر پڑھنے کے بعد واضح ہوا کہ اس کے معاشرین عالمیہ اور طرزیہ ایں اور دردشیت ہیں اتحی غوریاں ہیں اگر تفصیل ایں کاہر کر کیا جائے تو ایک استقل کا پر تباہ ہو جائے اور صرف نے خالی ملی و تحقیقی بینا دل پر بہایت جماعت اندازیں اس حقیقت کو واضح کیا رہے کہ انسانوں کو جب اسلامی قیادت میں رہنا میسر ہوئی تو کیسا رشک اگری عوام انسانیت نے مصالح کیا اور جب قیادت و سیادت سے محرمنی ہوئی تو کتنا زوال نزیں انسانیت کے حدودیں آیا۔ ایک مسلمان کے لئے تو پھر حال اس حقیقت ہے کہ تکھیں نہیں ہے کہ اسلام ہی وہ واحد و یکتا ہے اس کی حیات میں ہے جو دنیائے انسانیت کو مجھ نہیں معاشرہ، پھر نہیں اور اصل اصول اور وظیقی چھپورت والی اف暢ا کر سکتے ہے، لیکن مصنفوں نے اس حقیقت کو پختی کرتے ہیں ایسے شواہد و دلائل ہے ثابت کیا ہے کہ ایک غیر مانبدرا نا و نصف جزوی خیر مسلم ہی اس حقیقت کو

ہم ہیں جانتے ہیں علم کا ہے کون ساطیقہ ہے کا جو اس کتاب سے استفادہ ہے مسلکیہ صدقی کہ صاحب کتاب کی محنت اور کار و شر کا اٹھا سمجھے، پھر سکتے ہے کہ اسی کا لکھتا اور جو شیت اس کی بددلی اور لذت پسندی پر صوق ہے، اور کچھ لوگ اس کتاب پر ماقبل ہے ملکیں، لیکن اس خوش ذوق اور علم پسندی کا ماصل کیا ہے، اس کا امامت و وقت، انتشار پر مکمل اضطراب رہا۔

گزشتہ مدرسیوں میں ملکیں اگرچہ پہنچنے والے اسیں اور اُنہیں دردشیات مال کی کھال لکھنے اور سادہ و صاف دین کو زلفی میوب کا طبق پیچ دیجی اور شکر دشکر، بہانے میں بھروسہ کرنے رہے تو اس کا فائدہ اپنی کم سے کم شہرت اور روزت و دلات کی کھلی بیس تکھے نہ کھو جاتا تھا، پھر یہ نہیں بلکہ اور بالعده الطبعیاتی جو اس کی آنڈھیوں اور طوفانا لازم کا ہے ایک خاص کوس قاص دوڑھو جکی رویں اور باب علم و مکار کا ہبہ جانانے پر ملکی خاصیت اور غیر شوری تھا لیکن آج جیکہ ان فضولیات میں پڑنے کا کچھی خاصیت جو ہیں اور یہانے فکر کی ہوائی شیشیت گزی، مادی علم و مسائل اور اُنہیں عذر و برد کے سلک خالا پر گر کر جو رہا ہو گیا ہے، کسی ملکی علم کا گائیس مرے سے اکھاونا اور سید و وقت کی شہزادی کی جانانے فطری اور غیر شوری سمجھا جاسکتا ہے نہ قابل معافی۔

آج قومیت سے کہیں زیادہ اس کی فروخت ہے کہ قوم دین اور ضروریات اسلام اور مجموعات شریعت کو تکھلانا اور یہاں اُنہے کیوں ہے، درستہ ہوئے عمل اور حقائق کی بنیاد پر اسی پر کار سادگی اور حقیقت پسندی کے ساتھ پیش کیا جائے جبکہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے معلم بھی کے زمانے میں پیش کئے گئے، جماعتے ہیں جن قابل اور عستہ ہم بزرگوں نے بالعده الطبعیاتی اور ہالم فیب اور ذات و صفات باری اور اسی ہمیکے پیغمبر نے اس حقیقت کو جو معرفہ نہ کر سکتے ہے میرزا ناصر کی تحریر نے کہ اسی میں اُن پر کسی طرح کا مذمت امیر تمہرہ نہ کر ستے ہوئے بھی اگر اسلام کے ابتوانی طرقی رحموت اور طرز امستدال اس کو دکھا جائے تو مادی معلوم ہو گا کہ پیچ دیج اور نہیں پیچ بحث کاریاں اور تجھیں بسیدے دانیاں اسلام کے تزدیک تقطیع پسندید وہ غرب نہیں بلکہ حیات انسانی میں جو ملکی انتظام و فنرماں کے لیے اسلام آیا تھا اور اس کا نظام حیات جن مخالفت اور اقتداء اور

جو شہزادوں کو چھوڑ کر چند پورے پورے گمردیں سمجھی جاتا ہیں  
کر سکتے ہیں۔

اس عمارت میں شہزادوں کو چھوڑ کر خلافی معاورہ ہے، جہالت  
یوں ہونی چاہیے تھی "جو شہزادوں کو چند پورے پورے ... الج" یا  
"شہزادوں کو دکنار" ..."

**صفر عاشر پر:** "ایک طبقہ کم حیثیت لوگوں کا جس سمجھا جاتا ہے  
بیکار نہ کہ ہمیں موت سے ہے" بیکار لی جاتی ہے تو ناچاہیت تھا، مصنف  
نے لفظ "لاخ" کو بھی کئی جگہ موت سے استعمال کیا ہے، حالانکہ یہ کسے  
علم سے ہے مذکور ہے۔

**صفر ۱۹:** مصنف نے اندھی ہمدرد صالت کی حالت کو  
نیایاں کر رہے ہوئے ان حضرات کے پارے میں جو قلم رکاوتوں  
او مشکلات کے باوجود مذکور پہلے اکھضویں الشرویں سے کے طاقت  
گزار اور اسلام کے شیدائیتے کے لکھا ہے کہ — اُن کو  
زندگی کا خالہ تھا اور اذ بالشون او مشکلات کا عین خالہ تھا نہیں  
قہرائی کیا رہا ایتھی تھی۔ اس کے بعد سورہ عکبوتوں کی ایک  
آپت لکھی گئی ہے۔ یہاں مقصود ٹھہریں بیان کرنے میں تاریخی لگب  
اور ترتیب قسط معلوم ہوتا ہے، یہ آیت تو ان لوگوں سے خود کو اسلام  
کے خالے کر دیتے اور اپنی زندگی کا رخ منزہ حق کی طرف موڑ  
دیتے کے بعد سنی تھی، دوسرا سے لفظوں میں بول کر کہ آیت خدا کو کا  
وہ ان کی بعد سی تھی، دوسرا سے لفظوں میں کتنا ہی ہو میکن افزاں  
مشکلات و مصائب کے عین کے باوجود دعوت حق پر لیکیں کیجئے اس  
اس آیت کا دل مل رہا ہے۔

**صفر ۲۰ پر آیت کے ترجیں قدرے سے ہو رہی گی ہے، یہی  
آیت عاشر پر ہے وہاں ترجید دست ہے۔**

انسان کی کوئی بھی تکلیف ہر ہر پورے سے کاملاً اکل ہمیں ہوا  
کرتی اور کہیں نہ کہیں کوئی داعی دھرتے اس میں ضرر ہوا کرتا ہے  
اسی طبقہ پیش نظر کتاب میں بھی خود رہ گیر نظر وں کو جذب ہوئی نقاش  
ضرور میں سکتے ہیں، لیکن بھوپی حیثیت سے یہ کتاب اور وکی اسلامی  
لشکر چری، ایک میش بہا اضا فریہ، جس پر ہم مصنف کو ولی عمار کہا  
پیش کرستے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! جس اثرخواہی مدد میں  
کی خاطر ہماں بے بعض اسلام پسند بادیں اسلام میلان گھر بھیجا کافر اور

تیسم کئے بغیر درہیکا، کتاب بیشمادر ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے  
مصنف نے کوشش کی ہے کہ اسلامی المطابق اور مطہرہ دھوکہ  
حق نے خود قیر العقول کا برنا ماضی دوہمہ رک میں انجام دیا اسی  
محاجہ اہمیت و خلقت متعلق و متعلق حالات دو کو اتفاق کی پڑھی تو خوش  
کر کے یہاں کی جائے۔

کوئی شک نہیں کہ مصنف اس کوشش میں پوری طرح  
کامیاب ہیں، روشنی کی پوری حقیقت اور اہمیت دلختہ اسی  
وقت واضح ہوئی ہے جب گھری تاریکی سے اس کا آتا ہے یہو،  
پاکی کی قدر و قیمت شدید پیاس ہی سے کملے ہے، الہشیاء  
**یعرف پا ضلاع دھار**

میکن اس کا پیطلب ہرگز سمجھنا ہے لیکن کہ مصنف نے  
اسلام کو باطل کار ت عمل قرار دیا ہے، یا خاص منفی پہلو کے ساتھ  
پیش کیا ہے۔ اسلام حقیقت اور عمل نہیں خود مل ہے، وہ اتفاقی  
نظام نہیں تعمیری پیغام ہے، اس کی بینا دین مخفی اصول پر ہیں  
خاص ایجادی اور ایجادی تفہیمات و اقدار پر ہیں، اس حقیقت کو  
مصنف نے قدم بے قدم پیش نکل رکھا ہے، اور لا ریپ یہ کتاب اس  
لائق ہے کہ ہر صاحب ہریش اس کا مطالعہ کرے؛ وہ دیکھ کے جو  
اسکلچیک و ملائی مذہب ایک رہائی دین، ایک حاملہ دین اور ایک  
حقد و فتنے کی شکل میں تبدیل ہو کر انسانی تبصی کی زندگی تصور رکھا یا  
وہ در حققت ایک فلکی رازی داہمی نظام زندگی ہے جس کی کہتی  
بیشمادر اور منافع پیے کناریں جو انسانیت کے تمام زخوں کا مرہم  
اور سارے دھوکوں کا نداد اسے ہے، جو من دعا فیت کا خاص عمل  
دیانت کا فرض، حقیقی ترقیوں کا علمبردار اور افراط و تفریط کا  
قطعاً ہے۔

اس کتاب میں جہاں اسلام کی برتری اور وجہہ گیر جعلت  
کے دلشیں تووش میتے ہیں وہیں دوسرے حمام نظام ہائے زندگی اور  
مناہبہ نظریات کی دامانیگی دیجوار گی کہ اثیاث ہوتا ہے۔ ہم افلاط  
اس کے وہ بعض مکوارے ہو حصہ صیحت سے لائق پسند ہوں گے اور اقتباں  
بلکہ ہم وہ تفاوت ہائے کارکرداشت کریں گے۔

کہیں کہیں کچھ بھوپی نقاش بھی ہیں جو حقیقت بھوپی  
پوک سے زیاد اہمیت نہیں رکھتے، مثلاً مقویہ کے پر۔

یہ ہلا کست خیر میں، یہ قتل غارت اپنے فساد  
کرنے جنگ کے شعلوں سے ہیں بچالے ہوئے رکن شجر  
مغلستانِ امنِ عالم، مشت خاکستر ہے آج  
شہر تہذیب و تمدن کا ہر کم نظر ہے آج  
آتشِ خون کے سیاہ درُخ طوفانوں میں غرق

بھیڑیوں بھی پوس کی اولادوں کو شمارنے لگے  
بے خلا تہذیب کی گودوں کے پائے نونہال  
حکتیں جنتے لگیں، ہر روزاک تازہ بلا  
ہائے کیسی کارروائی والوں کی مت ماری گئی  
راہز من ہی فتا فلمہ سالار کہلانے لگے

تا کجا انسان پرانان کا جور و ستم؟ آدمی پر آدمی کی کبر یا فی تابہ کے؟  
تا کجا، رہت حقیقی سے بشر کی سرکشی؟ یہ دولات و جبل پر جتہر سافی تابہ کے؟  
تا کیا، حق و صداقت، خوار و ناچار و زبوب جسمہ واستبداد کی فرماد روا فی تابہ کے؟

حمدو با ادا والد دین، یہ بساطت شرگی پھر افق کے بطن سے اک صبح نو پیدا کریں  
لائیں وہ سورج جو ہونا واقف رسم غروب زندگی کے نجحد دریا میں روپیدا کریں  
پھر کدیں پر قطرہ میں اک تازہ روح القلب

تاج الدین تم جہاں میں بتقْوَاعَنْتی کے ذمہ دار ہو  
دعاوت دین محمد، عالم کرنا ہے تمہیں  
نشر پھر توحید کا پیغام کرنا ہے تمہیں  
احمد یہ زمانہ آج جو، حلقة بگوش کفر ہے  
رام نگری

# الفصل ب

سید رضوی نبیلی

کچھ اس طرح تاریخ تاریخ کے، ریگی ہیں بیان  
کہ ہر طرف سے آرہی ہے، اک صدائے الامان  
کھال کا لطف زندگی، کھال کی فرصت بیان  
کہ ترکوں کے پاس ہی، پہنچ رہے ہیں کاروان  
لوکی شرخیاں عیاں ہیں، واسیں حیات پر  
ہوا سیاں سیاں اڑپی ہیں، رہتے کائنات پر

عمر کا و قوت ہے مگر، سیکھ رہی ہے روشنی  
روشن روشن پہنچنی، چین ہیں ہے یہ رہی  
گلوں کا رنگ، اٹاہما، کلی کی انکھیں گئی...  
بہادر آنکھی مگر، مشکنہ دل ہے زندگی  
یچاہو اس پتھے جا بجا، نظاً گزد رکا سبام ابھی  
اس پر ہی خیال و فکر، ذہن ہیں مسلمان ابھی

ہواں قصہ مرگ ہے، فنا ہی شمل تاب ہے  
زمیں کا چہرہ زندہ ہے، فلک کا زہرہ آب ہے  
نظر نظر، نفس نفس، شبیہ اخطر اب ہے  
حوم مطمئن نہیں، دیکھا انتساب ہے  
طہارت فرار ہے، صوبتوں کے طور ہیں  
مصبیتوں کے فلکیں، انہلکوں کے دھوپوں

ہساط عیش انتگئی، محظاً توپ زہر ہے  
قدم قدم پر گلک ہے، ضاد شہر سہ شہر ہے  
روان و دان ہر اک طرف، تباہیوں کی لہر ہے  
ما فرگ، مسل ہے، جزوں جسمروں قبر ہے  
پناہ کی تلاش ہیں، پہنچ ہے ہیں راہ کو  
جگہ پہنچ ہیں راہ، سیکھ رہیں راہند

نظر نظریں الجھیں، قدم قدم ایسا سندھیں  
کرشمہ ساز و قوت کی بھی، خوب ہیں یہ گردشیں  
لہو لاس کے ہی رہیں گی، قستوں کی لفڑیں شیں  
بناؤ توں کاؤ رہے، عروج پر ہیں سازشیں

دہاں قحط و جنگ کا، فکار ہے ہر اک بشر۔ وہ نظم رنگ دہر ہے مکہ دم بخود ہیں، بخود بر

# بِرَانْدَهْرَافِرَا

««« ابوالثواب عامل احمد

فُرِیبِ صَحْنِ حَمَادِ بِرَانْدَهْرَافِرَا  
لِقَنْ کی شمع جَلَوْرَانْدَهْرَافِرَا  
خَرَدْ کوَّاگْ لَکَوْرَانْدَهْرَافِرَا  
اوَهْرَبِی رَاهْ نَمَا فَرِیرَانْدَهْرَافِرَا  
پَهْرَلَکَ کَهَاتِنْهَا بِرَانْدَهْرَافِرَا  
سَنِیلَکَ کَهَاتِنْهَا بِرَانْدَهْرَافِرَا  
ہَرَایکَ گَامَ پَفْتَنْهَا بِرَانْدَهْرَافِرَا  
جَدَهْرَبِی آنَکَهَ المَحَاوِرَانْدَهْرَافِرَا  
نَهَبَاتِ خَالَقَهُوں کَی نَدَرِگَاهَوْنَگَی  
روَحِیاتِ مِسْ قَرَآنْ ہَبِی کَوَلَے نَاهَدَ  
چَمَارَغَ رَاهْ بَنَا فَرِیرَانْدَهْرَافِرَا

# غُرْلَش

««« از شِیخِ نِمَ سِحَافِی

وَ جَنْکَوَا پَنَا هَی غَمَ مَقْدَمَهَوْ اَنْهَرَ، دِیگَانَ سَهْلَهَ  
وَ جَنْکَوَا پَنَا هَی غَمَ مَقْدَمَهَوْ اَنْهَرَ، دِیگَانَ سَهْلَهَ  
کَہَاتِنْهَا غَلَزِ دِرِسِ الْعَتَ، کَہِنَ سَهْلَهَ عَشَقِ بَنَانَهَی بِلَهَ  
کَمَرَنَهَمَنَهَی بِلَهَ عَشَقِ بَنَانَهَی، کَہِنَ تَرَبَے اَسَانَهَی بِلَهَ  
زَوَاسَتَنَتَنَهَی بِلَهَ ظَلَمَتَنَهَی، ہَمِنَ جَانَهَهَمَرَمَنَهَی  
اَسَنَیِهَرَلَشِی چِنَ بَاغَانَ، ہَمِنَ اَیَکَهَ بَحَاتَیِ  
بَهَارَافِی جَوَدِیکَهَلَتَنَهَی، ہَلَکَتَانَ بَیِ خَرَانَ سَهْلَهَ  
سَکَهَادِیاَهَی غَرَبَهَانَ نَهَ، مَصِبَتَوْنَ بَیِ سَجِی سَکَرَانَا  
ہَمِنَ سَعِیِ ظَلَمَسِتَمَ کَهَشَکَوَهَ تَحَمَادَ، کَمَرَنَی آسَانَ سَهْلَهَ  
دَجَانَے کَیوَنَ آجَ سَانَے گَلَشَنَ بَیِ بَرَنَی چَمَارَغَ بَیِ  
کَمَی کَوَسَی خَدَنَهَیں مَهَی شِیخِ نِمَ، کَمَی دَرَے اَشِیانَ سَهْلَهَ

# خیر شر

جواب محرف اضافہ مصلی پیغمبر نبی

کہاں مگن جہاں میں لے جیسے حق تراشانی  
عطائی تو نے انسانوں کو دردشی میں سلطانی  
تری چوکھت کے ہر ذرہ میں ہر وہ نور عرفانی  
کہ جس کے فیض سے ہے خاک بھی خوشید لاغانی  
تو ہی ہے لے شہرِ لاک و جہرِ غلقت عالم  
ترے دم سے ہے مہرِ زندگی کی نور افشا نی  
شکوہ قیصر و کسری کو کیا لائے گی خاطریں  
جے مل جائے قسمت سے ترے روشنی کی عربانی  
سنابے حشر کے دن تو شفیع المذنبین ہو گا  
خوش اے ابر رحمت، حجد اے ظلِ بمحانی  
زمانہ مطعن تھا ظالمت کفر و جہاالت پر  
جو تو ایا تو علم و معرفت کی فتدرہ بچانی  
مدینہ تک پہنچنے کی بڑی حضرت ہے اپنی فضل  
کبھی لے کاش کام لئے ہماری اشک افغانی

من کی آسودگی، عشرتِ سرحدی  
تن کی آسودگی، روح کی بے کلی  
جالیت نے ہر چند یلغار کی  
حلم کی روشنی، پسلیتی ہی رہی  
صد بہزاد آرزوں کے خون کے عوض  
کیا بُلہ ہے، ملا جس کو سورخودی  
ٹوٹنے کو ہے فالوس عیش و طرب  
رنگ لانے کو ہے شبودہ بے حسی  
صح کے نور کو راست کہتے رہے  
حیرت انگیز ہے، آپ کی سادگی

یعنی میکر لئے ہے نشاط جہاں  
یہ نے پائی ہے وہ لذت آگئی

جمالِ احمد، امین آبادی

# خودی

# سوہر

# قرآن

ترجمے والے

قرآن :- ترجمہ حضرت شیخ الہمذ

تفسیر :- علامہ شبیر احمد عثمانی.

یہ قرآن اپنی شہرت و مقبولت کے باعث سی تعارف کا  
مکان نہیں، اجتنک کے تمام ترجم و معنی قرآن بھی اسکی  
حیثیت تاریخیں چاند جیسی ہی، حسن بیعت کیسا تھو  
حسن صورت بھی نہیں، متن ترجمہ و جواہی اچھا سب  
بلاک سے چھے رہے، متن کی زمین خانی بلاکوں ابھاری  
ہوئی، ہدیہ فخرِ محلہ میں پلے دجلہ اعلیٰ چوبیں روپے،

قرآن :- ترجمہ حضرت حکیم لامت ہولانا تھانوی.  
مع واعظیہ فیروز، پا خی حضرات خوب جانتے ہیں کہ مولانا تھانوی  
کا آگرائی آجائش کے بعد سی تعارف کی گھروت نہیں تھی، مسلمان  
حضرت کے تبعے پر خلائق اور مکانی، مزدھوئی اس طرز کی ہے  
شروع میں چند مفید حضرت شاہ لکھنی ہیں، جسے پر خود کے  
بھدقاؤں معاصل کر سکتے ہیں، تابع مصحف جغرافیہ قرآن  
فصل قرآن فلم و مثالیہ احکام القرآن، تابع قراء، تعداد  
کتابت قرآن فلم و تعداد حروف کا سلسلہ، سورۃ کی فہرست، یہ سب  
مناسیں سلیمانی روپیں، کاغذ سفید، لکھائی چھپائی روشن زمین  
خانی، ہدیہ مجلد کر شمع دس پلے دجلہ اعلیٰ تیرہ روپے

# قرآن

بلا ترجمہ

قرآن :- شاندار افسوسی، ہر صفحہ پر خوشنا  
بیبل، حروف کھلے کھلے روشن، کاغذ سفید  
ٹائلش دلکش نگین، حرکات نہایت عمدگی کو  
ڈینے ہوئے، صحت میں بے لظیر، چھپائی میں  
اعلیٰ، جلد کر شمع، جس پر شہری دالی ہے۔  
ہدیہ نور دے پے آٹھوائے

قرآن :- ستار روشن حروف، زیر زیر  
نہایت موڑ و نیت سے لگے ہوئے، حروف  
صاف روشن۔

ہدیہ مجلد کر شمع پا نچھروپے

بلا ترجمہ

قرآن :- موئے حروف والا:-

تقریباً یکہزار صفحات کا یہ قرآن ہوتی لگاہ والوں  
کیلئے خصوصی کھنہ ہے، حروف نوٹے اور دفعہ ایز زیر زیارات  
ہدیہ مجلد کر شمع نور دے پے

# دینِ وحی کتابیں

مکتبہ تجّلی سے کتابیں خرید کر دینی خدمتیں مانندی مانندی

## مکمل دلائل کی کتابیں زیور

اصحابِ اسپتات، اصحابِ لارس، بیت المقدس، اور یروود،  
اصحابِ لاخود، اصحابِ الغیل، اصحابِ الجنت و المیزان  
و خود سوگھ سکندری، سبا اور بیانِ عزم و فیروز، قصص القرآن کی کلیں  
و فقہاء تفسیر، قیمت پائیں روپے۔

**حصہ چہارم:-** حضرت عیسیٰ اور حضرت خاتم الانبیاء والمرسلین  
کے مختلف حالات قیمت جہود و میهات، قیمت کامل سیست  
غیر مخلصیں شیعہ ائمہ از، ہر حداں اللہ ہبھی طلب کیا جاسکتے

## لقدیر کیا ہے؟

آئیے.... علامہ شبیر حمد مشائی کی تقریرِ عماری دادو، کا  
وہ حصہ کاپ کو دکھائیں جو اس عقدہ کی نقاب کشانی کرتا ہے  
ماہرِ ہم زبان میں لشیں دلائل اور تقدیر کی المحسنوں کا صل  
آب مان جائیں سچے کہ "تفہیرت کے موضوع پر ان ٹک اس سے  
بہتر کشوڑا پہنچیں سنی۔

کشانی چیانی کا غذہ، قیمت مرفت آئی آئے۔

**قرآن کی صفات**  
وچھے حوالے منہجی  
کے مقابلہ میں مدد و مدد  
اٹل دلیں، ایک

لا حاب تغییر  
جو اب نایاب ہوتی ہے  
ہے۔ قیمتیں روپے دیلوں میں روپے باہر آئے

وزیر مرزا کے معاملات میں سچے شرعی رہنمائی کے  
لیے اس مشہور زبانہ کتاب کا ہر مسلمان مدرس رہنا ضروری ہے  
ہر مسلمان خصوصاً احمد توں سکنے یہ ایک حکم ہے بہا ہے۔  
بعض مفید اضافے بھی کئے گئے ہیں۔ مثلاً کشیدہ کواری طبیعت  
ثوبی، محولاتِ محمدی، سوانحِ مصنفوں، فہرست وغیرہ  
کافر کتابت، طباعتِ عذر، مکمل گیارہ حصے، قیمت  
غیر مخلصیں شیعہ ائمہ از، ہر حداں اللہ ہبھی طلب کیا جاسکتے  
(مکمل دلائل کی کتابیں زیور)

## قصص القرآن

ایک عظیم ارشانِ نہیں علمی فخر ہے اور وزبان

حضرت اول، حضرت اوم علیہ السلام سے یک حضرت موسیٰ  
مبارکہ ملکہ تما ایمپریوں کے مکمل حالات و دعائات۔  
میمت پھر روپے۔

حصہ دوہم، حضرت یوسف علیہ السلام سے یک حضرت مکمل  
علیہ السلام ملکہ تما ایمپریوں کی مصل سولخی حیات اداگی محبوبت  
حق کی فعماں تشریع و تفسیر، قیمت مرفتیں روپے۔

حصہ سومہ، اصحابِ الہبھ و الریم، اصحابِ القریب

## بیانِ انتہا و الجماعت

ایامِ الدشمن حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی مختصر گزجات تفہیف کا سلیس اور درجہ، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اس کتاب میں اہل نعمت والجماعت کے بنیادی عقائد کا بیان ہے، قیمت اور

## الفاروق فہم مصطفیٰ مولانا شبلی علیہ الرحمۃ

حضرت فرقہ الفاروق کی سیرت، حالات، اور کامنا پر مشتمل ہے۔ کتاب میں علمی، جتنی شیوه معمول ہوئے، تاریخ بیان نہیں صحت یہ ہے کہ اسلام کے اس فلکِ اعظم اور بطلِ جمل کی نسبت اور دوسرے خلافت کی تفصیل "الفاروق" سے زیادہ اور کسی اور کتاب میں نہیں ملتی۔ دصرف آپ کی سیرت، اور اخلاق و فضائل کا بیان ہے بلکہ آپ کے جگہ گستاخ ہوئے ہمہ خلافت کے حیرت انگیز واقعات اپنے ملکی قانونی اور مدنظر کی کامنے اور جگلی معرکوں کی صحیح تفصیلیں شامل کیا ہیں... اسلامی تائیف کے سبے ذریں "سلکِ محترم" تاریخ جانتے ہیں کہ "الفاروق" اپنی قسم کی ماجد تفہیف ہے، تاریخ ایڈشین بلکہ دشمن دشکور، قیمت پورا ہے۔

## مضامین لاما سید سلیمان ندوی

۳۹۲ صفحات پر مشتمل مولانا سید سلیمان ندوی کے خاص اور معنکر کام اور مضامین کا یہ جمیع ہبھی فرستہ ہے مطالعہ کی جزیئے میں اعلیٰ درجہ کے علماء سے بربر معاہدین کو ملائیں گئی تو انہیں ایک درستہ ہے پر وہی نہ ہے۔

قیمت غیر قبول پذیر ہے د جلد پانچ روپے۔

## فضائلِ رمضان

ہفہان کی طہت اس درجے کی کوئی کات و فضائل کا روح ملنا ممکن نہ ہے۔

## اعجز القسور آن

رسیلِ نبی مصطفیٰ حضرت علام شیرازی احمد و شافعی کی مرکز الائمه تصنیف ایں ہم جانتے ہیں کہ علاوہ موصوف بحر العلوم پر نیکے سامنے ساقیہ بھی با و شاہ سے، انداز بیان نہیں ہم، ولیزیر اور پیغمبر دلائل اسنال مکمل، عرض اپ کی تحریریں دیکھنے کے قابل ہیں، دشمن اسلام کے فرماں جوابات احمد اور جائز اتفاقات نہیں ہیں، ان کے دنوں میں جوابات احمد اور جائز اتفاقات نہیں ہیں، ہم صرف اور

## ہمیڈ اغشم

## حضرت امام حسین رض

کے کربلا کی خاک اس احسان کو زہول ترپی ہے قبیل اشہر جگہ مسجد قول ارشاد حضرت مولانا زادہ المکلام آتا، حضرت امام حسین اور عقاید کربلا کے متعلق تاریخی تحقیق اور تعبیر دریافت کا مجموعہ، قیمت صر-

## اسلام کے امام عصیتے

## کتاب الحوادث (اردو)

از امام عظیم الحدیف رحمۃ اللہ علیہ، بعض امام اصول عقاید کی شرح زمان نہیں، صفات عکس، قیمت صر۔

## نصائح امام غزالی

اما فہلان کی تحریر کو دھڑوا من بصیرتیں، کوڑہ میں دریا، قیمت ار-

## السان کی حقیقت

از مجموع اسلام امام غزالی، قرآن و حدیث کی روشنی میں انسان کی حقیقت پر ایمان افسر و کلام، صفات، مذکور قیمت اور

# امام اعظم ابوحنینؑ کی مفضل رسول نبی حیات سیرۃ النبیان (داردود)

۹۔ علام شاہ بن نعیانی

مسافروں کی اکثریت امام ابوحنینؑ کی پیروی ہے، یعنی کم لوگ ہیں جو دین کے اس طلی جبلی کی سول نبی حیات کردا ہفہ ہوں۔ سیرۃ النبیان "اسی کی کوپورا کرتی ہے، اس میں آپ کی ذائقی کے متفض حالات اور مشکل جان افراد واقعات اور عبرت انک و پیش کو اپنے سچ کئے گئے ہیں۔ قیمت بخوبی تسلیم رہو پے (معذتن رہو پے)

# ترجمان الحستہ

ارشادات نبوی کا جامع دستند و خیرہ  
اردو زبان میں

چلواقل : - ادویہں آجتک احا دیش کی چند مقصراہ  
ناقص تراجم کے سوا کوئی نہیں بالشان کارنالما فاماں نہیں یا  
گیا، یہ پھلا موقع ہے کہ (ترجمان الحستہ) کے نام سے خدمت  
حدیث کا مقامی لشان ملک شروع کیا گیا ہے، حدیث کی اصل  
مبارات صحابہ ساتھیں یا میں فاماں ہم ترجیح اور شرکی ثبوت  
شرع میں ایک بسوط مقدمہ ہے، جس میں ارشادات نبوی کی  
اہمیت اور احادیث کے مراتب مذاق اور بہترین بخشش کے علاوہ  
تدوین حدیث کی تاریخ اور مقام رسالت و قوت اور بیکار ایم  
ترین عنوانات کا حصہ کلام کیا گیا ہے، بعض مشہور ائمہ حدیث  
او ماکابرین امانت کے حالات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

دریدش رہو پے (محمد بارہ رہو پے)

جلد و فرم : - خیانت بڑھا لئیکے باعث "ترجمان الحستہ"  
کو بخوبی مختلف جلد دیں کریا گیا، چنانچہ جلد شانی کا تابع الایمان

## علماء قیامت

مصنفہ :- حضرت شاہ فیض الدین ہبھی رحمۃ الشریف  
قیامت کب اکٹھائے کی، مفضل جواب قرآن و حدیث کی  
روشنی میں، قیمت اور۔

## آداب النبی

بجز الاصل امام غزالی کا ایک لیحان افرند سالم، جس میں  
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، شماں اور علیہ شریف  
دعا زمات و فیض اخصار و ملاست کیا تھا جمع کئے گئے ہیں۔  
صدی صرف دوں آئے۔

المصلح العقلیہ

## احکام اسلامی کی دھکمتیں

کتاب و حادیث کیف حاصل ہو گا ان لوگوں کو جو یہ حیات  
میں کہ اسلام کے فلاں حکم ہیں کیا ملتے ہے، فلاں حکم میں کیا  
بیسید ہے، حکیم الافتاث مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ الشریف  
طیبہ سے "المصلح العقلیہ" میں تناز، روزہ، ذکوہ، نکاح  
حجج و شرع اور وحی خاصہ امور میتی کی حلسوں اور بائیکوں پر  
عام فہم میں اردو میں بخشنی ملائی ہے،  
یعنی غیر بلند تشریف (مجلد سہر)

## التوحید

اسلام کی توحید فاسد پریان افراد معلومات کا خزانہ ہے، پویہ صر

# اردو عربی لغت کی اعظم کتاب مصطفیٰ حسین دارودو **مصلح الملاعات**

پچاس ہزار سے زائد عربی الفاظ کی اردو ترجمے

عظمی شان عربی اردو لغت اپنی خصوصیوں کے حافظے بھالیج  
بچانکہ عربی سے اردو میں لفاظ کے ترجیح اور نشریہ کا تعون  
ہے آج تک اسد جو کوئی عربی مدد و دیں نہیں آئی، سالہا  
سال کی عرق رینی اور کوشش کے بعد رہی تقطیح کے لیکن زار  
سے تائید صفات پر عمل یعنی اعظم القدر لغت اصحاب ذوق کی خدمت  
عین مذیش کیا جا رہا ہے۔

المقتوی عربی لغت کی جدید کتابوں سے اس وقت سب سے  
دیکھ جائی احمد بن پیر سمجھی جاتی ہے۔

مصلح الملاعات میں صرف اس کتاب کا پول اعظم کی  
کی بہت سی دوسری بلند یادوؤں کتابوں کو اخذ و استھان کی  
تمام اصلاحیوں کو کامیں لا کر مد نظریہ ہو جیسے فتاویٰ موسیٰ  
تلخ الحروف، اقریلہ مدار و جہرۃ المنۃ، جہاں برا نیشہ، مجعع المہد  
مفردات امام رانہ، کتاب لاغفال، مشہی الارب، صریح  
و غیرہ۔

مصلح الملاعات عمار طبیوری سے پچھی رکھنے والے انگریزی  
دال، اردو و خواں سب کیلئے بیوں نہیں ہے، جلد خوبصورت اور  
مطبوعہ، سعی گرد پوشریت مولود ہے۔

## حکایاتِ صحابیہ

صحابی مردوں و عوتون ہوں کے وہیں امنوں ایمان افراد  
و اقدامات جس کے مطابق امر حنفیہ اور سینہ کشادہ ہو تجھے، تادہ یا پڑیں  
عندہ کتابت و طباعت اور سفیری کا حقد و جلد پر خوبصورت  
گروپوشاں، پڑیں و مرد پھے چار آئے۔

# حیا المفسر لعلیٰ دارودو

حکیم الامم حضرت مولانا اشرف علیؒ نے اس کتاب میں اسی  
امم درجنہ تینوں خالی کی پیش گو اختیار کر کے مسلمان کی زندگی  
تحجیج میں اسلامی زندگی پوچھاتی ہے۔... جو ہم اصول و  
عفاذ اور اعمال معاشراتی مخفف مذاہی کرنا تو میں کہ سے  
ہو سے ہیں، انکو بھیجا کر کے شخرون کے نیچے تکمیل معاکردہ تکمیل  
علمادت کی مشکل مذہب اسان کو روکی گئی ہے۔  
بلطف خوبصورت ڈست کور، قیمت ھو۔

## رضا مقتدر آن

اسلام اور غیرہ اسلام کے پہنچاں کی تباہ اک صداقت کو  
بکھر کر کے اپنے اندازی یہ بالکل جدید کرتا ہے، قیمت ایک سیزہ

## اصلاح المرسوم داردو

حضرت مولانا اشرف علیؒ، زندگی کے ہر شعبہ ہر دشائی کیں  
اوہ طریقے الیہ سلیع ہو گئے ہیں کہ جو فی الحقیقت غیر اسلامی ہے  
میکن کم اگلی سکے سیبلکی رہائی کو واقف کریں ایک سو ماہی مسیم دروائج  
کی اصلاح کیلئے حضرت حکیم الامم کی تضییفی میں ہمارا مخصوص ہے  
لیان ہا ایم سیس انگریز سالہ صفاہی معاملات ہمیشہ شائع  
کتاب قبلہ پہنچ خوبصورت رکھنی ہاٹل، پریما یا کہہ پہنچانے لئے

## متعالیم الدین داردو

حضرت مولانا اشرف علیؒ صاحب تعالیٰ... بہت اسان  
اد و میں دین کے طرددی احکامات کی توشیح اصرحت ترک  
پہنچ کی تکمیل، تقویر کے لذات پر معلومات مئیں گفتگو  
ہست، تقویر شیخ، سماع اور زیر ہم مباحث، خوبصورت  
ہاٹل، سعی جلدیت ہے۔

## خلفاء راشدین

**مولف:** مولانا عبدالناکو راصح ایڈٹریج نگران  
خلفاء راشدین کی سیرت ہے کہی کمی قائم کتابوں میں اس  
تایف کا ایک انتیازی شان اور ماقصص مقتضیاتیں ہے۔  
خواص، و تسبیح کے میدان میں بہت شہرت پاچکنیں "خلفاء  
راشدین" میں اپنے اس بات کا خاص احتفار کھلائے کریں دیا یہ  
و اقسام سے اپنی تسبیح کو پہنچے ملک کی تاویں اور اپنی سنت پر عرض  
کا ہوئے ملہا جوان اپنی تشریف حجج تاریخی روایات کی عشقی سی طرح  
کردی جائے کہ حق پر بالل کی بڑی عرض کا موقع نہ بڑا اور شبہات  
کی بیخ انکی ہو جائے، قیمت و درد پرے اعلیٰ (بلوچیتے)۔

## مبادرہ شاہ جہاں نور

باخبر خبرات جانتے ہیں کہ مولانا محمد نور آمنان اتوی  
سے بزرگ نہ کے پادوں سے خدا نظر کے اور عیش فخر ہوئے  
ان کے ایک آئم اور عجیب غریب مناظر کی دیتی تفصیل "مادرستہ  
شاہ بہانہ نور" میں ملاحظہ فرمائیے، دلائل اعماق الہ کث بہ پاپ  
عش عش ذکر جائیں تو ہذا ذہن، قیمت صرف عمر

## تاریخ دیوبند

### اسلامی ہلوم ڈنون کے ایک ندارد ورک تاریخ

دیوبند اور دہلی شام دیوبند کے علمی تاریخی حالات کا لکھنی تحقیق اور  
اسلامی ہلوم ڈنون کے ایک نزدیں اور شاہزادہ دہلی کا تائیں جو سوسو  
کے تیری پیپسی میں ذکری اور تاریخی ہمونات پر مشتمل ہے۔

**چند ہمونات:-** دیوبند کی وجہ تسبیح، تدوین اور اسکے دل پہ  
تاریخی حالات، قدم ہماروں اور تاریخی مساجد کا تذکرہ، دارالعلوم کی  
۹ سالہ نذرگی اور اس کے شکوہ ارتقار کی جیرت، لگنی تاریخ، پرشکوہ  
عمران کوئی پکار، دارالعلوم کی تطبیقی اور اقلایی مقصودیات،

داخلتے یک امتحان تک کے قاعدہ ضوابط، دارالعلوم سے متعلق  
رویائے صادق اذیشرفات، اکابر علماء دارالعلوم کے سر اکات۔  
قیمت بحدیع و مبتدا کو در صرف و در وہی۔

شیخیت پرچھ پیش پیخت

## مسٹ جامن بیوں

مع قرآن اخذ الشہ صلواتہ الرسول یعنی اوریہ ما اورہ و قرآنی ہم ایں  
جس زیر ہم ایں قرآن شریف اور احادیث یعنی محدثین  
مولانا شاہ مخدوم شرفی میں صاحبِ نظر نے قیمت قرآن اکر رہتے کہ ہر دوں  
کے نی میلادہ علیہ السلام سات ہزاروں لیکنی فرمائیں اور جس کا اور وہیں  
مخلوق تر جو بھی سات ہزاروں میں کرایا جائے وہ بھی ہر دوں کے نی  
علیہ السلام علیہ السلام ہے، ملے جزوی بجز شنوی ہفت احباب  
شہرات چشت نکلن داسما بر پور میں، اور جنہاں کم فائدہ نہ فہر ویہ  
کتابت دیدہ زیب، کافر سفید، ہری فیر جلد ہو (مجد و مد و پیچہ)

شیخیت پرچھ پیش پیخت

## فضائل نماز

قرآن و حدیث کی روشنی میں مذاکی خوبیوں اور فضیلوں کا جامع  
امضیل بیان، قیمت دار

شیخیت پرچھ پیش پیخت

## فضائل تبلیغ

تبلیغ میں کی فضیلیں ہیں اور ہر شخص اپنی جگہ پر کہل اس میں فضیل کو  
اوکر کر کے سعادت دہلیں حاصل کر سکتا ہے، قیمت صرف وہ۔

شیخیت پرچھ پیش پیخت

## اردو ٹلشہ

## اسلامی ڈیوبند

دیوبند کے اکابر و اسلاف کا مفضل حال در پیش ہوتا، قیمت بخوبی پر

شیخیت پرچھ پیش پیخت

# تعلیم الاسلام

یہ شہور کتاب ہمیشہ کی طرح ان بھی آپ کے پوکوں کی تعلیم کیا یہ ضروری جز ہے، وہ کسی اسکول یا مدرسہ میں پڑھتے ہوں، اپنے تعلیم الاسلام انھیں ضرور مطابعہ کرائیں، یہاں اسلام کی بنیادی تعلیم اور کی تاریخ کو دلکی گہرائیوں سین قلم کرتی ہے اور اندازہ میان کی خوبصورتی اور ملائحت کے باعث بیکاری اسے نہایت شوق سے پڑھتے ہوں۔  
حصہ اول، ہر حصہ نئم سیر حصہ نئم، رہنماء و مکمل سیٹ فائدہ درد پے، ہر حصہ الگ الگ بھی طلب گیا جا ملکتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ الرحمٰنی کی معرفۃ الاراضیف

قال الحمیل فی سوار السیل کامل اردو ترجمہ

## شقام العلیل

شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ذکر و بیویت مالک مطہری پرہیت مفضل کلام کیا ہے، بلاشبہ بیعت و ذکر کا موضوع نہایت ایک ہے، اداہاں باب میں بہت افراد اور تقریباً ہائل ہے "سوار السیل" کا مطالعہ صحیح ترجمہ پرہیز کیتے گئے ہیں، صفاتِ عظیلہ، قیمتِ عجیب

لیوا در النوا در (اردو)

## صلحی خواز

حکیم لامست ولانا اشرف علیؒ کے بیمار مظاہین سے مخفی کئے جائے ان شاہ کار و ضمروں کا گلوہ مخیل ہے، یہ سچے مغلی دوستی اہم مرضیوں کا انتہائی تفصیل و بالغ نظری سے کلام کیا گیا ہے، زبان مالا فہم، دفعہ میں مکمل قیمت پرندہ، درد پے۔

## خیر الموانس کامل

### ترجمہ اردو ترجمہ المچالس

بہترین و عظیم کا شہور بیوی، کاغذ فہار و دوپے  
کاغذ غیر جودہ روپے۔

### تفسیر موضع القرآن

یہ شہور دار تفسیر کسی تعارف کی علیحدگی، مولود پے  
میں اپنے سکھتہ تھی سے ملا کسکتے ہیں دجلہ مٹہ الخوارہ روپے

### الوار الغیوب

### اردو ترجمہ

### ضیاء مراث القبور

حضرت حاجی شاہ امداد اللہ کی شہپور کتاب ضیاء المراتب میں  
شغل و ذکر، بیعت و ادا شاد، عراق و مجاہدہ اور اس مسئلہ  
کے دیگر طائفہ تفصیلی کلام کیا گیا ہے، اور بہیت سے  
معنی اسرار کا اکٹاف ہے، راوی طریقت کے مسافرین  
کے لئے یہ نہایت محبیب کتاب ہے، اور دو صائم ہم  
قیمت صرف ۲۰ روپے۔

دریں نظای کی جملہ کتب صلب  
قیمتون پرمیاں ک جاتی ہیں  
طلباً و اولاد مل کر سہ متوجہ ہوں

ایک سر کرتا الام نا در کرتا

## البیان فی علوم القرآن

سائنس اور فلسفہ باطل کے مقابلہ میں اسلامی نظریات اصول کی صد و حقائقیت قرآنکی شفیق

خدا کی ذات و صفات۔ شکنخ، ملائکہ، جزا و سزا۔ ثواب و عذاب۔ قبر۔ جنت۔ دوزخ۔ نبوت والہم۔ بنی کی روحانی قوت  
و غیرہ کی شرطی و توضیح۔ شکوہ و اوترا صفات کا ازالہ۔ اسلامی کے دین کامل اور صراط مستقیم ہوئیکے دلائل۔ فضاحت و ملاحت۔ استخارہ و  
کنایہ۔ ناریہ و مسوونہ۔ قرآنی اصطلاحات۔ اختلاف فرقہ وغیرہ پر محققة کلام..... اس کتاب کے مصنف تفسیر حفاظی کے مولف، محدث ارشاد  
علامہ مولوی عبدالحق صاحب حقانی مفسر ہیوی ہیں۔

علامہ اور شاہ صاحب حجۃ الباطلی جی بی فاضل جل کی طبعے اس کتاب کے باشے ہیں ملاحظہ فرمائی۔ صفات عہد کا فہنمہ ایت  
عوسمیہ۔ کھافی چھپائی نشیں۔ ہر یہ چودہ روپے (بیلڈنینڈ روپے) ..... ملٹھ سبے کیہی وہ نایاب کتاب ہے جسکی قیمت  
اپ کو بعض فہرستوں میں بھیں، وہ میگی۔ تھوڑے نسخے دستیاب ہوئے ہیں جلد طلب فرمائی۔

رائے «» حضرت العلام مولانا اور شاہ صاحب شیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرات علماء اہلِ اسلام کی عالی خدمت میں ہر شخص ہے کا احقرہ تفسیر حفاظی امام کے دلوں مقدموں کا معاون کیا اور کرتا ہے اسے  
محترم جناب سفر مر جرم نے صلح قرآنی اور حقائقی قرآنیہ اور اکابر ایجاد و فصاحت و ملاحت اور طبقات شفیق و مهارت اور عقائد اسلامیہ اور  
الوزع دلائل اور تاویاں باطلہ اور علیم برزخ و حشر و نشر و قیامت، تخلیل و تحریک کیا تو محیط ادبی اور بحث کی ہے، جس کی لفظ اگرچہ  
ممکن ہے، مگر واقع نہیں۔ پھر تفسیریں علماء تفسیر قرآن حکیم کے ہر ہی طبقے کے سورف شلاطم اور اسی طبقے کی تفہیق و تواریخ و تفاسیر  
تجھیزیں صاف شرعیہ و تشبیبات فلسفیہ ذکر کئیں۔ امداد اور نفع و خزانیہ بقدر حاجت نہایت تحقیق سے دیئے گئیں۔ اہل علم کے نئے تفسیر  
خالصہ دلیں رہنا اور حاجت رکھا رہی ہے ..... مولانا شاہ صاحب شیری حفظہ اللہ علیہ۔

## مکتبہ مغلی دیوبند

یوں توارد وہیں سیرت کے موضوع پر بہت کتابیں موجود ہیں۔ لیکن حضرت مولانا عاشق آہی مرحوم کی شہورہ معروف کتاب "اسلام" جن خصوصیات کی حامل ہے وہ اردو کی دوسری کتب سیرت میں نہیں ملتیں۔

چاہے زمزم کی نہاد اور نکہ کی ابتداء تو ہم نبوی تکے حالات اسیں ایسی لکشی لگرنے ترتیب ہے بیان کرنے گئے ہیں کہ واقعہ کار بطا اور طرز بیان کی سلسلت پیغمبر نے کی چیزیں کوپوری طرح پانچ اندر جذب کر لی ہیں۔ تو غیر ضروری تفصیل ملائی کلام کو طویل کیا گیا ہے۔ شجیا اختصار سے عبارت کو تشریف رکھا گیا ہے۔ ایک معتدل پسندیدہ اور رہنمایم انداز میں رسول کریم کی سیرت مبارکہ اسکی متعلقہ تفصیل اور عمرانی و معاشرتی حالات پر عالمانہ روشنی ڈالی گئی ہے۔ واقعہ استند ہے، تاریخی راست بیانی کوپوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔

تفصیلات اس نوجوں سی بیان کی گئی ہیں کہ صدیوں پہلے کامرانہ نگاہ تصویر کو زندہ و تابندہ محسوس ہونے لگتا ہوا خود تردید کہا جا سکتا ہے کہ میں حصوں پر مشتمل یہ کتاب، فذیاب، رسول کیلئے تخفہ خاصیج جس کا مطالعہ بہت سی خیم کتابوں سے بے نیاز کر دے گا۔ نازہ ایڈریشن، روشن طباعت فہرست اور سفید کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔ تینوں حصے کیجا مجملہ ہیں۔ جن پر نوجوں صورت گرد پوش نے مس صورتیں چارچاند لگادیے ہیں۔ ہر سات روپے۔

# DURR-E-NAJAF

دھانت کا سیدھا مضمون  
اوائیں مضمون شششی  
مضبوط خول



- درست مگاہ دالے بھی اسے استعمال کرنے میں کیونکہ آخر عمر تک مگاہ کو قائم رکھتا ہے۔
- پہلیات ساتھ بھیجی جاتی ہیں۔ عمدہ پینگ مضمبوطاً درتازہ بے پیغام شفا۔
- نوٹ۔ خالص جستی کیسیاں سلائیں میں طلب کیجئے۔
- بارہ سال سے بے شمار آنکھوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے۔

## چند تعریفی خطوطِ حجتیں طراحتہ فرمائیں

پیرائے دنگاکہ اس سرمه کو استعمال کریں۔

سا بوجوالا سرمن حنفی علم و داد و نیز کو صل

میں نے سرخجف کا استعمال کیا نہیں تھا مخدی پایا۔

خانہ باد رہو لوی حاجی حبیم محمدی خال صحت

عرف مک میاں ریس اعظم

سرخجف بہت عدہ سرہ بے میں نے بہت سے شخصوں

کو دیا۔ انھوں نے استعمال کیا اور بے حد تعریف کی۔

ایک تو لے پائیں دو پی۔ ۶۰ ماسٹ تین روپے

ایک ساتھیں شیشیاں مگاہ پر حصولہ کافی تھا۔

ایک یادو دشی پر ایک بھی حجصل مرف بوگا۔

یعنی رجو سرمه کی قیمت کے علاوہ ہے۔

انکے علاوہ بھی اور بہت سے خطوط موجود ہیں

یہ پیچا ہوں۔

ڈاکٹر طفیل سیار خال حنفی بھی آئیں تھے آئیں

زمانہ ملتوی سرجن نہ کھنو۔

سرخجف آنکھوں کی پیاریوں کیلئے بہت فائدہ مند ہے

اس کی توصیف ہے آپ جوچاہیں میری طرف سے شخص

استعمال سے آنکھوں کی روشنی میں ترقی ہوتی ہے۔

مولا نانا شبیر احمد صاحب عنانی رح تحریر فرماتے ہیں

یہ سرخجف استعمال کیا اہ دوسرے اعزاء کو

استعمال کرایاں اسکے بہت سے سُرے ہیں نے استعمال

کے سب سے اچھا اور بہتر سے پایا۔ مجھے امید ہے کہ شخص

واسطے نہایت مفید ہے میں پیک سے سفارش کرایاں ہوں

اسکو استعمال کرے گا وہ میرے بیان کی تصدیق صرف

کے اسکے استعمال سے قائدہ اٹھائیں۔

زبان سے نہیں بلکہ آنکھوں سے کرے گا۔

ڈاکٹر انعام الحجۃ احمد ابیل ایم ایس پیچیک

ایلف آر اسی بی۔ ایس زمیں مارہڑہ

یہ سرخجف پایا میں ہے کہ ابی بصیرت اس صادرت افزا

میں مفید پایا میں ہے کہ اسی تجھ پر پہنچنے جس پر بعد تجھ پر کے آنکھوں کے امراض میں مفید پایا ہے بھی شبہ شخص کو

سرہ کا استعمال کرے اسی تجھ پر پہنچنے جس پر بعد تجھ پر کے آنکھوں کا واد کر کے رسی۔ میں آرڈر میں بھی بھیج دیں

ہندوستان کا پتہ ہے۔ شیخ سیم احمد صاحب ۲۳ جت لینڈ لائسنس کراچی پاکستان حنفیات اس پتے پر قیمت سرہ مع حصولہ اک واد کر کے رسی۔ میں آرڈر میں بھی بھیج دیں

کہتا ہے اسے یا ز دیوبند

آپ